ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

روزنامہ

DAILY MUMBAIRAABTA

آپ کی توجہ درکار ہے

مہاراشٹر کی توانا آواز اور معتبر ترجمان، آپ کا محبوب روزنامہ "ممبئی رابطہ" روزانہ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ ادارہ "ممبئی رابطہ" معزز قارئین اور شہریوں سے مؤدبانہ اپیل کرتا ہے کہ اردو زبان کے فروغ، بقا اور استحکام کیلئے عملی قدم اٹھائیں۔ اخبار خرید کر نہ صرف خود مطالعہ فرمائیں بلکہ اپنے اہلِ خانہ اور احباب کو بھی اس کے مطالعے کی ترغیب دیں۔

آئیے! اپنی شیریں زبان اردو کی خدمت میں اپنا حصہ لیں اور صحافت کے اس کارواں کو مزید مضبوط بنائیں۔

آج کی حدیث

صبح صادق	05:15
طلوع آفتاب	06:28
زوال آفتاب	12:30
غروب آفتاب	06:30

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ بعض مہینہ ہم پر ایسا گزرتا تھا کہ ہم اس میں آگ نہ جلاتے تھے (یعنی سامانِ خوراک نہ ہونے کی وجہ سے چولہے میں آگ بھی نہیں جلتی تھی) اور (اس عرصہ میں) ہماری غذا کا انحصار (صرف) کھجور اور پانی پر ہوتا تھا الّا یہ کہ کہیں سے تھوڑا سا گوشت آجاتا تھا۔ (بخاری)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 268, Monday- 28 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۶۸ ۞ پیر، ۲۸ ستمبر ۲۰۲۶ء، ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ روپئے، صفحات:۸

یوپی: شدید بارش اور طوفان سے 56 افراد ہلاک، 1021 مکان متاثر

شدید بارش اور آندھی سے ۵۶ افراد ہلاک، ۴۶ زخمی اور ۱۰۲۱ مکانات متاثر ہوئے ہیں، ۵۶ اضلاع میں معمول سے کہیں زیادہ بارش کے بعد انتظامیہ نے راحت اور بچاؤ کے کام تیز کردیے ہیں

لکھنؤ: اتر پردیش میں گزشتہ 48 گھنٹوں سے جاری شدید بارش اور خراب موسمی حالات نے معمولاتِ زندگی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ شدید بارش، آندھی اور طوفان کے باعث ریاست میں اب تک 56 افراد کی موت، 46 افراد کے زخمی ہونے اور 107 مویشیوں کے ہلاک ہونے کی اطلاع ہے۔ اس کے علاوہ 1021 مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ متاثرہ اضلاع میں راحت اور بچاؤ کے کام تیز کردیے گئے ہیں۔ ریاست کے راحت کمشنر ڈاکٹر ہریشکیش بھاسکر یشودنے اتوار کو متاثرہ اضلاع کے ضلع مجسٹریٹوں اور ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹوں سے رابطہ کرکے راحت و بچاؤ کے کاموں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ متاثرہ خاندانوں کی مشکلات کا فوری اور حساسیت کے ساتھ ازالہ کیا جائے اور راحت رسانی کے کام میں کسی بھی سطح پر لاپروائی نہ برتی جائے۔ راحت کمشنر نے ضلع مجسٹریٹوں کو متاثرہ خاندانوں سے براہ راست رابطہ کرنے اور ذاتی طور پر ملاقات کرکے ان کی ضروریات کا جائزہ لینے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت مند افراد کو فوری مدد فراہم کی جائے اور راحت و بچاؤ کے کاموں کے لیے وقت مقرر کرکے کارروائی یقینی بنائی جائے۔ محکمہ راحت کے مطابق 25 سے 27 ستمبر کی صبح تک ریاست میں 5.66 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جبکہ اس مدت میں معمول کی بارش صرف 6.7 ملی میٹر ہوتی ہے۔ اس طرح ریاست میں بارش معمول سے 775 فیصد زیادہ رہی۔ اتر پردیش کے 75 اضلاع میں سے 56 اضلاع میں انتہائی زیادہ بارش ریکارڈ کی گئی۔ فرخ آباد میں معمول سے 7385 فیصد، قنوج میں 5664 فیصد، شاہجہاں پور میں 4408 فیصد، ہمیر پور میں 4240 فیصد اور مہوبہ میں 4100 فیصد زیادہ بارش ہوئی۔ جانی نقصان کے لحاظ سے سیتاپور سب سے زیادہ متاثرہ اضلاع میں شامل ہے، جہاں سات افراد کی موت ہوئی ہے۔ لکھیم پور کھیری، بہرائچ اور بلرام پور میں پانچ پانچ، جبکہ ایودھیا اور گورکھپور میں چار چار افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع ہے۔ زخمیوں میں ہردوئی کے سات افراد شامل ہیں، جبکہ مین پوری، شراوستی اور بارہ بنکی میں پانچ پانچ اور سیتاپور و لکھیم پور کھیری میں تین تین افراد زخمی ہوئے ہیں۔ مکانات کو پہنچنے والے نقصان میں ہردوئی 272 مکانات کے ساتھ سب سے آگے ہے۔ سیتاپور میں 108، چندولی میں 75، اور یا میں 60، گونڈہ میں 54، ہمیر پور میں 51، شاہجہاں پور میں 47 اور بہرائچ میں 44 مکانات متاثر ہوئے ہیں۔ انتظامیہ نے متاثرہ کسانوں کی فصلوں کے نقصان کا فوری سروے کرنے اور قواعد کے مطابق معاوضہ فراہم کرنے کی ہدایت دی ہے۔ تباہ شدہ مکانات کے مالکان کے لیے ضرورت کے مطابق متبادل رہائش کا انتظام کرنے کو بھی کہا گیا ہے۔ راحت و بچاؤ ٹیمیں پانی بھرے علاقوں میں پھنسے لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کر رہی ہیں۔ انتظامیہ نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ پانی بھرے اور سیلاب متاثرہ علاقوں میں غیر ضروری آمد و رفت سے گریز کریں اور تیز بہاؤ والی ندیوں اور نالوں سے دور رہیں۔ ہنگامی مدد کے لیے راحت کمشنر دفتر کی ہیلپ لائن 1070 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ اتر پردیش (یوپی) میں ستمبر 2026 کے آخری ہفتے میں جاری رہنے والی طوفانی بارش اور سیلاب نے شدید تباہی مچائی ہے، جس کے نتیجے میں اب تک 56 افراد جاں بحق اور 1021 مکانات متاثر ہوئے ہیں۔ راحت کمشنر دفتر کی رپورٹ کے مطابق، ریاست میں بارش کا یہ سلسلہ معمول سے کہیں زیادہ شدید تھا، جس نے عوامی زندگی کو درہم برہم کرکے رکھ دیا ہے۔ ہلاکتیں اور زخمی: ریاست کے مختلف اضلاع میں 56 افراد کی موت ہوئی ہے جبکہ 46 افراد شدید زخمی ہوئے ہیں۔ سب سے زیادہ اموات ضلع سیتاپور میں درج کی گئیں۔ اس کے علاوہ لکھیم پور کھیری، بہرائچ اور گورکھپور جیسے اضلاع بھی شدید متاثر ہوئے ہیں۔ تیز ہواؤں اور سیلاب کی وجہ سے مجموعی طور پر 1021 مکانات متاثر ہوئے ہیں۔ مکانات کو سب سے زیادہ نقصان ہردوئی میں پہنچا جہاں 272 مکانات گرنے یا متاثر ہونے کی اطلاعات ہیں، جبکہ سیتاپور میں 108 مکانات تباہ ہوئے۔

رات کے اندھیرے میں پاکستانی چوکیوں پر ٹوٹ پڑا طالبان

سرحد پر ہوئی تابڑتوڑ فائرنگ

کابل/اسلام آباد: پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحد پر کشیدگی ایک بار پھر بڑھ گئی ہے۔ ہفتے کی رات افغان طالبان کے اہلکاروں اور پاکستانی سیکورٹی فورسز کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ پاکستانی سیکورٹی ذرائع کے مطابق افغان فورسز نے کرم سیکٹر میں پاکستانی سرحدی چوکیوں پر فائرنگ کی، جس کے جواب میں پاکستانی فوج نے بھی جوابی کارروائی کی۔ پاکستانی ذرائع کا کہنا ہے کہ فائرنگ کا سلسلہ افغانستان کے ننگرہار اور پکتیا صوبوں سے متصل علاقوں کی جانب سے شروع ہوا۔ اس سے قبل پاکستانی سیکورٹی فورسز نے سرحد پار سے دراندازی کی مبینہ کوشش ناکام بنائی تھی۔ پاکستان کا دعویٰ ہے کہ اس کے بعد افغان طالبان نے اس کی سرحدی چوکیوں پر بلا اشتعال فائرنگ شروع کردی۔ تاہم طالبان نے ایسی کسی بھی کارروائی کی تردید کی ہے۔ پاکستانی سیکورٹی ذرائع کے مطابق جوابی کارروائی میں بھاری ہتھیاروں، مارٹر اور توپ خانے کا استعمال کیا گیا۔ پاکستانی فورسز نے افغان طالبان کی بعض سرحدی چوکیوں اور سیکورٹی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ پاکستان کا کہنا ہے کہ کارروائی کے دوران افغان طالبان کے کچھ لڑاکے اپنے ٹھکانے چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے۔ تاہم اس دعوے کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔ اس سے قبل بھی پاکستانی حکام نے دعویٰ کیا تھا کہ کچھ مسلح افراد نے افغانستان سے خیبر پختونخوا کے کرم علاقے میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی۔ پاکستان نے ان افراد کو کالعدم تحریک طالبان پاکستان سے وابستہ ارکان قرار دیا ہے۔ پاکستانی حکومت ٹی ٹی پی کے لیے فتنہ الخوارج کی اصطلاح استعمال کرتی ہے۔ پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحد پر طویل عرصے سے کشیدگی برقرار ہے۔ پاکستان کا الزام ہے کہ افغانستان میں موجود بعض دہشت گرد تنظیمیں اس کی حدود میں حملے اور دراندازی کرتی ہیں۔ دوسری جانب افغان طالبان پاکستان کے ان الزامات کو مسترد کرتے رہے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ افغان سرزمین کو پاکستان کے خلاف حملوں کے لیے استعمال نہیں ہونے دیا جاتا۔ حالیہ دنوں میں دونوں ممالک کے درمیان سرحدی کشیدگی مزید بڑھ گئی ہے۔ 21 ستمبر کو پاکستان نے مشرقی افغانستان میں فضائی حملے کیے تھے۔ پاکستان نے کہا تھا کہ ان حملوں میں دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ وہیں افغان حکام نے شہریوں کی ہلاکت کا دعویٰ کرتے ہوئے ان حملوں کی مذمت کی تھی۔

نیپال: کرائم برانچ نے سابق چیف جسٹس چولیندر شمشیر کو گھر سے کیا گرفتار

۲ جنوری ۲۰۱۹ کو نیپال کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس بننے والے رانا ۱۳ فروری ۲۰۲۲ کو پارلیمنٹ میں مواخذے کی کارروائی شروع ہونے کے بعد آئینی شق کے تحت خود بخود معطل ہوگئے تھے

2 جنوری 2019 کو نیپال کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس بننے والے رانا 13 فروری 2022 کو پارلیمنٹ میں مواخذے کی کارروائی شروع ہونے کے بعد آئینی شق کے تحت خود بخود معطل ہوگئے تھے۔ طویل عرصے تک ان کے خلاف سپریم کورٹ میں معاملہ چلتا رہا۔ حال ہی میں سپریم کورٹ نے ان کے خلاف لگائے گئے مواخذے کی کارروائی مکمل نہ ہونے کی وجہ سے ان کی پنشن اور ریٹائرمنٹ کے بعد ملنے والی تمام طرح کی رقم جاری کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس وقت کے وزیر اعظم کے پی شرما اولی کی جانب سے پارلیمنٹ تحلیل کیے جانے کے فیصلے کو سابق چیف جسٹس رانا کی سربراہی والی آئینی بنچ نے مسترد کردیا تھا۔ اسی وقت اولی کے خلاف بنے نیپالی کانگریس اور ماؤ نواز اتحاد کے لیڈر شیر بہادر دیوبا کو وزیر اعظم مقرر کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا تھا۔

2 جنوری 2019 کو نیپال کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس بننے والے رانا 13 میں جلد مزید معلومات عام کی جائیں گی۔ 2 جنوری 2019 کو نیپال کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس بننے والے رانا 13 فروری 2022 کو پارلیمنٹ میں مواخذے کی کارروائی شروع ہونے کے بعد آئینی شق کے تحت خود بخود معطل ہوگئے تھے۔ نیپال کی سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس چولیندر شمشیر جنگ بہادر رانا کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔ کاٹھمنڈو کرائم برانچ کی ٹیم نے اتوار کی صبح مہاراج گنج واقع ان کی رہائش گاہ سے انہیں حراست میں لیا۔ سابق چیف جسٹس رانا کے خلاف کاٹھمنڈو کرائم برانچ میں شکایت درج کیے جانے کے بعد ان کی گرفتاری کی اطلاع دی گئی ہے۔ حالانکہ پولیس نے ابھی تک شکایت اور الزامات کی تفصیلات عام نہیں کی ہیں۔ گرفتاری کی وجہ بھی نہیں بتائی گئی ہے۔ پولیس نے سابق چیف جسٹس رانا کو ضروری تفتیش کے لیے حراست میں لیے جانے کی بات کہتے ہوئے کہا ہے کہ اس معاملے کے مواخذے کی کارروائی شروع ہونے کے بعد آئینی شق کے تحت خود بخود معطل ہوگئے تھے۔ نیپال کی سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس چولیندر شمشیر جنگ بہادر رانا کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔ کاٹھمنڈو کرائم برانچ کی ٹیم نے اتوار کی صبح مہاراج گنج واقع ان کی رہائش گاہ سے انہیں حراست میں لیا۔ سابق چیف جسٹس رانا کے خلاف کاٹھمنڈو کرائم برانچ میں شکایت درج کیے جانے کے بعد ان کی گرفتاری کی اطلاع دی گئی ہے۔ حالانکہ پولیس نے ابھی تک شکایت اور الزامات کی تفصیلات عام نہیں کی ہیں۔ گرفتاری کی وجہ بھی نہیں بتائی گئی ہے۔ پولیس نے سابق چیف جسٹس رانا کو ضروری تفتیش کے لیے حراست میں لیے جانے کی بات کہتے ہوئے کہا ہے کہ اس معاملے

وہ مسلمان تھا، راجستھان میں پتھر سے سر کچل کر قتل کیے جانے پر پون کھیڑا نے اٹھایا سوال

کوئی بھی شخص پولیس اسٹیشن کے قریب ہی پتھر سے سر کچل کر مار دیا جائے اور ایک بھی پولیس والا اسے بچانے کے لیے باہر نہ نکلے یہ بے حد خوفناک ہے

پون کھیڑا نے 'ایکس' پر لکھا کہ "کوئی بھی شخص پولیس اسٹیشن کے قریب ہی پتھر سے سر کچل کر مار دیا جائے اور ایک بھی پولیس والا اسے بچانے کے لیے باہر نہ نکلے یہ بے حد خوفناک ہے۔" راجستھان کے بارو ڈامیو پولیس اسٹیشن کے قریب ایک شخص کو پتھر سے سر کچل کر قتل کیے جانے کے واقعے پر کانگریس لیڈر پون کھیڑا نے سوال اٹھایا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "ایک شخص یا کوئی بھی شخص پولیس اسٹیشن کے قریب ہی پتھر سے سر کچل کر مار دیا جائے اور ایک بھی پولیس والا اسے بچانے کے لیے باہر نہ نکلے یہ بے حد خوفناک ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ "یہی ہوا راجستھان کے بارو ڈامیو پولیس اسٹیشن کے باہر اور متاثرہ شخص کا جرم کیا تھا؟ کہ وہ صاف طور پر مسلمان تھا، شاید داڑھی اور ٹوپی سے پہچان میں آگیا تھا۔" کانگریس کے راجیہ سبھا رکن پون کھیڑا نے مزید لکھا کہ "یہی تو نریندر مودی نے کہا تھا کہ 'کپڑوں سے پہچان لیں گے'۔ انہوں نے لوگوں کو ان کے کپڑوں سے پہچاننے اور پروفائلنگ کو فروغ دیا۔ آج ان کی اس 'پہچان' کی سیاست کا یہ انجام ہے۔" ان کے مطابق یہ خوفناک واقعہ اس نفرت اور بے خوف چھوٹ کی تصویر ہے جو مودی نے پورے ملک میں پیدا کی ہے۔ پوسٹ کی آخر میں انہوں نے لکھا کہ "اور مودی اپنی زہریلی سیاست کے نتائج کی ذمہ داری سے بچ نہیں سکتے۔" پون کھیڑا نے اپنی پوسٹ میں 'دی وائر' کی ایک رپورٹ پیش کی جس کی سرخی ہے 'بی جے پی حکومت پر بدنما داغ': راجستھان میں پولیس اسٹیشن کے باہر مسلمان شخص کا پتھر سے سر کچل کر قتل'۔ اس میں بتایا گیا کہ "24 ستمبر کی صبح راجستھان کے الور ضلع کے بارواس گاؤں کے رہنے والے 40 سالہ سیکن خان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ وہ اپنی موٹر سائیکل کے لیے نیا ٹائر خریدنے بازار جا رہے ہیں اور جلد واپس آجائیں گے تاکہ اپنے کھیت میں بوئی ہوئی پیاز کی فصل کی دیکھ بھال کرسکیں۔ لیکن وہ کبھی واپس نہیں آئے۔ کئی گھنٹے بعد 2 بیٹیوں اور ایک بیٹے کے والد سیکن خان مردہ پائے گئے۔ مبینہ طور پر بارو ڈامیو پولیس اسٹیشن کے قریب ہی ایک شخص نے پتھر سے ان کا سر کچل دیا تھا، جسے بعد میں پولیس نے گرفتار کرلیا۔" "ہمیں نہیں معلوم کہ میرے بھائی کو کیوں قتل کیا گیا۔ ان کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ ان کا واحد 'جرم' یہ تھا کہ وہ داڑھی رکھتے تھے اور ٹوپی پہنتے تھے۔ ہمیں شبہ ہے کہ انہیں اس لیے قتل کیا گیا کیونکہ ان کے لباس سے واضح تھا کہ وہ مسلمان ہیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

بھارت دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس پالیسی پر عمل پیرا

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کے روز کہا کہ بھارت دہشت گردی کے خلاف "زیرو ٹالرنس پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ انہوں نے اس دوران سرحد پار دہشت گردی اور 2016 میں پاکستان کے خلاف کی گئی سرجیکل اسٹرائیک کے حوالے سے بھارت کے ردعمل کا بھی ذکر کیا۔ اپنے ماہانہ ریڈیو پروگرام 'من کی بات' کی 138 ویں قسط سے خطاب کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ سرجیکل اسٹرائیک نے دہشت گردی کا جواب دینے کے حوالے سے بھارت کے عزم کو ظاہر کیا۔ وزیر اعظم مودی نے کہا، آج بھارت دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس پالیسی پر عمل پیرا ہے اور ہم اس طرز عمل کے نتائج بھی دیکھ رہے ہیں۔" وزیر اعظم نے کہا کہ ایک دہائی قبل کی گئی سرجیکل اسٹرائیک ان حملوں اور تکالیف کا جواب تھی جو بھارت کو دہشت گردی کی وجہ سے برداشت کرنا پڑی تھیں۔ انہوں نے کہا، بھارت نے دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لیے پاکستان کے خلاف سرجیکل اسٹرائیک کی تھی، اور پوری دنیا نے اسے دیکھا تھا۔" وزیر اعظم نے کہا کہ 10 سال قبل، 28 اور 29 ستمبر کو بھارتی فوج نے پاکستان میں دہشت گردوں کے ٹھکانوں پر سرجیکل اسٹرائیک کی تھی۔ ہمارے بہادر جوانوں نے دہشت گردی کے خلاف کارروائی کی اور اس سے پوری دنیا حیران رہ گئی۔

اپوزیشن کا مطالبہ غلط نہیں

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے معاملے پر غلام نبی آزاد کا بیان

نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے غلام نبی آزاد نے کہا کہ "2 الیکشن کمشنرز نے خود چیف الیکشن کمشنر کے سامنے ایک درجن سے زیادہ بار سوال اٹھائے اور یہ جاننے کی کوشش کی کہ کہیں کچھ غلط تو نہیں کیا جارہا۔" اننت ناگ میں ڈیموکریٹک پروگریسو آزاد پارٹی (ڈی پی اے پی) کے صدر غلام نبی آزاد نے الیکشن کمیشن کو لے کر جاری تنازعہ پر ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ چند سالوں سے انتخابات کو لے کر الیکشن کمیشن پر سوال اٹھتے رہے ہیں اور اس پر انگلیاں بھی اٹھائی جاتی رہی ہیں، لیکن سیاسی جماعتوں کے پاس ان الزامات کو ثابت کرنے کے لیے ثبوت نہیں تھے۔ ان کے مطابق اب صورتحال مختلف ہے کیونکہ 2 انتخابی کمشنرز نے خود چیف الیکشن کمشنر کے سامنے کئی بار اپنی ناراضگی ظاہر کیے جانے کی بات کہی ہے۔ ہفتہ (26 ستمبر) کو نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے غلام نبی آزاد نے کہا کہ اس بار 2 الیکشن کمشنرز نے خود چیف الیکشن کمشنر کے سامنے ایک درجن سے زیادہ بار سوال اٹھائے اور یہ جاننے کی کوشش کی کہ کہیں کچھ غلط تو نہیں کیا جارہا۔ ان کے مطابق دونوں انتخابی کمشنرز نے اپنی تشویش سے چیف الیکشن کمشنر کو آگاہ کیا، لیکن انہوں نے ان اعتراضات کو قبول نہیں کیا اور اپنی مرضی کے مطابق کام کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ آزاد نے کہا کہ اب اس پورے معاملے کو لے کر یہ سوال اٹھتا ہے کہ جن ناموں کو ووٹر فہرست سے ہٹائے جانے کے بعد انتخابات کرائے گئے، کیا ایسے انتخابات کو جائز مانا جانا چاہیے یا پھر دوبارہ انتخابات کرائے جانے چاہئیں۔ ڈی پی اے پی صدر نے کہا کہ ایسی صورتحال میں اپوزیشن کی جانب سے دوبارہ انتخابات کرانے کے مطالبے کو غلط نہیں کہا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ اگر 3 میں سے 2 انتخابی کمشنرز کسی معاملے کو لے کر سوال اٹھا رہے ہیں تو لوگوں کو ان کی بات پر بھروسہ کرنا چاہیے اور معاملے میں کارروائی کی جانی چاہیے۔ حالانکہ الیکشن کمیشن کی جانب سے اس تنازعہ پر کہا گیا ہے کہ انتخابی کمشنرز کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات اور تجاویز فیصلہ لینے کے عمل کا حصہ تھے۔ کمیشن نے کہا ہے کہ مختلف رائے یا تبصرے کثیر رکنی ادارے میں غور و خوض کے معمول کے عمل کا حصہ ہیں اور اس کے فیصلے اتفاق رائے سے لیے گئے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ غلام نبی آزاد کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی یعنی ایس آئی آر کو لے کر الیکشن کمیشن کے اندر مبینہ اختلافات کی رپورٹ سامنے آئی ہے۔

نیپال: برفانی تودہ گرنے کے سبب ہملونگ بیس کیمپ سے کئی افراد لاپتہ

انتہائی شدید بارش اور برف باری کی پیش گوئی کے پیش نظر 25 سے 27 ستمبر تک کئی بلند علاقوں میں ٹریکنگ پر پابندی عائد کردی تھی۔

منانگ ضلعی انتظامیہ کے دفتر نے ہمالیہ کے بلند علاقوں میں شدید سے انتہائی شدید بارش اور برف باری کی پیش گوئی کے پیش نظر 25 سے 27 ستمبر تک کئی بلند علاقوں میں ٹریکنگ پر پابندی عائد کردی تھی۔ نیپال کے منانگ ضلع میں ماؤنٹ ہملونگ بیس کیمپ پر اتوار (27 ستمبر) کو آئے برفیلے طوفان (برفانی تودہ) کے بعد کئی نیپالی ایکسپیڈیشن گائیڈ اور ملازمین لاپتہ ہیں۔ مہم سے وابستہ کمپنیوں نے یہ اطلاع دی ہے۔ چڑھائی شروع کرنے سے قبل یہ لوگ بیس کیمپ میں رسیاں لگانے اور ٹینٹ لگانے کے لیے موجود تھے۔ مہم سے وابستہ منتظم کمپنی کے جنرل مینیجر برون بھنڈاری نے کہا کہ "ہمیں اطلاع ملی ہے کہ برف کھسکنے کے بعد ہمارے 6 سے زائد ملازمین لاپتہ ہیں، لیکن ہم اس تعداد کی تصدیق نہیں کرسکتے کیونکہ اتوار کی صبح اپنے ایک ملازم سے تھوڑی دیر بات کی تھی، حالانکہ اس کے بعد ان سے رابطہ نہیں ہوپایا ہے۔" برون بھنڈاری نے مزید بتایا کہ ان کی کمپنی کے 20 سے زائد ملازمین بیس کیمپ والی ٹیم کا حصہ تھے۔ اسی طرح ایک اور کمپنی نے بھی تصدیق کی کہ اس کے کچھ ملازمین برفانی تودے کی زد میں آئے ہیں، لیکن انہوں نے تعداد نہیں بتائی۔ 'کاٹھمنڈو پوسٹ' نے ٹریکنگ افسران کے حوالے سے خبر دی ہے کہ منانگ کے نارفو علاقے میں ہملونگ ہمال پر برفانی تودہ گرنے کے بعد تقریباً 14 نیپالی لاپتہ ہیں۔ منانگ ضلع کے چیف ڈسٹرکٹ آفیس مکتی پرساد کھنل نے کہا کہ لاپتہ لوگوں کی تعداد کی ابھی تصدیق نہیں ہوپائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "جس علاقے میں برفانی تودہ گرا ہے وہاں ریسکیو آپریشن کے لیے ہیلی کاپٹر بھیجے گئے ہیں۔" واضح رہے کہ تازہ ترین واقعہ نیپال-چین کی سرحد کے قریب ایک تباہ کن سیلاب کے صرف ایک ماہ بعد پیش آیا ہے۔ اس آفت میں ایک بڑے گلیشیئر کے ٹوٹنے اور لینڈ سلائیڈنگ کے باعث 1400 سے زائد افراد ہلاک ہوگئے تھے اور 5000 سے زائد لاپتہ بتائے گئے۔ قابل ذکر ہے کہ سیاحت نیپال کی آمدنی کے اہم ذرائع میں سے ایک ہے۔ جھوٹے گوشلی سیلاب کی تباہی کے بعد سے ہی ملک سیاحوں سے نیپال آنے کی اپیل کررہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ ملک کے باقی حصے محفوظ ہیں۔ اس سے قبل منانگ ضلعی انتظامیہ کے دفتر نے ہمالیہ کے بلند علاقوں میں شدید سے انتہائی شدید بارش اور برف باری کی پیش گوئی کے پیش نظر 25 سے 27 ستمبر تک کئی بلند علاقوں میں ٹریکنگ پر پابندی عائد کردی تھی۔

جنوبی افریقہ کے 2 شہروں میں اجتماعی فائرنگ، کم از کم 27 افراد ہلاک

پہلا واقعہ جوہانسبرگ کے وادیلا ٹاؤن شپ میں پیش آیا، جہاں ایک بار میں اندھا دھند فائرنگ کے نتیجے میں کم از کم 17 افراد ہلاک ہوگئے۔ دوسرا واقعہ کیپ ٹاؤن میں پیش آیا، جہاں 10 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ جنوبی افریقہ کے 2 بڑے شہروں کے قریب فائرنگ کے واقعات میں کم از کم 27 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ پہلا واقعہ جوہانسبرگ کے جنوب مغرب میں واقع وادیلا ٹاؤن شپ میں پیش آیا، جہاں ایک بار میں اندھا دھند فائرنگ کے نتیجے میں کم از کم 17 افراد ہلاک ہوگئے۔ اس فائرنگ میں 15 افراد شدید زخمی ہوئے ہیں۔ پولیس نے مشتبہ افراد کی تلاش کے لیے تلاشی مہم شروع کردی ہے۔ دوسرا واقعہ کیپ ٹاؤن میں پیش آیا، جہاں 10 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ واضح رہے کہ بار میں اے کے-47 سے فائرنگ کی ایک ویڈیو بھی سامنے آئی ہے۔ ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ لوگ تفریح میں مصروف ہیں، ڈرنک لے رہے ہیں اور ناچ گا رہے ہیں۔ اسی دوران اچانک تابڑتوڑ گولیوں کی آواز گونجتی ہے اور پھر زمین پر کئی لاشیں بچھ جاتی ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ وادیلا ٹاؤن میں ہفتہ کی رات تقریباً 30:9 بجے یہ واقعہ پیش آیا، جب اے کے-47 اور ہینڈ گن سے لیس کم از کم 8 مشتبہ افراد نے وادیلا ٹاؤن میں ایک بار کے باہر موجود لوگوں پر گولیاں چلائیں اور پھر اندر گھس کر بھی فائرنگ کی۔ پولیس نے بتایا کہ واقعے کے بعد مشتبہ افراد کی تلاش کے لیے مہم شروع کردی گئی ہے۔ اتوار تک کسی گرفتاری کی اطلاع نہیں ہے۔ ایک دیگر بیان میں پولیس نے بتایا کہ اتوار کی صبح تقریباً 1 بجے کیپ ٹاؤن شہر کے قریب لوانڈلے میں ایک اسٹور پر اجتماعی فائرنگ کا واقعہ پیش آیا، جس میں 10 افراد ہلاک ہوگئے۔ اس واقعے میں 11 دیگر افراد زخمی ہوئے ہیں۔ پولیس نے کہا کہ وہ اس معاملے میں بھی مشتبہ افراد کی تلاش کررہی ہے۔ تاہم حملہ آوروں کی تعداد کے بارے میں معلومات نہیں دی گئی۔ قابل ذکر ہے کہ فائرنگ کس نے کی اور کیوں کی، اس بارے میں اب تک کوئی معلومات سامنے نہیں آئی ہے۔ پولیس معاملے کی تفتیش میں مصروف ہے۔ واضح رہے کہ فائرنگ کے یہ دونوں واقعات مشرقی ساحل پر واقع شہر ڈربن کے قریب ایک ہاؤس پارٹی میں فائرنگ کے چند ہی دن بعد پیش آئے ہیں، جس میں ایک حاملہ خاتون سمیت 11 افراد ہلاک ہوگئے تھے۔

دہلی میں خراب سڑک پر ہنگامہ، وزیر پرویش ورما پر نوجوان کو تھپڑ مارنے کا الزام، عام آدمی پارٹی نے کیا احتجاج

زیرِ تعمیر سڑک کے معائنے کے دوران وزیر پرویش ورما اور آپ رکن اسمبلی جرنیل سنگھ کے درمیان بحث، آپ کا دعویٰ پرویش ورما نے واقعے کی ویڈیو بنا رہے نوجوان کو تھپڑ مارا۔

نئی دہلی: دہلی میں خراب سڑک کی تعمیر کو لے کر اتوار کو سیاسی تنازع کھڑا ہوگیا۔ عام آدمی پارٹی (AAP) نے 'ایکس' پر ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے دہلی حکومت کے وزیر پرویش ورما پر ایک نوجوان کو تھپڑ مارنے کا الزام عائد کیا ہے۔ آپ کے مطابق ویڈیو میں پرویش ورما ایک نوجوان کو تھپڑ مارتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ پارٹی کا دعویٰ ہے کہ کچھ لوگ سڑک کی تعمیر میں مبینہ بدعنوانی کے حوالے سے وزیر سے سوال کررہے تھے، اسی دوران انہوں نے وہاں موجود ایک نوجوان کو تھپڑ مار دیا۔ اس کے بعد ان کے سکیورٹی گارڈ نے نوجوان کو دھکا دے کر وہاں سے ہٹا دیا۔ رپورٹ کے مطابق دہلی حکومت کے وزیر پرویش ورما ایک زیرِ تعمیر سڑک کا معائنہ کرنے پہنچے تھے۔ اسی مقام پر عام آدمی پارٹی کے رکن اسمبلی جرنیل سنگھ بھی پہنچ گئے اور سڑک کے معیار پر سوال اٹھانے لگے۔ اسی دوران دونوں کے درمیان بحث ہوئی۔ آپ کا الزام ہے کہ اس دوران پرویش ورما نے واقعے کی ویڈیو ریکارڈ کررہے ایک نوجوان کو تھپڑ مار دیا۔ واقعے کے بعد معاملہ مزید گرم ہوگیا۔ آپ رکن اسمبلی جرنیل سنگھ نے الزام لگایا کہ اب وزیر سے سوال کرنے پر لوگوں کو مارا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس معاملے میں وکاس پوری تھانے میں پرویش ورما کے خلاف شکایت درج کرائیں گے۔ دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے بھی اس ویڈیو کو دوبارہ شیئر کرتے ہوئے پرویش ورما کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے 'ایکس' پر اپنی پوسٹ میں کہا کہ وہ پیر کو اس مقام کا دورہ کریں گے۔ وہیں عام آدمی پارٹی کے دہلی ریاستی صدر سورو بھاردواج نے بھی واقعے کی مذمت کی۔ 'ایکس' پر ویڈیو شیئر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پرویش ورما کا رویہ شرمناک ہے۔ سورو بھاردواج کے مطابق، "پرویش ورما نے ایک کیمرا مین کو تھپڑ مارا۔ لیڈر نے غصے میں آکر کیمرا مین کو تھپڑ جڑ دیا۔ پولیس کی موجودگی میں کسی شخص پر ہاتھ اٹھا کر آپ نے اپنی بدتمیزی کا مظاہرہ کیا ہے۔" تلک نگر میں سڑک کے معائنے کے دوران مبینہ طور پر تھپڑ مارے جانے والے نوجوان صاحب نے بھی اپنا موقف بیان کیا۔ اس کا کہنا ہے

ممبئی میں 72واں جلوس غوثیہ شان وشوکت کے ساتھ منعقد

یاغوث المدد کی صداؤں سے ممبئی کی فضائیں گونج اٹھیں، علما و مشائخ نے کی قیادت

ممبئی: غوثِ اعظم دستگیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ممبئی کے مدنپورہ ہری مسجد سے تاریخی 72واں جلوسِ غوثیہ نہایت عقیدت واحترام اور شان وشوکت کے ساتھ نکالا گیا۔ جلوس میں شہر بھر سے علما، مشائخ، ائمہ مساجد اور عاشقانِ غوث اعظم نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر ''یاغوث المدد'' اور ''نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر'' کی صداؤں سے ممبئی کی سڑکیں اور فضائیں گونج اٹھیں۔ جلوسِ غوثیہ کی قیادت نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ منان رضا خان منانی میاں، حضرت مولانا عبدالقادر علوی اور حضرت کوثر عباسی سمیت دیگر علما و مشائخ نے فرمائی۔ علما کرام نے اپنے خطابات میں غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کی سیرت، تعلیمات، کشف وکرامات اور دینی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کو ان کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے باعمل زندگی گزارنے کی تلقین کی۔ جلوس میں تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ و بانی رضا اکیڈمی اور نائب صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء الحاج محمد سعید نوری، مولانا فرید الزمان قادری، مولانا خلیل الرحمن نوری، مولانا امان اللہ رضا، قاری عبدالرحمن ضیائی سمیت ممبئی کے متعدد علما ومشائخ نے شرکت کی اور جلوس کی قیادت ورہنمائی میں اہم کردار ادا کیا۔ جلوسِ غوثیہ مدنپورہ سے روانہ ہوکر بھنڈی بازار، مینارہ مسجد، ناگپاڑہ اور ممبئی کی دیگر اہم شاہراہوں سے گزرا اور روایتی انداز میں مستان تالاب پر دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جلوس کے راستے میں مختلف مقامات پر عاشقانِ غوثِ پاک کی جانب سے شاندار استقبالیہ تیار کیے گئے تھے، جبکہ لنگرِ غوثِ پاک اور نیاز بھی تقسیم کی گئی۔ جلوس میں بگھیوں اور گاڑیوں پر سوار علما و مشائخ کے علاوہ بڑی تعداد میں عاشقانِ غوث اعظم پیدل بھی شریک ہوئے۔ شرکائے جلوس ہاتھوں میں جھنڈے اٹھائے ذکر و اذکار میں مصروف رہے۔ مختلف مقامات پر مذہبی مقامات کی خوبصورت جھانکیاں بھی پیش کی گئیں، جن میں روضۂ غوثِ پاک، مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کی جھلکیاں خصوصی توجہ کا مرکز رہیں۔ جلوس کے دوران گلی محلوں اور عمارتوں سے خواتین ومستورات نے بھی جلوس کا استقبال کیا۔ نمازوں کے اوقات میں شرکائے جلوس کی جانب سے نماز کی پابندی کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا۔ جلوس کے پیشِ نظر ممبئی پولیس کی جانب سے بھی سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے تھے۔ جلوس کے ذمہ دار مولانا خلیل الرحمن نوری کو پولیس کی جانب سے قانونی ضوابط کی پابندی کے سلسلے میں دفعہ 153 کے تحت نوٹس بھی جاری کیا گیا تھا۔ منتظمین کی جانب سے جلوس کو شرعی و روایتی اصولوں کے مطابق رکھنے پر بھی زور دیا گیا۔ اس سے قبل مدنپورہ میں جلوسِ غوثیہ کی روانگی سے قبل سیرتِ غوثِ پاک ﷺ کے موضوع پر جلسہ منعقد ہوا، جس میں علما کرام نے حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت، دینی خدمات اور کشف وکرامات پر روشنی ڈالتے ہوئے مسلمانوں کو نیک اعمال، شریعت کی پابندی اور غوثِ اعظم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ جلوسِ غوثیہ کے موقع پر ممبئی کی مختلف شاہراہوں پر عقیدت ومحبت کا ماحول دیکھنے میں آیا اور بڑی تعداد میں عاشقانِ غوثِ اعظم نے نظم وضبط کے ساتھ جلوس میں شرکت کر کے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔

بلڈانہ: الیکشن کمیشن کی علامتی ارتھی نکالی گئی

یوتھ کانگریس کے عہدیدار زیر حراست

یوتھ کانگریس کے ریاستی جنرل سیکریٹری وشوادیپ پڈول نے چیف الیکشن کمشنر پر سخت الزامات عائد کرتے ہوئے انہیں ''غدار'' اور ''بی جے پی کی کٹھ پتلی'' قرار دیا۔ الیکشن کمیشن کے طریقۂ کار کے خلاف ملک کے مختلف حصوں میں جاری احتجاج کے سلسلے میں سنیچر کے روز بلڈانہ شہر میں بھی یوتھ کانگریس کی جانب سے الیکشن کمیشن کی علامتی ارتھی نکال کر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ شہر بلڈانہ میں یوتھ کانگریس کارکنوں نے ضلع کانگریس بھون کے سامنے سے مرکزی الیکشن کمیشن کا علامتی جنازہ نکالنے کی کوشش کی۔ پولیس نے احتجاجی کارکنوں کو کچھ ہی فاصلے پر روک لیا اور متعدد کانگریس کارکنوں کو حراست میں لے لیا۔ احتجاج کے دوران کارکنوں نے الیکشن کمیشن کے طریقۂ کار پر سوالات اٹھاتے ہوئے اس کی آزادی اور غیر جانب داری کے حوالے سے عوام میں پائے جانے والے اندیشوں کا اظہار کیا۔ واضح رہے کہ ماضی میں پارلیمنٹ میں قائدِ حزبِ اختلاف اور کانگریس کے رکنِ پارلیمنٹ راہل گاندھی نے چیف الیکشن کمشنر کے طریقۂ کار پر مسلسل سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ اب الیکشن کمیشن کے دو کمشنروں کی جانب سے بھی چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف اعتراضات سامنے آنے کا دعویٰ کیا جارہا ہے۔ کانگریس کا الزام ہے کہ ان کی قیادت میں منعقد ہونے والے انتخابات کے طریقۂ کار سے حکمراں جماعت بی جے پی کو فائدہ پہنچا۔ پارٹی نے انتخابی عمل کی شفافیت اور الیکشن کمیشن کی غیر جانب داری پر سوال اٹھاتے ہوئے معاملے کی سنجیدہ جانچ اور ضروری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ الیکشن کمیشن کی آزادی اور غیر جانب داری پر عوام کے اعتماد کو برقرار رکھنے کے لیے اس معاملے کو سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے۔ احتجاج کی قیادت کررہے یوتھ کانگریس کے ریاستی جنرل سیکریٹری وترجمان وشوادیپ پڈول نے چیف الیکشن کمشنر پر سخت الزامات عائد کرتے ہوئے انہیں ''غدار'' اور ''بی جے پی کی کٹھ پتلی'' قرار دیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ چیف الیکشن کمشنر کے خلاف مواخذہ کی کارروائی کی جائے اور انہیں عہدے سے ہٹایا جائے۔ یوتھ کانگریس کے ریاستی جنرل سیکریٹری وترجمان وشوادیپ پڈول نے الیکشن کمیشن کے کام کاج پر شدید اعتراضات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انتخابی عمل میں شفافیت اور غیر جانب داری پر عوام کا اعتماد برقرار رکھنا ضروری ہے۔ انہوں نے چیف الیکشن کمشنر کے خلاف کارروائی اور انہیں عہدے سے ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ احتجاج میں یوتھ کانگریس کے عہدیداران اور کارکنوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مظاہرے کے دوران پولیس کی جانب سے کارکنوں کو حراست میں لیے جانے کے بعد علاقے میں کچھ دیر کے لیے کشیدگی پھیل گئی تھی۔ یاد رہے کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا کے موجودہ سرکاری ریکارڈ کے مطابق چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار ہیں، جبکہ سکھبیر سنگھ سندھو اور ویویک جوشی الیکشن کمشنر ہیں، جنہوں نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر عدم اعتماد اور بے ضابطگیوں کا الزام لگایا ہے۔

مالیگاؤں: ۱۲۷ کروڑ کے تخمینہ سے ڈی پی راستوں کی تعمیر کا آغاز

میونسپل اسکولوں کو ڈیجیٹل بنانے کی تیاری

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں شہر کی تعمیر وترقی کو نئی سمت دینے کے عزم کے ساتھ 127 کروڑ روپے کی لاگت سے اہم راستوں کی سیمنٹ کانکریٹ سڑکوں کی تعمیر کا آغاز آج وزیر تعلیم دادا بھسے و میئر نسرین شیخ کے ہاتھوں نور باغ چوک میں منعقدہ افتتاحی تقریب سے کیا گیا۔ اس موقع پر مہاراشٹر کے وزیر تعلیم دادا جی بھسے نے کہا کہ مالیگاؤں کی ترقی، بنیادی سہولیات اور معیاری تعلیم کے لیے فنڈز کی کوئی کمی نہیں ہونے دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ شہر کے بنیادی مسائل، سڑکوں کی تعمیر، تعلیمی معیار میں بہتری اور طبی سہولیات کی فراہمی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ دادا جی بھسے نے کہا کہ سڑکوں کی تعمیر میں معیار اور پائیداری پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ انہوں نے میونسپل کارپوریشن کے ذمہ داران کو ہدایت دی کہ سڑکوں کی تعمیر سے قبل زیرِ زمین ڈرینیج، پینے کے پانی کی پائپ لائنوں اور کیبل کے کام مکمل کیے جائیں، تاکہ نئی سڑکوں کی تعمیر کے فوراً بعد دوبارہ کھدائی کی نوبت نہ آئے اور سرکاری فنڈز دوقت کا ضیاع روکا جاسکے۔ انہوں نے تعلیمی شعبہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں بنیادی تعلیم کے معیار کو بلند کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ ان کے مطابق مہاراشٹر میں 2 کروڑ 10 لاکھ سے زائد طلباء اور تقریباً ساڑھے 7 لاکھ اساتذہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میونسپل اور سرکاری اسکولوں کا ایسا معیار بنایا جائے گا کہ والدین اپنے بچوں کو پرائیویٹ انگلش میڈیم اسکولوں کے بجائے سرکاری اسکولوں میں داخل کرانے کو ترجیح دیں۔ اسکولوں کی بہتری کے لیے درکار فنڈز ریاستی حکومت کی جانب سے فراہم کیے جانے کی یقین دہانی بھی کرائی گئی۔ اس تقریب سے سابق رکن اسمبلی و سیکولر فرنٹ کے قائد آصف شیخ نے کہا کہ مالیگاؤں کے میونسپل پرائمری اسکولوں کو جدید، معیاری اور ڈیجیٹل اسکولوں میں تبدیل کرنے کی کوششیں تیز کر دی گئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ دادا جی بھسے کی ہدایت پر شہر کے پرائمری اسکولوں کی حالت بہتر بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں وفد اور آرکیٹیکٹ کی ٹیم نے بھیونڈی کا دورہ کرکے وہاں رکن اسمبلی رئیس شیخ کی جانب سے تیار کیے گئے ڈیجیٹل اسکولوں کا معائنہ کیا اور وہاں کی سہولیات کا جائزہ لیا۔ آصف شیخ نے بتایا کہ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے مقرر کردہ آرکیٹیکٹس کے ذریعے اسکولوں کی بہتری کے لیے تجویز اور ڈی پی آر تیار کیا جارہا ہے۔ آرکیٹیکٹ ٹیم کو 2 اکتوبر سے قبل ڈی پی آر تیار کرکے جنرل باڈی کے سامنے پیش کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ جنرل باڈی سے منظوری کے بعد اسے نگراں ادارہ اسکیم کے تحت حتمی منظوری کے لیے ریاستی حکومت کو بھیجا جائے گا۔ آصف شیخ نے کہا کہ سیکولر فرنٹ نے شہر کی ترقی کے حوالے سے جو وعدے عوام سے کیے تھے، انہیں مرحلہ وار عملی شکل دی جارہی ہے۔

مہاراشٹر میں ۲۶۵/ تحصیلیں خشک سالی کی زد میں

ڈیٹا سنٹرز کی توسیع کیلئے پانی کے استعمال پر کانگریس نے اٹھائے سوال

پون کھیڑا نے کہا کہ دیویندر فرنویس نے مہاراشٹر کی 358 تحصیلوں میں سے 265 میں باضابطہ طور پر خشک سالی کا اعلان کیا ہے۔ یہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب مہاراشٹر ڈیٹا سنٹرز کی صنعت کو تیزی سے وسعت دے رہا ہے۔ مہاراشٹر میں خشک سالی کے اعلان کے درمیان ریاست میں ڈیٹا سنٹرز کی تیزی سے بڑھتی صنعت اور اس کے لیے پانی کی ضرورت پر کانگریس نے سوالات اٹھائے ہیں۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اور راجیہ سبھا رکن پون کھیڑا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اس حوالے سے ایک پوسٹ کی۔ انہوں نے لکھا کہ ''وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے مہاراشٹر کی 358 تحصیلوں میں سے 265 میں باضابطہ طور پر خشک سالی کا اعلان کیا ہے، یعنی ریاست کا تقریباً 75 فیصد حصہ خشک سالی کی زد میں ہے۔ اور یہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب مہاراشٹر ڈیٹا سنٹر کی صنعت کو تیزی سے وسعت دے رہا ہے۔'' پون کھیڑا نے مزید لکھا کہ ''ریاست نے ڈیٹا سنٹرز کے لیے 300 ارب ڈالر سے زیادہ کی سرمایہ کاری میں دلچسپی حاصل کی ہے اور 2032 تک 7.5 گیگا واٹ کی ڈیٹا سینٹر گنجائش حاصل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ''اطلاعات کے مطابق حکومت ایک ایسے نظام کی منصوبہ بندی کر رہی ہے جس کے تحت میونسپل کارپوریشنز سیوریج کو صاف کریں گی، ایم آئی ڈی سی اسے مزید صاف کرے گا اور پھر اس صاف کیے گئے پانی کو ڈیٹا سنٹرز اور دیگر صنعتوں کو فروخت کیا جائے گا۔'' ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ اس سے چند اہم سوالات پیدا ہوتے ہیں: جب مہاراشٹر کا تقریباً 3 چوتھائی حصہ باضابطہ طور پر خشک سالی کی زد میں ہے تو حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کیا منصوبہ بنا رہی ہے کہ ریاست کے آبی وسائل کسانوں اور عام شہریوں سے ہٹا کر ڈیٹا سنٹرز کی اس بڑے پیمانے پر توسیع کے لیے استعمال نہ کیے جائیں؟ مہاراشٹر جیسی ریاست میں، جہاں کسانوں کی خودکشی کی شرح ملک کی بلند ترین شرحوں میں شامل ہے، پانی پر پہلا حق کس کا ہے: کسانوں کا یا ڈیٹا سنٹرز کا؟ اور اگر ریاست صنعتوں کے لیے سیوریج کو صاف کرکے پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کا نیٹ ورک قائم کرنے کے لیے تیار ہے تو کسانوں کو قابل اعتماد اور صاف کیا گیا پانی فراہم کرنے کے لیے ایسی مستعدی کیوں نہیں دکھائی گئی، جس سے کسانوں کی خودکشیوں کا سبب بننے والی پریشانی کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے؟۔

اہم معاملہ ہے، خاص طور پر مہاراشٹر جیسے پانی کی قلت والے علاقوں میں۔'' کانگریس لیڈر نے اپنی پوسٹ میں یہ بھی لکھا کہ ''اطلاعات کے مطابق حکومت ایک ایسے نظام کی منصوبہ بندی کر رہی ہے جس کے تحت میونسپل کارپوریشنز سیوریج کو صاف کریں گی، ایم آئی ڈی سی اسے مزید صاف کرے گا اور پھر اس صاف کیے گئے پانی کو ڈیٹا سنٹرز اور دیگر صنعتوں کو فروخت کیا جائے گا۔'' ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ اس سے چند اہم سوالات پیدا ہوتے ہیں: جب مہاراشٹر کا تقریباً 3 چوتھائی حصہ باضابطہ طور پر خشک سالی کی زد میں ہے تو حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کیا منصوبہ بنا رہی ہے کہ ریاست کے آبی وسائل کسانوں اور عام شہریوں سے ہٹا کر ڈیٹا سنٹرز کی اس بڑے پیمانے پر توسیع کے لیے استعمال نہ کیے جائیں؟ مہاراشٹر جیسی ریاست میں، جہاں کسانوں کی خودکشی کی شرح ملک کی بلند ترین شرحوں میں شامل ہے، پانی پر پہلا حق کس کا ہے: کسانوں کا یا ڈیٹا سنٹرز کا؟ اور اگر ریاست صنعتوں کے لیے سیوریج کو صاف کرکے پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کا نیٹ ورک قائم کرنے کے لیے تیار ہے تو کسانوں کو قابل اعتماد اور صاف کیا گیا پانی فراہم کرنے کے لیے ایسی مستعدی کیوں نہیں دکھائی گئی، جس سے کسانوں کی خودکشیوں کا سبب بننے والی پریشانی کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے؟۔

فرار ملزمان کو پولس کب گرفتار کریگی؟

ذاتیات پر کیچڑ اچھالنے والوں کو آصف شیخ کا دوٹوک پیغام

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں میں سیاسی سرگرمیوں کے درمیان اسلام پارٹی کے بانی اور سابق ایم ایل اے آصف شیخ نے فرار ملزمان کی گرفتاری اور شہر میں امن وامان کے معاملے پر پولیس انتظامیہ سے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ جمعہ کو مالدہ شیوار، وارڈ نمبر 21 میں وزیر خان روڈ کی تعمیر کے افتتاحی پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے آصف شیخ نے کہا کہ شہر میں کوئی بھی فرار ملزم آزادانہ طور پر گھومتا ہوا نظر نہیں آنا چاہیے۔ انہوں نے پولس محکمہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فرار ملزمان کا شہر میں آزادانہ گھومنا قابل قبول نہیں ہے اور پولیس انتظامیہ کو اس معاملے میں سخت کارروائی کرنی چاہیے۔ آصف شیخ نے الزام عائد کیا کہ بعض عناصر فرار ملزمان کو تحفظ فراہم کرکے سیاسی اور ذاتی مفادات حاصل کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شہر کی امن وامان کی ذمہ داری پولس انتظامیہ کی ہے اور اگر فرار ملزمان شہر میں آزادانہ گھومتے رہے تو اس معاملے کی شکایت اعلیٰ پولس حکام سے کی جائے گی۔ انہوں نے پولس سے غیر جانب دارانہ کارروائی کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ قانون کی عملداری اور شہر کے امن کو ہر صورت برقرار رکھا جانا چاہیے۔ آصف شیخ نے اپوزیشن لیڈروں اور انکے ورکروں کو ذاتی نوعیت کے الزامات اور مبینہ طور پر مصنوعی ذہانت (AI) سے تیار کردہ مواد کے ذریعے بدنام کرنے کی کوششوں کے خلاف بھی سخت الفاظ استعمال کیے۔ انہوں نے کہا کہ اسے دھمکی سمجھیں یا مشورہ، اگر کوئی ذاتیات پر کیچڑ اچھالنے یا AI مواد کا استعمال کرکے بدنام کرنے کی کوشش کرے گا تو اسے اس کے سنگین نتائج بھگتنا ہوں گے۔ آصف شیخ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی ذاتیات پر بات کرے تو ورکر اسے وہیں توڑ دیں، باقی معاملات وہ خود دیکھیں گے۔ پہلے ذاتیات پر بولنے والوں کو سبق سکھائیں اسکے بعد شیخ آصف کے پاس آئیں۔ آصف شیخ نے شہر کی دینی تنظیموں سے ایک مرتبہ پھر اپیل کی کہ وہ مالیگاؤں کی تعمیر وترقی کے لیے آگے آئیں اور جاری ترقیاتی کاموں میں تعاون کریں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام پارٹی اور سماج وادی پارٹی بنام مالیگاؤں سیکولر فرنٹ شہر کے عوامی مسائل اور بنیادی سہولیات کے لیے کام کررہا ہے اور عوام کو اس کا ساتھ دینا چاہیے۔ اپوزیشن کو مخاطب کرتے ہوئے آصف شیخ نے کہا کہ اگر ترقیاتی کاموں میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی گئی تو پرانی میونسپل کارپوریشن کی فائلیں کھولی جائیں گی اور مختلف کاموں کی انکوائری کرائی جائے گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بعض عناصر نہیں چاہتے کہ مالیگاؤں ترقی کرے، جبکہ ان کے مطابق سیکولر فرنٹ بغیر کسی تفریق کے شہر کے مختلف علاقوں میں ترقیاتی کام کررہا ہے۔

دعا کیلئے اٹھے ایک لاکھ ہاتھ، مالیگاؤں میں انسانیت اور اتحاد کی شاندار مثال

نمازِ استسقاء کے شرکاء میں 10 ہزار پانی کی بوتلیں تقسیم

مالیگاؤں (نامہ نگار): بارانِ رحمت کی شدید ضرورت اور خشک سالی کی سنگین صورتحال کے درمیان آج مالیگاؤں کی لشکر والی عیدگاہ میں ایک روح پرور اور تاریخی منظر دیکھنے کو ملا، جہاں دوپہر 3 بجے بارش کے لیے خصوصی نمازِ استسقاء ادا کی گئی۔ نمازِ استسقاء میں شہر اور اطراف کے علاقوں سے بڑی تعداد میں عوام نے شرکت کی اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی وانکساری کے ساتھ بارانِ رحمت کے لیے دعائیں مانگیں۔ نماز کی امامت معروف عالمِ دین مفتی محمد اسماعیل قاسمی نے کی، جبکہ اندازاً ایک لاکھ کے قریب افراد اس عظیم اجتماع میں شریک ہوئے۔ نماز سے قبل مفتی محمد اسماعیل قاسمی نے سماجی برائیوں، گناہوں اور معاشرتی خرابیوں کے حوالے سے مدلل اور مؤثر خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں کو گناہوں سے بچنے، اپنی اصلاح کرنے اور سچے دل سے توبہ واستغفار کی تلقین کی۔ انہوں نے اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع، عاجزی اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ نمازِ استسقاء کے دوران عیدگاہ کا وسیع میدان انسانوں کے ایک ایسے سمندر میں تبدیل ہوگیا جہاں ہر طرف بارانِ رحمت کے لیے اٹھے ہاتھ، نم آنکھیں اور دعاؤں کی صدائیں نظر اور سنائی دے رہی تھیں۔ شدید دھوپ اور گرمی کے باوجود تقریباً ایک لاکھ افراد کی شرکت نے اس اجتماع کو غیر معمولی بنا دیا۔ اسی دوران مذہبی تفریق سے بالاتر ہوکر انسانیت اور باہمی بھائی چارے کی ایک خوبصورت مثال بھی سامنے آئی۔ یوواسینا کے سکریٹری اویشکار بھاؤ بھوسے نے عیدگاہ میدان پہنچ کر نمازِ استسقاء میں شریک نمازیوں اور شہریوں کے لیے 10 ہزار پینے کے پانی کی بوتلوں کا انتظام کیا اور انہیں تقسیم کیا۔ تپتی دھوپ میں پانی کی یہ خدمت شرکاء کے لیے بڑی راحت کا سبب بنی اور ساتھ ہی مالیگاؤں کی گنگا جمنی تہذیب، سماجی ہم آہنگی اور باہمی اخوت کا ایک روشن پیغام بھی عام ہوا۔ شہریوں اور سماجی کارکنان نے اس اقدام کو سراہتے ہوئے کہا کہ مذاہب مختلف ہوسکتے ہیں، لیکن انسانیت سب کو جوڑنے والی سب سے بڑی قدر ہے۔ مشکل وقت میں کسی ضرورت مند کے لیے پانی کا ایک گھونٹ بھی محض ایک خدمت نہیں بلکہ انسانیت، ہمدردی اور بھائی چارے کا عملی اظہار بن جاتا ہے۔ خشک سالی اور پانی کی قلت کے اس مشکل دور میں ایک طرف جہاں ہزاروں، بلکہ لاکھوں افراد بارانِ رحمت کے لیے اللہ کے حضور سربسجود ہوئے، وہیں دوسری جانب ایک سماجی کارکن کی جانب سے بلاتفریق پانی کی فراہمی نے اس پورے منظر کو انسانیت اور اتحاد کے خوبصورت رنگ میں رنگ دیا۔ مالیگاؤں کی یہ تصویر اس شہر کی اس دیرینہ شناخت کو مزید نمایاں کرتی ہے جہاں مشکل کی گھڑی میں مذہبی وسماجی اختلافات سے بالاتر ہوکر انسان ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے نظر آتے ہیں۔ آج لشکر والی عیدگاہ میں ادا کی گئی نمازِ استسقاء اور اس کے موقع پر سامنے آنے والے انسانیت، اخوت اور خدمت کے یہ مناظر طویل عرصے تک یاد رکھے جائیں گے۔

بی ایم سی کا گنیش اتسو کے دوران مورتیوں کے وسرجن (جل پرواہ) کے بعد بچ جانے والا 2,754 میٹرک ٹن مواد جمع

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) انتظامیہ نے شری گنیش اتسو تہوار کے دوران مختلف مقامات پر گنیش کی مورتیوں کے وسرجن کے بعد بچ جانے والے بقایاجات مواد کو ماحول دوست طریقے سے جمع کرنے، منتقل کرنے اور عارضی طور پر ذخیرہ کرنے کا کام انجام دیا 16 ستمبر سے 27 ستمبر 2026 کے درمیان، وسرجن کے بعد بقایاجات، بچ جانے والا کل 85,754.2 میٹرک ٹن مورتیوں کا مواد اکٹھا کیا گیا اور گاڑیوں کے 707 چکروں کے ذریعے مخصوص عارضی اسٹوریج مراکز تک پہنچایا گیا۔ بمبئی ہائی کورٹ کی ہدایات اور سینٹرل پولوشن کنٹرول بورڈ (CPCB) کی ماہر کمیٹی کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے، وسرجن کے بعد بچ جانے والے مورتیوں کے مواد خاص طور پلاپلاسٹر آف پیرس (PoP) سے بنی مورتیوں کو اکٹھا کرنے کے اقدامات کیے گئے تاکہ انہیں جھیلوں میں مستقل طور پر رہنے سے روکا جاسکے۔ اس مواد کو عارضی طور پر ذخیرہ کیا گیا اور ماحول دوست طریقے سے اس کی پروسیسنگ کی گئی۔ بی ایم سی نے اس مقصد کے لیے ایک معیاری آپریٹنگ طریقہ کار (SOP) وضع کیا تھا۔ اس پس منظر میں، اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کی ہدایات کے مطابق، یہ آپریشن ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مغربی مضافات) ڈاکٹر وپن شرما اور ڈپٹی کمشنر (ٹھوس فضلہ کا انتظام) کی رہنمائی میں انجام دیا گیا۔ گنیش اتسو تہوار کے دوران آرتی/ پھول پتیاں اور وسرجن کے بعد بچ جانے والے مورتیوں کے ملبے کو اکٹھا کرنے اور منتقل کرنے کے لیے ضروری اقدامات کیے گئے۔ تاہم پلاسٹاڈو/ مٹی سے بنی روایتی مورتیوں کے برعکس پلاپلاسٹر آف پیرس (PoP) پانی میں قدرتی طور پر تحلیل نہیں ہوتا ہے۔ نتیجتاً، اگر یہ مواد مصنوعی تالابوں میں رہ جائے یا قدرتی آبی ذخائر میں شامل ہوجائے تو اس سے پانی کے معیار پر منفی اثر پڑنے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اس بات کا بھی امکان رہتا ہے کہ مورتیوں کے باقیات بہہ کر آبی ذخائر یا ساحلِ سمندر تک پہنچ جائیں۔ چونکہ پی او پی (PoP) سے بنی مورتیاں پانی میں وسرجن (ڈبونے) کے بعد نرم اور بھربھری ہو جاتی ہیں، اس لیے جمع کرنے، لوڈنگ/ان لوڈنگ اور نقل وحمل کے دوران ان کے ٹکڑے قدرتی طور پر ٹوٹ کر الگ ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا، مقررہ مدت کے اندر بڑی مقدار میں مواد اکٹھا کرنے کے لیے ضرورت کے مطابق مشینی آلات کا استعمال کیا گیا۔ میونسپل کارپوریشن کی وارڈ وائز (وارڈ کے لحاظ سے تشکیل شدہ) ٹیموں نے پانی میں ڈبوئی گئی مورتیوں اور ان کے باقیات کو جمع کیا۔ جمع شدہ مواد کی نقل وحمل کے لیے صاف ستھری اور ڈھکی ہوئی گاڑیوں کا استعمال کیا گیا۔ ہر گاڑی کا وزن 'وے برج' (وزن کرنے والے کانٹے) پر کیا گیا اور وزن کا اندراج کیا گیا۔ مزید برآں، ہر وارڈ کی جانب سے جمع کیے گئے مواد کے حوالے سے ریکارڈ، تصاویر، ویڈیوز اور روزانہ کی پیش رفت کی رپورٹس کو محفوظ کیا گیا ہے۔ اس سے جمع کرنے کے عمل سے لے کر عارضی اسٹوریج مراکز تک پورے عمل کی نگرانی کو یقینی بنایا گیا۔ 'نرمالیہ' (پوجا کا بچا ہوا مواد) اور وسرجن کے بعد مورتیوں کے مواد کی سب سے زیادہ مقدار 26 ستمبر 2026 کو منتقل کی گئی، جو انت چترد شی' کا دن تھا۔ اس دن، گاڑیوں کے 131 چکروں کے ذریعے 92,510 میٹرک ٹن 'نرمالیہ' اور دیگر مواد اکٹھا کیا گیا۔ زون کے لحاظ سے جمع شدہ مواد کی تفصیلات میں 'کے/ ویسٹ وارڈ' (K/West Ward) سے 314.82 میٹرک ٹن، 'ایس وارڈ' (S Ward) سے 253.58 میٹرک ٹن اور 'ڈی وارڈ' (D Ward) سے 249.43 میٹرک ٹن مواد شامل ہے۔ وسرجن کے بعد جمع کیے گئے مورتیوں سے متعلق مواد کو یکجا کر کے 'ملنڈ' (Mulund) میں واقع مخصوص عارضی اسٹوریج مرکز تک منتقل کر دیا گیا ہے۔

دھاراوی بازآبادکاری میں رکاوٹ ڈالنے والوں پر شکنجہ، جان بوجھ کر تاخیر کی تو ٹرانزٹ کرایہ بھی کم ہوگا

غیر تعاون کرنے والے مکینوں کے لیے ٹرانزٹ کرایہ کم کرنے کا فیصلہ، رضا کارانہ طور پر جھونپڑیاں خالی کرنے والے ہزاروں خاندانوں کو تمام مراعات بدستور ملتی رہیں گی۔

ممبئی کے دھاراوی بازآبادکاری منصوبے کے تحت جان بوجھ کر جھونپڑیاں خالی کرنے میں تاخیر کرنے والے غیر تعاون کرنے والے مکینوں کو اب کم ٹرانزٹ کرایہ دیا جائے گا۔ تاہم، جو ہزاروں مکین منصوبے میں تعاون کررہے ہیں اور رضا کارانہ طور پر اپنی جھونپڑیاں خالی کررہے ہیں، انہیں تمام طے شدہ مراعات مکمل طور پر ملتی رہیں گی۔ یہ فیصلہ منصوبے کے دوران سامنے آنے والے حالیہ واقعات کے بعد کیا گیا ہے۔ 16 جھونپڑیوں کو خالی کرنے کے نوٹس جاری کیے گئے تھے۔ ڈی آر پی نے خاندانوں سے بات چیت کرکے انہیں رضا کارانہ طور پر جگہ خالی کرنے کے لیے آمادہ کیا، جس کے بعد 12 خاندان خود وہاں سے منتقل ہوگئے۔ تاہم، چار خاندانوں نے جگہ خالی نہیں کی، جس کے بعد انہیں ہٹانے کے لیے ڈی آر پی کو پولیس کی مدد لینا پڑی۔ اس کے بعد ڈی آر پی نے مزید 85 جھونپڑیوں کی نشاندہی کی۔ ان خاندانوں سے بھی بات چیت کی گئی اور اس بار تمام 85 خاندان بغیر کسی طاقت کے استعمال کے رضا کارانہ طور پر وہاں سے منتقل ہوگئے۔ اسی بنیاد پر اے این ڈی پی ایل کا کہنا ہے کہ پورے منصوبے میں صرف چند ہی مکین ایسے ہیں جو جان بوجھ کر عمل میں تاخیر کررہے ہیں۔ اے این ڈی پی ایل کے ایک ترجمان نے کہا کہ خاندانوں کو سمجھا کر رضا کارانہ طور پر جگہ خالی کرانا ہی ان کا طریقۂ کار رہے گا۔ تاہم، جب تک کسی جگہ کو مکمل طور پر خالی نہیں کیا جاتا، وہاں

بازآبادکاری کی تعمیر شروع نہیں کی جاسکتی۔ ترجمان کے مطابق، جان بوجھ کر جگہ خالی کرنے میں تاخیر کی وجہ سے ہزاروں دیگر خاندانوں کو اپنے بازآبادکاری گھروں کے لیے زیادہ عرصے تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ مزدوری اور تعمیراتی آلات کی لاگت بھی مسلسل بڑھتی رہتی ہے۔ دھاراوی بازآبادکاری منصوبے کا مقصد مقررہ قواعد کے تحت یہاں رہنے والے لوگوں اور کاروباروں کو رہائشی، تجارتی اور صنعتی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ منصوبے میں اہل مکینوں کی بازآبادکاری کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ منصوبے کے تحت پہلی مرتبہ یکم جنوری 2000 یا اس سے پہلے سے موجود مکانات والے اہل گراؤنڈ فلور مکینوں کو دھاراوی میں ہی 350 مربع فٹ کا مکان مفت دیا جائے گا۔ وہیں، 2000 سے 2011

سنکیانگ میں ایغوروں کے خلاف چینی پالیسی نے نئی شکل اختیار کی: رپورٹ

چین نئی حکمت عملیوں کے ذریعے ایغور نسل کشی پر پردہ ڈال رہا ہے: دولکون عیسیٰ

جنیوا: جنیوا میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے 63ویں اجلاس کے موقع پر، ایغور سینٹر فار ڈیموکریسی کے صدر دولکون عیسیٰ نے ایغوروں کے حوالے سے چین کی پالیسیوں پر تشویش کا اظہار کیا۔ جنیوا میں خطاب کرتے ہوئے عیسیٰ نے کہا کہ ایغوروں کے بارے میں چین کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے، لیکن بڑھتے ہوئے بین الاقوامی دباؤ کے پیش نظر حکومت نے اپنے ہتھکنڈے ضرور تبدیل کیے ہیں۔ انہوں نے بڑھتے ہوئے بین الاقوامی دباؤ کی طرف اشارہ کیا، جس میں ایغوروں سے متعلق اقوام متحدہ کی رپورٹ، ایغور ٹریبونل کا فیصلہ اور موزمبیق کی پارلیمنٹ کی جانب سے ایغور نسل کشی کے مبینہ معاملے پر قرارداد کو تسلیم کرنا شامل ہے۔ انہوں نے کہا، ایغوروں پر اقوام متحدہ کی رپورٹ، ایغور ٹریبونل کے فیصلے اور موزمبیق کی پارلیمنٹ کی جانب سے ایغور نسل کشی پر قرارداد کو تسلیم کرنے کی وجہ سے بین الاقوامی دباؤ بڑھ رہا ہے۔ بین الاقوامی میڈیا کی بڑی تعداد نے بھی اس معاملے کی کوریج کی ہے۔ عیسیٰ نے کہا، "لہٰذا، چین حقیقت کو چھپانے کا سلسلہ جاری نہیں رکھ سکتا۔ چینی حکومت اب اپنی حکمت عملی اور طریقہ کار میں معمولی تبدیلی لا کر اس عمل کو چھپانے اور اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہی ہے جسے میں جاری ایغور نسل کشی قرار دیتا ہوں۔ 2017 سے عائد پابندیوں کا ذکر کرتے ہوئے عیسیٰ نے کہا کہ ایغوروں اور بیرونی دنیا کے درمیان رابطوں کو شدید محدود کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا، 201 سے چین نے تمام مواصلاتی رابطے منقطع کر دیے ہیں۔ اس نے ارمچی اور دیگر ممالک کے درمیان تمام بین الاقوامی پروازیں منسوخ کر دیں، انٹرنیٹ رابطے ختم کر دیے اور ایغوروں کے پاسپورٹ ضبط کر لیے۔ کوئی بھی شخص سفر نہیں کر سکتا تھا۔ عیسیٰ نے کہا کہ بعد ازاں چینی حکومت نے زائرین کو اس خطے کا دورہ کرنے کی اجازت دے کر اپنا انداز عمل تبدیل کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے غیر ملکی صحافیوں، سفارت کاروں اور ماہرین کے لیے ایسے دوروں کا اہتمام بھی کیا جنہیں وہ تشہیری دورے قرار دیتے ہیں۔ عیسیٰ نے کہا، چینی حکومت نے پروپیگنڈا دوروں کا اہتمام کیا اور صحافیوں، سفارت کاروں اور نام نہاد ماہرین کو مدعو کیا۔ انہوں نے بزنس کلاس پروازوں، فائیو اسٹار ہوٹلوں اور دیگر تمام اخراجات خود برداشت کیے اور ہر چیز کا انتظام انتہائی احتیاط کے ساتھ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے دوروں کا مقصد یہ تاثر پیدا کرنا تھا کہ خطے میں حالات بتدریج معمول پر آ رہے ہیں۔ دریں اثنا بیجنگ کی سنکیانگ میں ایغور مسلمانوں سے متعلق پالیسی مبینہ طور پر بڑے پیمانے پر حراستی مراکز کے دور سے آگے بڑھ کر زیادہ منظم نگرانی، انتظامی کنٹرول اور سماجی دباؤ کی نئی شکل اختیار کر رہی ہے۔ ایک حالیہ تجزیے کے مطابق چین نے گزشتہ برسوں کے دوران سنکیانگ میں اپنی حکمت عملی تبدیل کی ہے۔ اب بڑے حراستی مراکز کے بجائے نگرانی، جبری مشقت کے الزامات، مقامی انتظامیہ کے ذریعے سخت کنٹرول اور ایغور ثقافتی و مذہبی شناخت پر پابندیوں جیسے طریقوں پر زیادہ انحصار کیا جا رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر کی 2022 کی تحقیقات میں بھی کہا گیا تھا کہ سنکیانگ میں ایغور اور دیگر مسلم اقلیتوں کی بڑے پیمانے پر من مانی اور امتیازی حراست سمیت سنگین انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں ہوئی ہیں، جن میں سے بعض ممکنہ طور پر انسانیت کے خلاف جرائم کے زمرے میں آ سکتی ہیں۔ تجزیے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ چین کی پالیسی اب صرف سنکیانگ تک محدود نہیں رہی بلکہ بیرون ملک مقیم ایغور برادریوں پر بھی دباؤ اور نگرانی کے الزامات سامنے آئے ہیں۔ پاکستان اور افغانستان میں ایغوروں سے متعلق ایک تحقیق میں حراست، حوالگی اور دیگر اقدامات کے متعدد واقعات دستاویزی شکل میں پیش کیے گئے ہیں۔ چینی حکومت طویل عرصے سے ایسے الزامات مسترد کرتی آئی ہے اور اپنی سنکیانگ پالیسیوں کو دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف اقدامات، معاشی ترقی اور سماجی استحکام کے لیے ضروری قرار دیتی ہے۔ تاہم انسانی حقوق کے مبصرین کا کہنا ہے کہ ایغوروں کے خلاف دباؤ ختم ہونے کے بجائے زیادہ منظم اور کم نمایاں شکل اختیار کر رہا ہے، جس کے باعث سنکیانگ میں انسانی حقوق کی صورتحال پر عالمی تشویش بدستور برقرار ہے۔

افغانستان میں پاکستان کی فوجی حکمت عملی

کھلی جنگ' کے طویل بحران میں بدلنے کا خدشہ

اسلام آباد/کابل: پاکستان کی جانب سے افغانستان کے اندر مسلسل فوجی کارروائیوں کے باوجود سرحد پار عسکریت پسندی پر قابو پانے میں کوئی فیصلہ کن کامیابی سامنے نہیں آئی، جبکہ دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی ایک طویل اور غیر یقینی تنازع میں تبدیل ہونے کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ پاکستان کا مؤقف ہے کہ تحریک طالبان پاکستان اور دیگر مسلح گروہ افغان سرزمین کو پاکستان کے خلاف حملوں کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ افغان طالبان حکومت ان الزامات کو مسترد کرتی رہی ہے اور پاکستانی فضائی حملوں کو اپنی خودمختاری کی خلاف ورزی قرار دیتی ہے۔ حالیہ پاکستانی فضائی حملوں میں افغانستان کے پکتیکا اور کنڑ صوبوں کو نشانہ بنایا گیا۔ پاکستان نے ان کارروائیوں میں کم از کم 28 عسکریت پسندوں کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا، جبکہ افغان حکام اور اقوام متحدہ نے تین شہریوں، جن میں ایک خاتون اور ایک بچی شامل تھیں، کی ہلاکت کی تصدیق کی۔ فروری سے پاکستان افغانستان کے اندر فضائی حملوں اور سرحد پار کارروائیوں میں نمایاں اضافہ کر چکا ہے، لیکن اس کے باوجود پاکستان کے اندر عسکریت پسندوں کے حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق صرف فوجی طاقت کے ذریعے افغان طالبان کو اسلام آباد کے مطالبات تسلیم کرنے پر مجبور کرنا مشکل دکھائی دیتا ہے۔ طالبان کے لیے ٹی ٹی پی کے خلاف وسیع کارروائی داخلی سیاسی اور سکیورٹی خطرات بھی پیدا کر سکتی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان ماضی میں مذاکرات اور عارضی جنگ بندی کی کوششیں ہو چکی ہیں، جبکہ قطر، ترکی، سعودی عرب اور چین سمیت مختلف ممالک کشیدگی کم کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ تاہم بنیادی اختلافات برقرار ہیں۔ مسلسل فضائی حملوں، سرحدی جھڑپوں اور عسکریت پسندوں کی کارروائیوں کے باعث خدشہ بڑھ رہا ہے کہ پاکستان کی موجودہ حکمت عملی فوری نتائج دینے کے بجائے ایک ایسی طویل جنگ کو جنم دے سکتی ہے جس کا واضح اختتام فی الحال نظر نہیں آتا۔ افغانستان میں پاکستان کی فوجی حکمت عملی تاریخی تزویراتی مقاصد اور موجودہ سرحدی و سکیورٹی چیلنجز کا ایک پیچیدہ امتزاج ہے۔ حالیہ برسوں میں، بالخصوص 2021 میں کابل پر افغان طالبان کے کنٹرول اور تحریک طالبان پاکستان (TTP) کے حملوں میں اضافے کے بعد، اس حکمت عملی میں نمایاں تبدیلیاں آئی ہیں۔ حالیہ عرصے میں پاکستان نے اپنی دفاعی حکمت عملی کو مزید سخت اور جارحانہ بنا دیا ہے۔ پاکستان کا مؤقف ہے کہ ٹی ٹی پی اور دیگر مسلح گروہ افغان سرزمین کو پاکستان کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ اس کے سدباب کے لیے پاک فوج نے افغانستان کے اندر (جیسے پکتیکا، کنڑ اور دیگر سرحدی صوبوں میں) ٹی ٹی پی کے ٹھکانوں پر ٹارگٹڈ فضائی اور ڈرون حملے کیے ہیں۔ سرحد پر قائم عبوری طالبان حکومت ان کارروائیوں کو اپنی خودمختاری کی خلاف ورزی قرار دیتی ہے، جس کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان فوجی کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے۔

پاکستان میں آن لائن فراڈ کے خلاف بڑا کریک ڈاؤن

چینی شہریوں سمیت ۲۱۲ افراد گرفتار

اسلام آباد: پاکستانی حکام نے مبینہ بین الاقوامی آن لائن فراڈ نیٹ ورک کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے اسلام آباد میں تین غیر قانونی کال سینٹرز پر چھاپے مار کر چینی شہریوں سمیت 212 افراد کو گرفتار کر لیا۔ نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی نے اسلام آباد کے E-11 اور G-10 سیکٹرز میں بیک وقت کارروائیاں کیں۔ حکام کے مطابق ان مراکز سے پاکستان اور بیرون ملک لوگوں کو مختلف آن لائن طریقوں سے مبینہ طور پر دھوکا دیا جا رہا تھا۔ تحقیقات کے مطابق ملزمان مبینہ طور پر گوگل کے نمائندے بن کر لوگوں سے رابطہ کرتے، جعلی آن لائن ٹاسک کے ذریعے رقم حاصل کرتے اور رومانس یا ڈیٹنگ اسکیموں سمیت مختلف طریقے استعمال کرتے تھے۔ کارروائی کے دوران 306 موبائل فون، 383 کمپیوٹر اور سی پی یوز جبکہ 299 مانیٹر اور لیپ ٹاپ بھی قبضے میں لیے گئے۔ گرفتار افراد میں پاکستانی اور چینی مرد و خواتین شامل ہیں، تاہم گرفتار چینی شہریوں کی درست تعداد ظاہر نہیں کی گئی۔ تفتیش کاروں نے اس نیٹ ورک کے بھارت اور برازیل میں موجود گروہوں سے ممکنہ روابط کی بھی نشاندہی کی ہے۔ بڑی تعداد میں گرفتار افراد کے باعث کال سینٹرز کے احاطے کو عارضی سب جیل قرار دیا گیا ہے، جبکہ مالی روابط اور ملزمان کے انفرادی کردار کی مزید تحقیقات جاری ہیں۔

پاکستان سے بے دخلی، افغان شہری کاروبار اور اثاثے پیچھے چھوڑنے پر مجبور

کابل: پاکستان سے بے دخل کیے جانے والے متعدد افغان شہریوں کا کہنا ہے کہ انہیں اپنا سامان، کاروبار اور دیگر اثاثے سمیٹنے کا مناسب موقع دیے بغیر افغانستان واپس بھیج دیا گیا، جس کے باعث ان کی برسوں کی جمع پونجی پاکستان میں رہ گئی۔ 36 سالہ ثناء اللہ، جو پاکستان میں پیدا ہوئے اور تقریباً چار دہائیوں تک وہیں مقیم رہے، نے بتایا کہ پاکستانی حکام نے انہیں بچوں سمیت حراست میں لیا اور تین سے چار روز بعد افغانستان بھیج دیا۔ ان کے مطابق ان کی گاڑی، کاروبار اور دیگر سامان پاکستان میں ہی رہ گیا۔ دیگر واپس آنے والے افغان شہریوں نے بھی ایسے ہی حالات بیان کیے۔ جمعہ گل نامی شخص کے مطابق ان کا ٹریکٹر، مویشی اور گھریلو سامان پیچھے رہ گیا، جبکہ گل آغا نے کہا کہ ان کا سرمایہ اور مالی لین دین اب بھی پاکستان میں پھنسا ہوا ہے۔ واپس آنے والے افراد کا کہنا ہے کہ افغانستان پہنچنے کے بعد رہائش اور روزگار ان کے لیے سب سے بڑے مسائل بن گئے ہیں۔ بعض نے طالبان حکام سے روزگار، مکانات اور سفری دستاویزات فراہم کرنے کا مطالبہ کیا تاکہ وہ پاکستان واپس جا کر اپنے مالی معاملات نمٹا سکیں۔ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے مہاجرین کے حوالے سے پیش کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق رواں سال کے آغاز سے اب تک سات لاکھ سے زیادہ افغان پاکستان سے واپس افغانستان پہنچ چکے ہیں۔ امدادی اداروں نے خبردار کیا ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں واپس آنے والے افراد کی آبادکاری ایسے وقت میں بڑا چیلنج ہے جب افغانستان پہلے ہی روزگار، رہائش اور بنیادی سہولتوں کی قلت کا سامنا کر رہا ہے۔

بنگلہ دیش میں مہنگائی کا بحران، صرف مانیٹری پالیسی سے حل ممکن نہیں

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں مسلسل بلند مہنگائی اب محض شرح سود یا مانیٹری پالیسی کا مسئلہ نہیں رہی بلکہ مارکیٹ، مالیاتی پالیسی، توانائی، سپلائی چین اور سرمایہ کاری سے جڑی ساختی کمزوریوں کی عکاسی کر رہی ہے۔ ایشین ڈیولپمنٹ بینک کی ستمبر 2026 کی پیش گوئی کے مطابق بنگلہ دیش میں اوسط سالانہ مہنگائی مالی سال 2025-26 میں 8.7 فیصد جبکہ 2026-27 میں 9 فیصد تک پہنچ سکتی ہے۔ خوراک کی قیمتوں، نکے کی قدر میں کمی اور درآمدی ایندھن کی بڑھتی لاگت کے ساتھ کمزور مسابقت، سپلائی چین کی رکاوٹیں، ناقص ٹرانسپورٹ و اسٹوریج نظام اور بعض شعبوں میں مارکیٹ کا ارتکاز مہنگائی کو مسلسل بلند رکھنے میں کردار ادا کر رہے ہیں۔ مالی سال 2026-27 کے بجٹ میں خسارہ 2.26 لاکھ کروڑ ٹکہ رہنے کا تخمینہ ہے، جس میں 1.25 لاکھ کروڑ ٹکہ ملکی ذرائع سے حاصل کرنے کا منصوبہ شامل ہے۔ حکومتی اخراجات میں اضافے اور کمزور ریونیو وصولی کے باعث قرضوں پر انحصار مزید بڑھنے کا خدشہ ہے۔ حالیہ دنوں میں ڈیزل، پٹرول، آکٹین اور مٹی کے تیل کی قیمتوں میں فی لیٹر 20 ٹکہ اضافہ بھی مہنگائی کے نئے دباؤ کا باعث بن رہا ہے۔ ایندھن مہنگا ہونے سے ٹرانسپورٹ، آبپاشی، صنعت اور اشیائے خورونوش کی پیداواری لاگت براہ راست متاثر ہوتی ہے۔ دوسری جانب نجی سرمایہ کاری بھی کمزور ہے۔ کاروباری ادارے پالیسی میں غیر یقینی صورتحال، توانائی کی قلت، ضابطہ جاتی مشکلات اور ادارہ جاتی کمزوریوں کو سرمایہ کاری کی راہ میں بڑی رکاوٹیں قرار دے رہے ہیں۔ اقتصادی ماہرین کے مطابق صرف شرح سود میں تبدیلی سے مہنگائی پر قابو پانا مشکل ہوگا۔ اس کے لیے مالیاتی نظم و ضبط، بہتر مسابقت، توانائی کے شعبے میں اصلاحات، مضبوط سپلائی چین اور سرمایہ کاری کے لیے زیادہ مستحکم ماحول ضروری ہے۔ بصورت دیگر بلند مہنگائی بنگلہ دیشی معیشت کا عارضی مسئلہ رہنے کے بجائے مستقل خصوصیت بن سکتی ہے۔

چین نے متنازعہ جنوبی بحیرہ چین کے ساحل کے قریب بحری اور فضائی مشقیں کیں

چینی فوج نے متنازعہ جنوبی بحیرہ چین میں تازہ مشقیں کی ہیں کیونکہ فلپائن کے ساتھ خود مختاری اور سمندری رسائی پر کشیدگی جاری ہے

منیلا: چینی فوج نے متنازعہ جنوبی بحیرہ چین میں تازہ مشقیں کی ہیں کیونکہ فلپائن کے ساتھ خود مختاری اور سمندری رسائی پر کشیدگی جاری ہے۔ چینی فوج نے کہا کہ اس نے اتوار کے روز بحیرہ جنوبی چین میں متنازعہ سکاربورو شوال کے ارد گرد مشترکہ بحری اور فضائی مشقیں کیں، جس سے خطے کے سب سے زیادہ متنازعہ سمندری فلیش پوائنٹس میں سے ایک میں بیجنگ کی فوجی موجودگی میں شدت آئی۔ چین کی سدرن تھیٹر کمانڈ نے کہا کہ مشقوں میں بحری جہاز، جنگی طیارے اور شوال کے قریب معمول کی جنگی تیاری کے گشت شامل تھے، جسے بیجنگ ہوانگیان ڈاؤ کہتا ہے۔ فوج نے کہا کہ ان مشقوں کا مقصد علاقے میں چین کی خودمختاری اور سمندری حقوق کا تحفظ کرنا تھا۔ چین نے 2012 میں فلپائنی بحری جہازوں کے ساتھ تعطل کے بعد شوال پر موثر کنٹرول حاصل کر لیا تھا اور اس کے بعد سے وہاں مسلسل کوسٹ گارڈ اور میری ٹائم ملیشیا کی موجودگی برقرار ہے۔ تازہ ترین مشقیں بیجنگ اور منیلا کے درمیان جنوبی بحیرہ چین میں متنازعہ علاقائی دعووں کے حوالے سے نئے سرے سے رگڑ کے درمیان ہوئی ہیں۔ فلپائنی حکام نے بارہا چینی ساحلی محافظ جہازوں پر ماہی گیری کے جہازوں کو روکنے، فلپائن کی کشتی کشتیوں کے خلاف پانی کی توپوں کا استعمال کرنے اور متنازعہ چٹانوں اور شوالوں کے قریب خطرناک مشقیں کرنے کا الزام لگایا ہے۔ بحیرہ جنوبی چین ایک اہم جیو پولیٹیکل ہاٹ سپاٹ بن گیا ہے کیونکہ اس میں عالمی سمندری تجارت کا ایک تہائی حصہ ہوتا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس میں ماہی گیری کے اہم میدان اور تیل اور قدرتی گیس کے غیر استعمال شدہ ذخائر ہیں۔ چین اپنی نام نہاد "نائن ڈیش لائن" کے ذریعے زیادہ تر آبی گزرگاہوں پر خودمختاری کا دعویٰ کرتا ہے، جس کا فلپائن، ویتنام، ملائیشیا، برونائی اور تائیوان نے بھی مقابلہ کیا۔ 2016 میں دی ہیگ میں ثالثی کی مستقل عدالت کے ایک تاریخی فیصلے نے چین کے وسیع سمندری دعووں کو مسترد کر دیا، یہ نتیجہ اخذ کیا کہ سمندر کے قانون سے متعلق اقوام متحدہ کے کنونشن کے تحت ان کی کوئی قانونی بنیاد نہیں ہے۔ بیجنگ نے اس فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اور متنازع علاقوں میں فوجی گشت اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی جاری رکھے ہوئے ہے۔ فلپائن نے چین کی بڑھتی ہوئی فوجی سرگرمیوں کے جواب میں امریکہ، جاپان اور آسٹریلیا کے ساتھ دفاعی تعاون کو مضبوط کیا ہے۔ امریکی حکام نے بارہا کہا ہے کہ منیلا کے ساتھ واشنگٹن کا باہمی دفاعی معاہدہ جنوبی بحیرہ چین میں تعینات فلپائنی افواج پر ہونے والے مسلح حملوں پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ چین کی عوامی لبریشن آرمی (PLA) کی سدرن تھیٹر کمانڈ نے ستمبر 2026 میں جنوبی بحیرہ چین کے متنازع جزیرے ہوانگ ین (اسکاربورو شول) کے ارد گرد سمندری اور فضائی حدود میں مشترکہ فوجی مشقوں کا انعقاد کیا ہے۔ چینی فوج اور چائنا کوسٹ گارڈ نے مشترکہ طور پر ان کارروائیوں میں حصہ لیا۔

بنگلہ دیش میں بم بنانے کا سامان اور ۹ ہزار کاغذی ماسک برآمد، ایک شخص گرفتار

ڈھاکہ: بنگلہ دیش پولیس نے جنوبی کیرانی گنج میں ایک کارروائی کے دوران مبینہ طور پر دیسی بم بنانے میں استعمال ہونے والا سامان اور 9 ہزار کاغذی ماسک برآمد کرتے ہوئے ایک شخص کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار شخص کی شناخت 30 سالہ زاہد حسن ایمن کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق 19 ستمبر کو جاترا باڑی پولیس اسٹیشن کے سامنے دیسی بم پھٹنے کے واقعے کی تحقیقات کے دوران اس کے مبینہ کردار سے متعلق معلومات سامنے آئیں، جس کے بعد اسے باغ پور علاقے سے گرفتار کیا گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ گرفتاری کے بعد حاصل ہونے والی معلومات کی بنیاد پر 5.1 کلو کاسٹک سوڈا، 6.1 کلو سلفر، پانچ کلو ماربل، دو کلو فونو کیلی کیلیں، سرخ اور سیاہ سیلوفین ٹیپ سمیت مختلف اشیا برآمد کی گئیں۔ یہ سامان مبینہ طور پر دیسی بموں کی تیاری میں استعمال کیا جانا تھا۔ کارروائی کے دوران تین ڈبوں میں رکھے 9 ہزار کاغذی ماسک، ماسک پہننے کے لیے استعمال ہونے والے الاسٹک کے 30 پیکٹ اور مواد پینے کے لیے مبینہ طور پر استعمال ہونے والا بلینڈر بھی برآمد کیا گیا۔ پولیس نے واقعے اور گرفتار شخص کے مبینہ کردار کی مزید تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

بنگلہ دیش میں عوامی لیگ کے خلاف کریک ڈاؤن کا دائرہ وسیع

ڈھاکہ میں درجنوں افراد حراست میں لئے گئے

ڈھاکہ: بنگلہ دیشی پولیس نے ہفتے کے روز درجنوں ایسے افراد کو حراست میں لیا جن پر معزول وزیر اعظم شیخ حسینہ کی جماعت عوامی لیگ کے کارکن ہونے کا شبہ تھا۔ یہ کارروائی وزیر داخلہ صلاح الدین احمد کے اس بیان کے چند گھنٹے بعد کی گئی جس میں انہوں نے کہا تھا کہ فاشزم کے حامیوں کو گرفتار کرنے والے پولیس اہلکاروں کو انعام دیا جائے گا۔ یہ گرفتاریاں اگست 2024 میں حسینہ کی اقتدار سے بے دخلی کے بعد سے اس جماعت (جس پر اب پابندی عائد ہو چکی ہے) کے رہنماؤں اور حامیوں کے خلاف جاری وسیع مہم کا حصہ ہیں۔ بڑی کارروائی ڈھاکہ میں کی گئی، جہاں پولیس نے عوامی لیگ کی اتحادی بائیں بازو کی جماعت جاتیہ سماج تانترک دل کے دفتر پر چھاپہ مارا اور وہاں اجلاس میں شریک 50 سے زائد افراد کو حراست میں لے لیا۔ پولیس نے یہ بھی بتایا کہ دھنمنڈی سے عوامی لیگ کے چار مشتبہ کارکنوں کو اس وقت حراست میں لیا گیا جب پارٹی حامیوں کے ایک گروپ نے اچانک سڑک پر مارچ کیا اور دیسی ساختہ بم پھوڑے۔ دارالحکومت میں پولیس ویک 2026 کے سلسلے میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے احمد نے کہا، جو لوگ فاشزم کے حامیوں اور عوامی لیگ کے عناصر کو قانون کی گرفت میں لائیں گے، انہیں انعام دیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ اب تک سیٹیں چھپے ہوئے تھے اور پولیس کو ہدایت کی کہ وہ انہیں شناخت کرنے اور تلاش کرنے کے لیے اپنے انٹیلی جنس نظام کا استعمال کرے۔ بڑے پیمانے پر شائع ہونے والے روزنامہ اتفاق اور دیگر کئی اخبارات نے رپورٹ کیا کہ احمد کے بیان کے فوراً بعد، فساد مخالف ساز و سامان سے لیس پولیس نے وسطی ڈھاکہ کے علاقے گلستان میں واقع جاسود کے دفتر پر چھاپہ مارا، جہاں کئی سو افراد جمع تھے۔ پولیس کا کہنا تھا کہ حراست میں لیے گئے افراد اجلاس کے دوران جوئے بنگلہ کے نعرے لگا رہے تھے، جو تاریخی طور پر عوامی لیگ سے منسوب نعرہ ہے۔ بنگلہ دیش میں عبوری حکومت کی جانب سے کالعدم اور ممنوعہ جماعت عوامی لیگ کے خلاف کریک ڈاؤن کا دائرہ مسلسل وسیع کیا جا رہا ہے، جس کے تحت پارٹی کی قیادت اور حامیوں کے خلاف قانونی و انتظامی سطح پر سخت اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد کی حکومت کے خاتمے کے بعد قائم ہونے والی عبوری حکومت اور دیگر سیاسی جماعتیں ملک میں عوامی لیگ کے اثر و رسوخ کو ختم کرنے کے لیے عدالتی اور سیاسی محاذ پر مسلسل دباؤ بڑھا رہی ہیں۔

ایچ آر سی پی کی جانب سے پی ٹی آئی کارکنوں کی حراست پر تشویش کا اظہار

ایچ آر سی پینے حکام سے پُرامن اجتماع کے حق کی حفاظت کرنے کا مطالبہ بھی کیا

اسلام آباد: ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان (ایچ آر سی پی) نے پارٹی کے منصوبہ بند احتجاجی مارچ سے قبل پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے کارکنوں، قانون سازوں اور رہنماؤں کی مبینہ گرفتاریوں اور احتیاطی حراست پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، ایچ آر سی پینے کہا، کمیشن پارٹی کے منصوبہ بند احتجاجی مارچ سے قبل پی ٹی آئی کے کارکنوں، قانون سازوں اور رہنماؤں کی بڑھتی ہوئی گرفتاریوں اور احتیاطی حراست پر افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ انسانی حقوق کے ادارے نے کہا کہ رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ پی ٹی آئی کے متعدد کارکنوں کو حراست میں لیا گیا ہے، جن میں خواتین بھی شامل ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ کچھ خاندانوں نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کے ٹھکانے سے لاعلم ہیں۔ ایچ آر سی پینے حکام سے پُرامن اجتماع کے حق کی حفاظت کرنے کا مطالبہ بھی کیا اور اس پر اعتراضات اٹھائے جسے اس نے پہلے سے بڑے پیمانے پر حراست اور نقل و حرکت کی آزادی پر پابندیوں کے طور پر بیان کیا۔ کمیشن نے کہا، یہ ریاست پر فرض ہے کہ وہ تمام شہریوں کے پرامن اسمبلی کے حق کو برقرار رکھے۔ اس نے دفعہ 144 کے نفاذ سمیت بار بار کی پابندیوں پر مزید تنقید کی اور حکومت پر زور دیا کہ وہ اپوزیشن کے ساتھ بات چیت کے ذریعے سیاسی تناؤ کو کم کرے۔ ایچ آر سی پی نے ان لوگوں کی فوری رہائی کا بھی مطالبہ کیا جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اسے من مانی طور پر حراست میں لیا گیا ہے۔ پاکستان کے اخبار ڈان کی شائع کردہ ایک رپورٹ کے مطابق، گزشتہ چند دنوں کے دوران راولپنڈی میں کم از کم 41 پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے کارکنوں اور کارکنوں کو پولیس نے گرفتار کیا ہے۔ پی ٹی آئی راولپنڈی کے ضلعی صدر امیر افضل کا حوالہ دیتے ہوئے، ڈان نے اطلاع دی کہ گرفتار کارکنوں کو بھکھر منتقل کر دیا گیا ہے۔ افضل نے کہا کہ گرفتاریاں پارٹی کو 27 ستمبر کو اسلام آباد میں منصوبہ بند احتجاج کے لیے حامیوں کو متحرک کرنے سے نہیں روکیں گی۔ انہوں نے کہا کہ پی ٹی آئی کی قیادت نے راولپنڈی چیپٹر کو احتجاج سے قبل اسلام آباد پہنچنے کی ہدایت کی ہے، انتظامات کو پہلے ہی حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ افضل نے مزید کہا کہ کارکنان پشاور سے اسلام آباد پہنچنے کے بعد ریلی میں شامل ہوں گے، انہوں نے مزید کہا کہ ان کی شرکت کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔

اہم معدنیات پر چین کی گرفت، دنیا متبادل سپلائی چین بنانے کی کوشش میں

چین کی معاشی پالیسی میں بڑی تبدیلی۔ عالمی معیشت کے لیے نئے خطرات کا خدشہ

بیجنگ: دنیا بھر میں اہم خام معدنیات اور نایاب زمینی عناصر کی سپلائی پر چین کی غیر معمولی گرفت امریکہ اور یورپ سمیت بڑی معیشتوں کے لیے بڑھتی ہوئی تشویش بن رہی ہے۔ چین اس وقت دنیا کے تقریباً 60 فیصد نایاب زمینی عناصر کی کان کنی کرتا ہے، جبکہ ان معدنیات کی ریفائننگ کی تقریباً 90 فیصد صلاحیت اس کے پاس ہے۔ جدید الیکٹرانکس، الیکٹرک گاڑیوں، توانائی کے نظام اور دفاعی ساز و سامان میں استعمال ہونے والے جدید میکینٹس کی عالمی پیداوار میں بھی چین کا حصہ تقریباً 94 فیصد ہے۔ یہ معاملہ حالیہ امریکہ چین مذاکرات میں بھی نمایاں رہا، کیونکہ بیجنگ کی جانب سے اہم معدنیات پر برآمدی پابندیوں نے عالمی صنعتوں کو چین پر انحصار کے خطرات کا دوبارہ احساس دلایا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس انحصار کو کم کرنے کے لیے امریکہ اور یورپ کو نئی کانوں کی ترقی کے ساتھ ریفائننگ، پروسیسنگ، ری سائیکلنگ اور میگنٹ مینوفیکچرنگ کی مکمل متبادل سپلائی چین تیار کرنا ہوگی۔ اس کے لیے اتحادی ممالک کے درمیان سرمایہ کاری اور طویل مدتی شراکت داری بھی ضروری ہوگی۔ تاہم چین کی کئی دہائیوں میں قائم ہونے والی برتری کو فوری طور پر ختم کرنا آسان نہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ متبادل نظام بنانے میں کئی سال لگ سکتے ہیں اور اس دوران نایاب زمینی عناصر عالمی تجارت، جدید ٹیکنالوجی اور جغرافیائی سیاست میں ایک اہم اسٹریٹجک مسئلہ بنے رہیں گے۔ دریں اثناء چین کی معیشت ایک اہم ساختی تبدیلی سے گزر رہی ہے، جہاں روایتی طور پر پراپرٹی اور بنیادی ڈھانچے پر انحصار کم کرتے ہوئے صنعتی پیداوار، جدید ٹیکنالوجی اور برآمدات کو ترقی کا بڑا ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔ تاہم ماہرین کے مطابق یہ تبدیلی عالمی معیشت کے لیے نئے خطرات بھی پیدا کر سکتی ہے۔ چین پہلے ہی دنیا کی صنعتی پیداوار کا تقریباً ایک تہائی حصہ تیار کرتا ہے۔ پراپرٹی سیکٹر میں طویل بحران اور اندرونی طلب کی کمزوری کے درمیان بیجنگ نے مینوفیکچرنگ، الیکٹرک گاڑیوں، بیٹریوں، سولر ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت اور دیگر جدید صنعتوں میں سرمایہ کاری بڑھائی ہے۔ اس حکمت عملی کے نتیجے میں چین کی برآمدی صلاحیت مزید بڑھ رہی ہے اور اس کا تجارتی سرپلس تقریباً 2.1 ٹریلین ڈالر کی سطح کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اقتصادی ماہرین کو خدشہ ہے کہ اگر چین کی اندرونی کھپت کمزور رہی اور اضافی صنعتی پیداوار عالمی منڈیوں میں منتقل ہوتی رہی تو دوسرے ممالک کے مقامی مینوفیکچررز پر دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ اس سے تجارتی تنازعات، محصولات اور تحفظ پسند پالیسیوں میں اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ چین کی معاشی حکمت عملی میں یہ تبدیلی ایسے وقت سامنے آ رہی ہے جب امریکہ اور چین کے درمیان تجارت، ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت پر مسابقت پہلے ہی عالمی اقتصادی نظام کو متاثر کر رہی ہے۔ دونوں ممالک حالیہ مذاکرات میں تجارتی کشیدگی کو قابو میں رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن اہم اختلافات بدستور موجود ہیں۔ چین کے لیے اصل چیلنج یہ ہے کہ وہ صرف پیداوار اور برآمدات پر انحصار کرنے کے بجائے گھریلو کھپت کو بھی مضبوط کرے۔ اگر یہ توازن قائم نہ ہوا تو چین کا نیا معاشی ماڈل اسے صنعتی برتری تو دے سکتا ہے، لیکن ساتھ ہی عالمی تجارت اور مالیاتی نظام میں عدم توازن اور کشیدگی کو مزید بڑھا سکتا ہے۔

بلوچستان میں جھڑپوں میں ۹ فوجی اہلکار ہلاک، متعدد زخمی

بلوچستان لبریشن فرنٹ کے ترجمان میجر گہرام بلوچ نے میڈیا کو جاری بیان میں کہا ہے کہ تنظیم کی نوتشکیل شدہ یونٹ "کریمہ آر

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ مآخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ اسلامی نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

ممبئی ابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۲۸ ستمبر ۲۰۲۶

الیکشن کمیشن کی تشکیل ہی غیر منصفانہ

ہندوستان جیسے وسیع و عریض جمہوری ملک میں الیکشن کمیشن کا وجود انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ الیکشن کمیشن کے ہاتھ ہی میں ملک کی جمہوریت اور اس کے تحفظ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ سارے ملک میں تمام ریاستوں کے اسمبلی انتخابات اور پارلیمانی انتخابات آزادانہ اور منصفانہ طور پر منعقد کرنے کی ذمہ داری الیکشن کمیشن کی ہوتی ہے۔ ملک میں الیکشن کمیشن کی تشکیل کا جو عمل تھا اور اس کیلئے جو کمیٹی تھی وہ انتہائی ذمہ دارانہ اور منصفانہ نوعیت کی ہوا کرتی تھی۔ اس میں وزیر اعظم، چیف جسٹس آف انڈیا اور قائد اپوزیشن کو شامل کیا جاتا تھا تاکہ چیف الیکشن کمشنر کے تقرر کا عمل کسی ایک فریق کے حق میں نہ ہو جائے اور کسی ایک فریق کو کمیشن میں غلبہ حاصل نہ ہو جائے۔ برسر اقتدار جماعت اور اپوزیشن سے ایک ایک ذمہ دار رکن کے علاوہ ملک کے چیف جسٹس کو شامل کیا جاتا تھا اور یہ انتہائی مناسب روایت ہوا کرتی تھی۔ تاہم مودی حکومت نے 2023 میں قانون تبدیل کر دیا اور اس میں چیف جسٹس کی بجائے ایک مرکزی وزیر کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہیں سے کمیشن میں بگاڑ کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ مرکزی وزیر کا جہاں تک سوال ہے تو اس کا انتخاب خود وزیر اعظم عمل میں لاتے ہیں اور اگر وزیر اعظم ہی کسی کو چیف الیکشن کمشنر مقرر کرنا چاہیں تو پھر وہ مرکزی وزیر بھی ان کا حامی ہی ہو گا اور ان کے فیصلے سے اختلاف کی جراءت نہیں کرے گا کیونکہ اسے اپنی مرکزی وزارت بچانے کی فکر لاحق ہو گی۔ ایسے میں اس کمیٹی میں قائد اپوزیشن کی موجودگی بالکل بے معنی اور بے اثر ہو کر رہ گئی ہے اور اس کا اظہار ایک سے زائد مرتبہ قائد اپوزیشن راہول گاندھی نے بھی کیا ہے۔ انہوں نے کئی مواقع پر اپنی ناراضگی کا برسر عام اظہار بھی کیا ہے اور اپنی رائے کا سوشیل میڈیا پر بھی اظہار کرنے سے قطعی گریز نہیں کیا ہے۔ اسی بات کو سپریم کورٹ کے جج جسٹس دیپانکر دتا نے بھی گذشتہ دن اپنی رولنگ میں واضح کیا ہے اور کہا کہ الیکشن کمیشن کو صرف غیر جانبدار ہونا ہی بلکہ غیر جانبدار دکھائی بھی دینا ضروری ہوتا ہے۔ جسٹس دیپانکر دتا نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ چیف الیکشن کمشنر کا تقرر آج کے وقت میں ایسا ہو گیا ہے کہ کوئی بیٹنگ کرنے والی ٹیم ہی امپائر کا انتخاب عمل میں لائے۔ اس طرح سے اگر امپائر غیر جانبدار ہو بھی تو جانبداری کے شبہات موجود رہتے ہیں۔ یہی حال الیکشن کمیشن کا بھی ہے۔ حکومت بھلے ہی اپنے فیصلے کا کوئی جواز پیش کرتی رہے اور اسے درست قرار دینے کیلئے گودی میڈیا کے اچھل کود کرنے والے تلوے چاٹو اینکرس کو بھی ایکٹیو موڈ پر سرگرم کر دے تاہم عدلیہ کی رائے سب سے افضل ہوتی ہے اور سپریم کورٹ کے جج نے بھی یہ رائے ظاہر کر دی ہے کہ الیکشن کمیشن کی تشکیل کا عمل مشکوک ضرور دکھائی دیتا ہے۔ راہول گاندھی بھی اس پر بار ہا اظہار خیال کرتے رہے ہیں اور اپنی ناراضگی ظاہر کرتے رہے ہیں۔ ایک دن قبل الیکشن کمیشن میں جاری من مانی اور یکطرفہ فیصلوں کے خلاف اندرونی خلفشار کا جو میڈیا انکشاف ہوا ہے اس نے بھی اسی پہلو کو اجاگر کر دیا ہے کیونکہ چیف الیکشن کمشنر کو یہ یقین ہے کہ حکومت ان کے ساتھ ہے اور وہ حکومت کے ساتھ مل کر کچھ بھی کر سکتے ہیں اور انہیں کوئی جوابدہ نہیں بنا سکتا۔ تاہم یہ ان کی خام خیالی ہی کہی جا سکتی ہے کیونکہ اس ملک میں سب سے جوابدہی طلب کی جا سکتی ہے اور چیف الیکشن کمشنر ہوں یا ملک کی حکومت ہو سب کو عوام کے شکوک و شبہات کا جواب دینا پڑے گا اور یہ واضح کرنا پڑے گا کہ انہوں نے دیرینہ طریقہ کار کو تبدیل کیوں کیا۔ ہندوستان کی جمہوریت ساری دنیا میں منفرد سمجھی جاتی تھی۔ گذشتہ ایک دہے سے زائد کے عرصہ میں اس جمہوری عمل کو ہر طریقہ سے داغدار کر دیا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن میں ایک فرد کے اور من مانی فیصلے کئے گئے۔ دو ساتھی الیکشن کمشنران کی رائے کو خاطر میں لائے بغیر ہدایات جاری کی گئیں اور اب عدلیہ نے کمیشن کی تشکیل کے طریقہ کار پر ہی سوال اٹھائے ہیں۔ ان سارے سوالات کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور حکومت کو اور خود الیکشن کمیشن کو ان سوالات کے جواب دینے اور عوامی اعتماد کو بحال کرنے کی ضرورت ہے۔

جب وزیر اعلیٰ کو دن دہاڑے یرغمال بنا لیا گیا

یہ حیرت انگیز واقعہ 18 اپریل 1847 کو، واجد علی شاہ کے تخت نشین ہونے کے محض دوسرے ماہ پیش آیا۔ اس سازش کے پس پردہ وزیرِ اعلیٰ کے عہدے پر نظریں جمائے بیٹھے ان کے حریف نواب علی نقی خان تھے۔ علی نقی خان، واجد علی شاہ کے سسر تھے اور ہر ممکن طریقے سے امین الدین کو نیچا دکھا کر خود وزیرِ اعلیٰ بننا چاہتے تھے۔ ایک وقت ایسا آیا جب یہ سیاسی عداوت سازش میں بدل گئی۔ علی نقی خان نے اس مقصد کے لیے اُس زمانے کے بدنام زور آور فضل علی کی مدد حاصل کی اور اس کے عوض اسے بھاری رقم دینے کا وعدہ کیا۔ طے پایا کہ فضل علی موقع ملتے ہی امین الدین کو یرغمال بنا لے گا۔ اس کے بعد جب علی نقی خان وزیرِ اعلیٰ بن جائیں گے تو فضل علی کی بھی خوب پذیرائی ہو گی۔

کرشن پرتاپ سنگھ

1847 میں اودھ کے وزیرِ اعلیٰ امین الدین کو لکھنؤ میں فضل علی اور اس کے ساتھیوں نے یرغمال بنا کر 50 ہزار روپے تاوان وصول کیا۔ اس سازش کے پس پردہ علی نقی خان تھے، جو بعد میں وزیرِ اعلیٰ بن گئے۔ اقتدار کی کشمکش میں خطرناک مجرموں اور بااثر مسلح افراد کے استعمال کے بہت سے واقعات تاریخ میں ملتے ہیں، لیکن اودھ کے آخری نواب واجد علی شاہ کے عہد کا یہ واقعہ اس لحاظ سے غیر معمولی ہے کہ چار بااثر مسلح افراد نے دارالحکومت لکھنؤ میں دن دہاڑے نواب کے وزیرِ اعلیٰ امین الدین کو ہی یرغمال بنا لیا اور ان کی رہائی کے بدلے 50 ہزار روپے تاوان بھی وصول کر لیا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس وقت وزیرِ اعلیٰ فوری طور پر ان کا کچھ بگاڑ بھی نہیں سکے۔ یہ حیرت انگیز واقعہ 18 اپریل 1847 کو، واجد علی شاہ کے تخت نشین ہونے کے محض دوسرے ماہ پیش آیا۔ اس سازش کے پس پردہ وزیرِ اعلیٰ کے عہدے پر نظریں جمائے بیٹھے ان کے حریف نواب علی نقی خان تھے۔ علی نقی خان، واجد علی شاہ کے سسر تھے اور ہر ممکن طریقے سے امین الدین کو نیچا دکھا کر خود وزیرِ اعلیٰ بننا چاہتے تھے۔ ایک وقت ایسا آیا جب یہ سیاسی عداوت سازش میں بدل گئی۔ علی نقی خان نے اس مقصد کے لیے اُس زمانے کے بدنام زور آور فضل علی کی مدد حاصل کی اور اس کے عوض اسے بھاری رقم دینے کا وعدہ کیا۔ طے پایا کہ فضل علی موقع ملتے ہی امین الدین کو یرغمال بنا لے گا۔ اس کے بعد جب علی نقی خان وزیرِ اعلیٰ بن جائیں گے تو فضل علی کی بھی خوب پذیرائی ہو گی۔

علی نقی خان مغل بادشاہ شاہ عالم ثانی کے پڑپوتے تھے، جس کی وجہ سے اودھ کے دربار میں ان کا خاصا اثر و رسوخ تھا۔ ان کی بیٹی اختر محل، واجد علی شاہ کی اہلیہ تھیں، جبکہ ان کی بھتیجی بیگم عالم آرا عرف خاص محل، واجد علی شاہ کی پہلی بیوی تھیں۔ علی نقی خان کی سیاسی اہمیت بہت بلند تھیں۔ انہیں پورا کرنے کے لیے جب انہوں نے خفیہ طور پر امین الدین کو راستے سے ہٹانے کی ذمہ داری فضل علی کو سونپی تو اس نے دیر نہیں لگائی۔ 8 اپریل 1847 کو امین الدین اپنے دو معاونین اور ایک خادم کے ساتھ لکھنؤ کے گولہ گنج میں واقع ملکۂ زمانی کے امام باڑے کے قریب سے گزر رہے تھے کہ فضل علی نے اپنے تین قابلِ اعتماد اور خطرناک ساتھیوں، تفضل حسین، حیدر خان اور علی احمد کے ساتھ ان کی بگھی روک لی۔ چاروں نے امین الدین، ان کے معاونین اور خادم کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ خبر پھیلتے ہی واجد علی شاہ کی پوری حکومت میں کھلبلی مچ گئی۔ معاملہ اس لیے بھی سنگین تھا کہ اس وقت تک انگریز اودھ کی حکومت کا بیشتر اختیار اپنے ہاتھ میں لے چکے تھے اور نواب کی خودمختاری بڑی حد تک محدود ہو چکی تھی۔ تاریخ نویسوں کے مطابق امین الدین ابھی یہ سمجھ بھی نہیں پائے تھے کہ فضل علی اور اس کے ساتھیوں نے انہیں اس طرح بدمعاشی کے ساتھ یرغمال بنانے کی جرأت کیوں کی، کہ ان چاروں نے ان کے خادم کو بری طرح زخمی کر دیا۔ خادم نے بھی اپنی طرف سے حیدر خان پر تلوار کا زوردار وار کیا، لیکن وہ حیدر خان کو تفضل کے ساتھ بگھی میں داخل ہونے اور امین الدین کو بے بس کرنے سے نہ روک سکا۔

امین الدین نے حیدر خان کا تلوار والا دایاں ہاتھ پکڑ کر اسے بائیں جانب دھکیلنے کی کوشش کی، لیکن گھبراہٹ میں اپنا توازن کھو بیٹھے اور اسی پر جا گرے۔ حیدر کی مدد کے لیے تفضل آگے بڑھا تو امین الدین نے اسے بھی بائیں ہاتھ سے پکڑ لیا۔ اسی دوران تیسرے حملہ آور نے ان کے اسی ہاتھ پر تلوار سے وار کر دیا۔ جب وہ سنبھلے تو دیکھا کہ ان کے دونوں معاونین بھی زخمی ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک مدد کے لیے چیخ رہا تھا، ''بچاؤ، بچاؤ! غنڈے وزیرِ اعلیٰ کو مار رہے ہیں۔'' اسی دوران فضل علی اور اس کے ساتھیوں نے امین الدین کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور وہاں جمع لوگوں کو دھمکانے لگے کہ اگر کسی نے مداخلت کی تو اسے بھی نہیں بخشا جائے گا۔ بآگے کا واقعہ منشی نول کشور نے اپنی مشہور کتاب 'نادر العصر' میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ خبر ملتے ہی انگریز ریزیڈنٹ رچمنڈ اپنے معاون لیفٹیننٹ برڈ کے ساتھ چند ہی منٹ میں جائے وقوعہ پر پہنچ گیا۔ وہاں پہنچنے سے پہلے ہی اس نے چھاؤنی کو حکم دے دیا تھا کہ دو توپوں کے ساتھ ایک فوجی دستہ اپنے تمام ساز و سامان سمیت فوری طور پر موقع پر پہنچے۔ لیکن فضل علی نے ریزیڈنٹ سے بھی دیر تک اکڑ کر بات کی۔ اس کے ایک ساتھی نے یہاں تک کہہ دیا، ''ارے ریزیڈنٹ صاحب! اس راج میں اندھیر نگری مچی ہوئی ہے۔ دربار میں ناچنے والیوں، گویوں اور خواجہ سراؤں کے آگے اچھے لوگوں کی کوئی قدر نہیں۔ اس 'مدار المہام' یعنی وزیرِ اعلیٰ نے تو ہماری ملازمت تک چھین لی ہے۔''

ریزیڈنٹ نے فضل علی کو سمجھانے اور معاملہ ختم کرنے کی بہت کوشش کی، لیکن فضل علی نے دوٹوک انداز میں کہہ دیا کہ وہ امین الدین کو اسی وقت رہا کریں گے جب انہیں 50 ہزار روپے تاوان دیا جائے گا اور بغیر کسی نقصان کے ایسٹ انڈیا کمپنی کے زیرِ انتظام کانپور کے علاقے میں جانے کی اجازت دی جائے گی۔ ریزیڈنٹ ایک حد سے آگے ان کے مطالبات کے سامنے جھکنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ اسی دوران امین الدین کے پریشان حال اہلِ خانہ ان کی جان بچانے کے لیے ہاتھیوں پر 50 ہزار روپے کے سکے لاد کر تاوان ادا کرنے وہاں پہنچ گئے۔ اس کے بعد ریزیڈنٹ نے انگریز فوج کی مدد سے ہاتھیوں اور رقم سمیت فضل علی اور اس کے ساتھیوں کو ریزیڈنسی پہنچایا اور پورے واقعے کی اطلاع نواب واجد علی شاہ کو دی۔ نواب نے

چاروں کی گرفتاری کے لیے سپاہی بھیجے، لیکن ریزیڈنٹ نے اپنے وعدے کا حوالہ دیتے ہوئے انہیں گرفتار کرنے سے روک دیا۔ اس تمام واقعے سے شدید پریشان امین الدین نے بھی نواب کو خط لکھ کر درخواست کی کہ فضل علی اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ کوئی بدسلوکی نہ کی جائے۔ اس وقت تک تو ان کے ساتھ وعدے کے مطابق برتاؤ کیا گیا، لیکن بعد میں چاروں کے خلاف مقدمہ چلا۔ عدالت نے تفضل حسین، حیدر خان اور فضل علی کو عمر قید کی سزا سنائی، جبکہ علی احمد کو اچھے چال چلن کی شرط پر رہا کر دیا گیا۔ جہاں تک اس سازش کے اصل محرک علی نقی خان کا تعلق ہے، وہ اس لحاظ سے اپنے مقصد میں کامیاب رہا کہ فضل علی نے اس کا نام ظاہر نہیں کیا۔ کچھ ہی عرصے بعد واجد علی شاہ نے امین الدین کو حکومت کی ساکھ خراب کرنے، محصولات کی وصولی میں کوتاہی، انتظامی امور میں سستی اور تقرریوں میں رشوت خوری سمیت متعدد الزامات کے تحت وزیرِ اعلیٰ کے عہدے سے برطرف کر دیا اور ان کی جگہ علی نقی خان کو مقرر کر دیا۔

تاریخ نویسوں کے مطابق امین الدین نے واجد علی شاہ کے اقتدار سنبھالتے ہی اپنے استعفے کی پیش کش کی تھی، لیکن اس وقت اسے قبول نہیں کیا گیا تھا۔ وزیرِ اعلیٰ کے عہدے پر رہتے ہوئے انہوں نے لکھنؤ کا مشہور امین آباد بازار آباد کرایا تھا۔ بعد میں ان کے نام سے معروف امین الدین لائبریری بھی قائم ہوئی۔ اس سب کے باوجود جب حکومت کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کے الزام میں انہیں عہدے سے برطرف کیا گیا تو وہ بہت دل برداشتہ ہوئے۔ انہیں اس بات نے مزید پریشان کیا کہ علی نقی خان ان کے جانشین بن گئے تھے۔ دوسری جانب فضل علی کو عمر قید کی سزا کے بعد جیل بھیج دیا گیا، لیکن چند ہی دنوں بعد اس نے ایک اور سازش کے ذریعے جیل سے فرار ہونے میں کامیابی حاصل کر لی۔ بعض تاریخ نویسوں کے مطابق اس فرار میں علی نقی خان نے بھی خفیہ طور پر اس کی مدد کی تھی۔ جیل سے فرار کے بعد فضل علی بہرائچ ضلع کے نانپارہ پہنچا، جہاں اسے راجا منور علی خان کی سرپرستی حاصل ہو گئی۔ 1850 میں راجا کا انتقال ہوا تو فضل علی نے ان کی بیگمات کے درمیان اقتدار کی کشمکش میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ چھوٹی بیگم نے اقتدار پر قبضے کی کوشش شروع کی اور واجد علی شاہ کی والدہ 'ملکۂ کشور' کی حمایت حاصل کر لی۔ اس سے ناراض بڑی بیگم نے فضل علی کو اپنی فوج کا کمانڈر مقرر کر دیا۔ اودھ کی نوابی فوج نے اسے بے دخل کرنے کے لیے بسوان کے تعلقہ دار نواب علی کی فوج کے ساتھ مل کر حملہ کیا، لیکن فضل علی نے سخت مزاحمت کرتے ہوئے نوابی فوج کو بھاری نقصان پہنچایا اور اسے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ تاہم بڑی بیگم کو بعد میں اس بغاوت کی اس سے بھی بڑی قیمت چکانی پڑی۔ نوابی فوج کچھ ہی عرصے بعد بڑی تیاری اور بھاری نفری کے ساتھ واپس آئی اور بڑی بیگم کو بے دخل کر دیا۔ انہیں دربدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہونا پڑا۔ ریاستی سرپرستی ختم ہوتے ہی فضل علی کے حالات بھی بدلنے لگے۔ اس نے ڈاکے ڈالنے شروع کر دیے۔ اس کے گروہ نے کانپور میں نواب محمد تقی خان کی کوٹھی لوٹنے کے علاوہ لکھنؤ کے کروڑ پتی صراف پنالال چودھری، لالا ہرپرساد اور ملکۂ عالم کے دولت خانے بھی لوٹ لیے۔ بعد میں فضل علی گونڈا کی اترولا ریاست میں واپس آ گیا اور ترائی کے علاقے میں جروا نامی مقام پر مٹی کی ایک گڑھی بنوا کر رہنے لگا۔

1856 میں انگریزوں نے واجد علی شاہ کو اقتدار سے معزول کر کے اودھ کا انتظام براہِ راست اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ 7 فروری کو ریزیڈنٹ کرنل سلیمان نے اقتدار سنبھالا، لیکن اس کے باوجود فضل علی نے رئیسوں اور ان کی حویلیوں کو نشانہ بنانا اور انہیں خوف زدہ کر کے رقم وصول کرنا بند نہیں کیا۔ کرنل سلیمان کی ہدایت پر گونڈا کے ضلع مجسٹریٹ کرنل بویلو نے فضل علی کی گڑھی کا محاصرہ کر لیا۔ فضل علی نے پہلے تو گڑھی کے اندر سے فائرنگ کی اور کرنل بویلو کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد وہ ان کا سر کاٹ کر گھنے جنگل میں لے گیا۔ جہاں یہ خونریز مقابلہ ہوا تھا، وہاں واقع باغ کو آج بھی 'مڑکٹوا باغ' کہا جاتا ہے۔ کرنل بویلو تشکیل شدہ گونڈا ضلع کے پہلے ضلع مجسٹریٹ تھے۔ ان کا قتل ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کے لیے کھلے چیلنج کے مترادف تھا۔ انگریزوں نے اس چیلنج کو قبول کیا اور چند ہی ماہ بعد لیفٹیننٹ کلارک نے بھاری فوجی دستے کے ساتھ فضل علی کو دوبارہ گھیر لیا۔ ایک طویل مقابلے کے بعد فضل علی مارا گیا اور اس طرح ایک ایسے شخص کی خونریز داستان کا اختتام ہوا، جس نے اودھ کے دربار میں وزیرِ اعلیٰ کو دن دہاڑے یرغمال بنانے سے لے کر انگریزی اقتدار کو مسلح چیلنج دینے تک، تاریخ کے کئی حیرت انگیز ابواب رقم کیے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

مباحثہ یا تجارتی اسٹنٹ؟ پس پردہ حقائق اور علمی پسپائی

یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی اس کائنات میں کچھ لوگ ایسے مٹی کے بنے ہیں جو زندگی میں کبھی اپنی علمی غلطی تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن اصل المیہ ان کا اپنی ضد پر اڑے رہنا نہیں ہے، بلکہ مسئلہ تب سنگین رخ اختیار کرتا ہے جب کچھ لوگ خود کو صحیح ثابت کرنے اور عارضی شہرت کمانے کے لیے اپنے دین، ایمان اور یہاں تک کہ اپنے ضمیر تک کا سودا کر لیتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب مقدس مذہبی شعائر اور وجودِ باری تعالیٰ جیسے حساس ترین موضوعات کو محض دنیاوی نام ونمود کا ذریعہ بنا لیا جائے، تو عارضی واہ واہی تو مل جاتی ہے مگر حقیقی وقار اور آخرت دونوں برباد ہو جاتے ہیں۔ دی للنٹاپ پر منعقد ہونے والا مباحثہ Does God Exist (کیا خدا کا وجود ہے؟) اسی تجارتی ذہنیت اور سستی شہرت پسندی کی ایک بدترین مثال بن کر سامنے آیا ہے۔ فالوورز کا ہدف پورا اور سیزن 2 کا غائب ہونا (تجارتی مقصد کا پردہ فاش) اس پورے معاملے کا اصل مقصد کیا تھا، یہ سمجھنا بالکل آسان ہے۔ اس بحث سے پہلے مفتی شامل ندوی کو سوشل میڈیا پر ایک محدود طبقہ جانتا تھا اور ان کے فالوورز محض پونے تین لاکھ تھے۔ (276 کے) لیکن اس ڈیبیٹ کے سامنے آتے ہی ان کے فالوورز میں طوفانی اضافہ ہوا اور یہ راتوں رات بیس لاکھ (2 ملین) تک پہنچ گئے۔ اس وقت بڑے زور و شور سے یہ دعویٰ کیا جا رہا تھا کہ اس بحث کا سیزن 2 بھی لایا جائے گا جہاں ادھورے سوالات کے جواب دیے جائیں گے۔ لیکن اب سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ جب فالوورز کا ہدف پورا ہو گیا، تو وہ سیزن 2 کہاں چلا گیا؟ اب اس کا دور دور تک کوئی ذکر کیوں نہیں ہے؟ یہ خاموشی اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ان کا مقصد دین کی سربلندی یا حق کی تلاش تھا ہی نہیں؛ ان کا واحد مقصد صرف شہرت اور ویوز کمانا تھا، اور جیسے ہی یہ تجارتی ہدف پورا ہوا، سیزن 2 کی فائل ہمیشہ کے لیے بند کر دی گئی۔ پس پردہ محرکات اور ذاتی مفادات کا کھیل: اگر ہم اس پہلے سے طے شدہ (اسکرپٹڈ) شو کے دیگر محرکین پر طائرانہ نظر دوڑائی جائے تو پورا تانا بانا از خود آشکار ہو جاتا ہے۔ پروگرام کے میزبان سور بھ دویدی اپنے پیشہ ورانہ سفر (کیریئر) میں ایک بڑی جست لگانے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے، جس کے لیے انہیں کسی ہائی پروفائل نزاع کی اشد ضرورت تھی۔ چنانچہ اس مباحثے کے فوراً بعد، جنوری ۲۰۲۶ء میں، انہوں نے دی للنٹاپ سے کنارہ کشی اختیار کی اور اڈی انڈین ایکسپریس کے ہندی ڈیجیٹل اقدام کے سربراہ مقرر ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی، انہوں نے ریڈ چیلیز کمپنی کی نیٹ فلکس فلم کرتو یہ میں سیف علی خان کے سامنے ولن کا رول کر کے فلموں میں اداکاری کا آغاز بھی کر دیا۔ دوسری طرف جاوید اختر تھا، جو پہلے ہی سے خدا کو نہ ماننے (الحاد) کی باتیں پھیلانے کے لیے جانا جاتا ہے۔ وہ بس ان دونوں کو میڈیا میں مشہور کرنے اور عارضی کامیابی دلانے کا ایک ذریعہ بنا۔ علم کی کمی، کمزور مثالیں اور بحث کا غلط رخ: اگر اس پروگرام کے علمی معیار کو دیکھا جائے تو ایک عام مسلمان کو مایوسی کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ الحاد (خدا کو نہ ماننے) کی طرف سے اٹھائے گئے سنجیدہ سوالوں کا کوئی ٹھوس اور تسلی بخش جواب نہیں دیا جا سکا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ علم کی کمی اور بحث کا غلط رخ تھا۔ مثال کے طور پر، جب فلسطین پر ہونے والے ظلم اور دنیا میں برائی کے وجود پر بات ہوئی، تو مولانا نے وہاں چاقو بنانے والے کی مثال دی کہ چاقو بنانے والے کی کوئی غلطی نہیں ہوتی اگر کوئی اس چاقو سے کسی کی جان لے لے۔ اگرچہ فلسفے کی رو سے یہ مثال انسان کے اپنے اختیار (Free Will) کو سمجھانے کے لیے دی جاتی ہے، لیکن اتنے بڑے اور بین الاقوامی اسٹیج پر یہ مثال دینا بہت ہلکا اور غیر مناسب انداز تھا۔ م

ہمارے بزرگ کہا کرتے تھے کہ کرسی آدمی کو نہیں پکڑتی، آدمی کرسی کو پکڑتا ہے۔ مگر جمہوریت نے کچھ کرسیاں ایسی بھی بنائی ہیں جو خود بیٹھنے والے کو تھام لیتی ہیں؛ اس لیے نہیں کہ اس پر بیٹھنے والا کوئی غیر معمولی شخص ہوتا ہے، بلکہ اس لیے کہ آئین سازوں نے انہیں حکومتوں کی ناراضی اور ہجوم کے غصے، دونوں سے بچا کر رکھنا چاہا تھا۔ چیف الیکشن کمشنر کی کرسی انہی میں سے ایک ہے۔ آج جب بنگلور کے فریڈم پارک سے دہلی کے جنتر منتر تک ایک ہی صدا گونج رہی ہے کہ گیانیش کمار مستعفی ہوں، تو یہ پوچھنا لازم ہے کہ یہ دستک دروازہ کھول بھی سکتی ہے یا صرف اسے ہلا کر رہ جائے گی۔ میرا جواب مختصر ہے: اتنی آسانی سے تو گیانیش جی جانے والے نہیں۔ مگر یہ کسی ایک شخص کی ہٹ دھرمی یا کسی حکومت کی سرپرستی کی سیدھی سادی کہانی نہیں۔ اس کے پیچھے آئین، قانون، ایوانوں کا حساب، نوکر شاہی کا مزاج اور استعفے کی دم توڑتی روایت، سب ایک صف میں کھڑے ہیں۔

اتنی آسانی سے تو گیانیش بابو جانے والے نہیں، استعفے کا شور

ڈاکٹر اسد اللہ خان

ہمارے بزرگ کہا کرتے تھے کہ کرسی آدمی کو نہیں پکڑتی، آدمی کرسی کو پکڑتا ہے۔ مگر جمہوریت نے کچھ کرسیاں ایسی بھی بنائی ہیں جو خود بیٹھنے والے کو تھام لیتی ہیں؛ اس لیے نہیں کہ اس پر بیٹھنے والا کوئی غیر معمولی شخص ہوتا ہے، بلکہ اس لیے کہ آئین سازوں نے انہیں حکومتوں کی ناراضی اور ہجوم کے غصے، دونوں سے بچا کر رکھنا چاہا تھا۔ چیف الیکشن کمشنر کی کرسی انہی میں سے ایک ہے۔ آج جب بنگلور کے فریڈم پارک سے دہلی کے جنتر منتر تک ایک ہی صدا گونج رہی ہے کہ گیانیش کمار مستعفی ہوں، تو یہ پوچھنا لازم ہے کہ یہ دستک دروازہ کھول بھی سکتی ہے یا صرف اسے ہلا کر رہ جائے گی۔ میرا جواب مختصر ہے: اتنی آسانی سے تو گیانیش جی جانے والے نہیں۔ مگر یہ کسی ایک شخص کی ہٹ دھرمی یا کسی حکومت کی سرپرستی کی سیدھی سادی کہانی نہیں۔ اس کے پیچھے آئین، قانون، ایوانوں کا حساب، نوکر شاہی کا مزاج اور استعفے کی دم توڑتی روایت، سب ایک صف میں کھڑے ہیں۔

تنازع پرانا ہے، مگر اس کی تازہ لہر ۲۳ ستمبر ۲۰۲۶ کو اٹھی جب انڈین ایکسپریس نے ایک تحقیقی رپورٹ میں دعویٰ کیا کہ الیکشن کمشنر سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے دس مہینوں میں کم از کم چودہ بار تحریری اعتراض درج کرایا۔ رپورٹ کے مطابق یہ اعتراضات نئے ووٹروں کے اندراج، ناموں کے اخراج اور بحالی، فارم ۶ میں تبدیلیوں اور ووٹر فہرستوں کے ڈیٹا کو مرکزی اختیار میں لینے جیسے امور پر تھے، اور شکایت یہ تھی کہ کئی فیصلے ان کے علم کے بغیر ہوئے۔؟

الیکشن کمیشن نے یہ تصویر قبول نہیں کی۔ اس کا موقف ہے کہ ایس آئی آر سمیت تمام فیصلے تینوں ارکان کی منظوری سے متفقہ طور پر ہوئے، اور تحریری آرا کسی بھی کثیر رکنی ادارے کا معمول ہیں۔ کمیشن یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ سپریم کورٹ نے ۲۷ مئی ۲۰۲۶ کے فیصلے میں ایس آئی آر کے حکم کو برقرار رکھا تھا۔؟ ۲ مگر سیاست میں تردید اکثر الزام کی گونج میں دب جاتی ہے۔ کانگریس ملک گیر احتجاج پر اتر آئی ہے اور ایک نئی سیاسی تنظیم نے دو اکتوبر سے ممبئی سے احتجاج شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔؟ ۳ سوال یہ ہے کہ کیا سڑک کی حرارت آئین کی فصیل کو پگھلا سکتی ہے؟ آئین کی دفعہ ۳۲۴ کی شق ۵ چیف الیکشن کمشنر کو وہی تحفظ دیتی ہے جو سپریم کورٹ کے جج کو حاصل ہے۔ انہیں صرف ثابت شدہ بدعملی یا نااہلی پر، ارکان پارلیمنٹ کے نوٹس، صدر نشین کی منظوری، تحقیقاتی کمیٹی اور آخر میں دونوں ایوانوں کی دو تہائی خصوصی اکثریت کے طویل راستے سے ہی ہٹایا جا سکتا ہے۔ آزاد ہندوستان میں آج تک کوئی جج اس راستے سے ہٹایا نہیں جا سکا۔؟ ۴ جو دیوار اقتدار کے حملے سے بچانے کو بنی تھی، وہی آج حزب اختلاف کے مطالبے کے آگے بھی کھڑی ہے۔ آئین کی آنکھ پر پٹی بندھی ہے؛ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ دستک کس ہاتھ نے دی۔ گیانیش کمار پہلے چیف الیکشن کمشنر ہیں جن کا انتخاب ۲۰۲۳ کے اس قانون کے تحت ہوا جس نے انتخابی کمیٹی میں چیف جسٹس کی جگہ وزیر اعظم کا نامزد کردہ ایک مرکزی وزیر رکھ دیا۔ یوں کمیٹی میں حکومت کی اکثریت پہلے دن سے طے ہو گئی۔ فروری ۲۰۲۵ میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے اختلافی نوٹ درج کرایا، مگر دو اور ایک کے حساب میں اختلافی نوٹ فائل کا حصہ تو بنتا ہے، فیصلے کا نہیں۔

جس کرسی تک پہنچنے کا راستہ حکومت کی اکثریت سے ہو کر گزرتا ہو، اس سے اترنے کا دباؤ حکومت کی طرف سے نہیں آئے گا؛ اور جو دباؤ دوسری سمت سے آئے، اسے آئین پہلے ہی بے اثر کر چکا ہے۔ اسی قانون کے تحت فرائض منصبی میں کیے گئے کاموں پر کمشنروں کے خلاف کوئی عدالت دیوانی یا فوجداری

مقدمہ بھی نہیں سن سکتی۔؟ ۵ جسے نہ برطرفی کا خدشہ ہو نہ مقدمے کا، اس کے لیے استعفیٰ ایک اخلاقی انتخاب رہ جاتا ہے، جو مطالبے سے نہیں، ضمیر سے ہوتا ہے۔ وقت کا حساب بھی یہی کہتا ہے۔ گیانیش کمار ۲۷ جنوری ۲۰۲۹ کو پینسٹھ برس کے ہو کر سبکدوش ہوں گے۔؟ ۶ ۲۰۲۹ کے لوک سبھا انتخابات کا اعلان غالباً ان کا جانشین کرے گا، مگر وہ انتخابات جن فہرستوں پر ہوں گے، وہ انہی کے دور کی ایس آئی آر سے بنی ہوں گی۔ کوئی بھی اپنی وراثت کو درمیان میں لاوارث چھوڑ کر نہیں جاتا۔ حزب اختلاف یہ راستہ آزما بھی چکی ہے۔ اس برس پہلی بار دونوں ایوانوں میں چیف الیکشن کمشنر کو ہٹانے کی تحریک کے نوٹس دیے گئے، اور ۱۶ اپریل ۲۰۲۶ کو لوک سبھا اسپیکر اوم برلا اور راجیہ سبھا چیئرمین سی پی رادھا کرشنن نے دونوں نامنظور کر دیے۔؟ ۷ جس سیڑھی کی آخری منزل دو تہائی اکثریت ہے، اس کے پہلے زینے پر پاؤں رکھنے کی اجازت بھی نہ ملی، اور آخری منزل کا عدد تو حزب اختلاف کے پاس ہے ہی نہیں۔ یہیں استعفے کا مطالبہ اپنی اصل حقیقت ظاہر کرتا ہے: یہ قانونی ہتھیار نہیں، عوامی دباؤ کی ایک ترکیب ہے، جس کی کامیابی پوری طرح اسی شخص کی مرضی پر ہے جس سے استعفیٰ مانگا جا رہا ہے۔ گیانیش کمار ۱۹۸۸ بیچ کے آئی اے ایس افسر ہیں اور وزارت داخلہ میں دفعہ ۳۷۰ جیسے فیصلوں پر عمل درآمد کرا چکے ہیں؛ ایسے ذہن کے لیے احتجاج اچنبھا نہیں، کام کا معمول ہے۔ نوکر شاہی سکھاتی ہے کہ فیصلے کی درستی کا ثبوت ضمیر کی خلش نہیں، فائل کی نوٹنگ ہے۔ ایسے ذہن کے لیے استعفیٰ اپنی ہی فائل کو غلط قرار دینا ہے۔ ماہرین نفسیات اسے وابستگی میں اضافے کا رجحان کہتے ہیں: کسی راستے میں جتنی ساکھ لگ چکی ہو، اس سے پلٹنا اتنا ہی کٹھن ہو جاتا ہے۔

ایک تضاد احتجاج کرنے والوں کی نظر سے اوجھل ہے: مطالبے کی زبان جتنی ذاتی اور تلخ ہوتی جاتی ہے، استعفیٰ اتنا ہی ناممکن ہوتا جاتا ہے۔ القاب سے پکارے جانے والے کا جانا اصولی فیصلہ نہیں، مخالف کیمپ کے آگے ہتھیار ڈالنا بن جاتا ہے۔ جسے رخصت کرنا مقصود ہو، اس کے لیے باعزت دروازہ کھلا رکھنا پڑتا ہے؛ ورنہ وہ کمرے ہی میں ڈٹا رہتا ہے۔ نومبر ۱۹۵۶ میں اریالور کے قریب ایک ہولناک ریل حادثے کے بعد وزیر ریلوے لال بہادر شاستری نے منصب چھوڑ دیا۔؟ ۸ کسی عدالت نے انہیں قصوروار نہیں ٹھہرایا تھا؛ انہوں نے بس یہ مانا کہ ادارے کی ناکامی کا اخلاقی بوجھ اس کے سربراہ پر ہے۔ پہلے استعفیٰ ضمیر کی زبان تھا، اب کمزوری کی علامت؛ پہلے منصب چھوڑنے والا باوقار کہلاتا تھا، اب ڈٹ جانے والا مضبوط۔ یہ زوال کسی ایک جماعت کی پیداوار نہیں۔ جب سماج استقامت اور ضد کا فرق بھول جائے تو کسی عہدے دار سے بہاؤ کے خلاف تیرنے کی توقع سادہ لوحی ہے۔ نوے کی دہائی میں ٹی این سیشن کے سخت گیر طرز عمل سے حکومت ناخوش ہوئی تو اس نے انہیں ہٹانے کا راستہ نہیں اپنایا، کیونکہ آئین نے وہ راستہ بند کر رکھا تھا۔ اکتوبر ۱۹۹۳ میں ایک آرڈیننس کے ذریعے کمیشن میں دو مزید کمشنر مقرر کر دیے گئے، اور ۱۹۹۵ میں سپریم کورٹ نے اس کثیر رکنی ڈھانچے کو درست قرار دیا۔؟ ۹ جس چیف کو ہٹایا نہ جا سکا، اس کا اختیار بانٹ دیا گیا۔ طنز یہ ہے کہ آج یہی فیصلہ حزب اختلاف کی دلیل ہے؛ اٹھیشک منوسنگھوی نے اسی کا حوالہ دے کر کہا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر برتر نہیں، برابر والوں میں پہلا ہے۔ حالیہ برسوں میں اشوک لواسا اختلافی رائے دینے کے بعد ۲۰۲۰ میں کمیشن چھوڑ گئے، اور مارچ ۲۰۲۴ میں ارون گوئل نے بغیر کوئی عوامی وجہ بتائے استعفیٰ دیا۔؟ ۱۰ یہاں سے جو گئے، وہ یا اختلاف کرنے والے تھے یا خاموشی سے جانے والے؛ حزب اختلاف کے دباؤ پر کسی چیف کے رخصت ہونے کی کوئی نظیر یہاں نہیں ملتی۔

کون نہیں جانتا کہ اختیار اور اعتبار دو الگ چیزیں ہیں۔ اختیار تقرری نامے سے ملتا ہے، اعتبار روز کے برتاؤ سے کمایا جاتا ہے۔ چیف قانوناً کتنا ہی محفوظ ہو، اگر اس کے دو نائب دس مہینوں میں چودہ بار لکھیں کہ فیصلے ان کے علم کے بغیر ہو رہے ہیں، تو نظم کا غذ پر قائم رہ سکتا ہے، دلوں میں نہیں۔ ہمارا پوشیدہ نصاب سے نوجوان کتاب میں غیر جانب دار کمیشن کے بارے میں پڑھتا ہے اور خبروں میں اس کے ارکان کو ایک دوسرے سے تحریری اختلاف کرتے دیکھتا ہے۔ جب کتاب اور کھڑکی کا منظر الگ ہو جائیں تو طالب علم کھڑکی پر یقین کرتا ہے۔ انتخاب قوم کا امتحان ہے اور الیکشن کمیشن اس کا ممتحن؛ ممتحن پر شک ہو جائے تو نتیجہ کتنا ہی درست ہو، ہارنے والا اسے نہیں مانتا اور جیتنے والا بھی پورے اعتماد سے سر نہیں اٹھا پاتا۔ انصاف کا تقاضا ہے کہ دوسرا رخ بھی سامنے رہے۔ کمیشن کے حامی کہتے ہیں کہ فہرستوں کی صفائی ایک دیرینہ ضرورت تھی؛ کثیر رکنی ادارے میں اختلاف رائے کمزوری نہیں، صحت کی علامت ہے؛ عدالت عظمیٰ ایس آئی آر کو برقرار رکھ چکی ہے؛ اور اب تک کے سنگین الزامات سیاسی دعوے ہیں، کسی مجاز فورم کا فیصلہ نہیں۔ یہ دلائل وزن رکھتے ہیں اور انہیں محض جانب داری کہہ کر رد نہیں کیا جا سکتا۔ اصل سوال یہ نہیں کہ کون سچا ہے، بلکہ یہ کہ جب قوم کسی آئینی ادارے کے بارے میں دو حصوں میں بٹ جائے تو اعتماد کیسے بحال ہو۔

پھر راستہ کیا ہے؟: پہلا قدم شفافیت ہے۔ اگر فیصلے واقعی متفقہ تھے تو کمشنروں کے تحریری نوٹ عام کر دینے سے کمیشن کا موقف مضبوط ہی ہوگا۔ دوسرا قدم تقرری کے طریقے پر نظر ثانی ہے۔ جب تک انتخابی کمیٹی میں ایک فریق کو مستقل اکثریت حاصل رہے گی، ہر آنے والا چیف، خواہ کتنا ہی دیانت دار ہو، شک کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ کسی غیر جانب دار رکن کی شمولیت کل کی حزب اختلاف کے لیے بھی ضمانت ہوگی، اور سیاست میں کل کی حزب اختلاف کون ہوگی، یہ کوئی نہیں جانتا۔ تیسرا قدم شہری کا اپنا ہے۔ جمہوریت کا آخری محافظ وہ ووٹر ہے جو اپنا نام فہرست میں خود تلاش کرتا ہے، غلطی پر دعویٰ اور اعتراض داخل کرتا ہے، اور محلے کے بزرگوں اور نئے ووٹروں کی مدد کرتا ہے۔ اور حزب اختلاف کے لیے عرض ہے کہ اگر ناموں کے غلط اخراج کے شواہد ہیں تو انہیں حلقہ وار، نام بہ نام، مجاز فورموں کے سامنے رکھا جائے۔ ایک قابل تصدیق شکایت ہزار القاب پر بھاری ہے، اور وہی دباؤ پائیدار ہوتا ہے جو ثبوت پر کھڑا ہو، غصے پر نہیں۔ یہ تنازع اسی طرح سلگتا رہا تو اس کا سب سے بڑا نقصان ۲۰۲۹ کے انتخابی نتیجے کو پہنچے گا۔ جمہوریت کی اصل آزمائش یہ نہیں کہ جیتنے والا جشن منائے، بلکہ یہ ہے کہ ہارنے والا نتیجہ مان لے۔ اور اگر الزامات بے بنیاد ہیں تو ان کی مسلسل تکرار بھی اسی اعتماد کو گھن کی طرح کھا رہی ہے؛ ذمہ داری دونوں کناروں پر ہے۔ سو، حساب صاف ہے۔ آئین ہٹانے نہیں دیتا، قانون مقدمہ چلنے نہیں دیتا، ایوانوں میں عدد نہیں، تقرری کرنے والوں کو شکایت نہیں، نوکر شاہی کا مزاج پسپائی نہیں سکھاتا، اور سماج کی نئی تہذیب استعفے کو شکست سمجھتی ہے۔ ان چھ دیواروں کے اندر بیٹھا کوئی بھی شخص، نام کچھ بھی ہو، اتنی آسانی سے جانے والا نہیں۔ گیانیش جی شاید جنوری ۲۰۲۹ تک اپنی کرسی پر رہیں، اور آئینی اعتبار سے اس میں کوئی قباحت بھی نہیں۔ مگر آئین کرسی کی حفاظت کرتا ہے، ساکھ کی نہیں؛ ساکھ کے لیے کوئی دفعہ نہیں لکھی گئی۔ اس لیے اصل سوال یہ نہیں کہ وہ کب جائیں گے، بلکہ یہ ہے کہ جاتے وقت اس ادارے کو کس حال میں چھوڑ کر جائیں گے۔ ووٹر فہرست بظاہر ناموں کی ایک طویل قطار ہے، مگر ہر نام کے پیچھے ایک شہری کھڑا ہے، اس کا گھر، اس کی شناخت اور یہ حق کہ ملک کی تقدیر کے فیصلے میں اس کی بھی ایک آواز ہو۔ تاریخ فہرستوں کو کم یاد رکھتی ہے؛ وہ ان ناموں کو یاد رکھتی ہے جو فہرست سے باہر رہ گئے۔

تحقیقاتی صحافت ایک صحتمند رجحان چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کا کیا

عامر علی خاں

ہمارے ملک میں اس وقت صرف راہول گاندھی کی پریس کانفرنس اور اس میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر لگائے الزامات کے چرچے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جس طرح GEN-Z کی وجہ سے حالیہ عرصہ کے دوران مودی جی امیت شاہ جوڑی کے برے دن آ پہنچے۔ اُسی طرح اب گیانیش کمار کے خراب دن آ گئے ہیں۔ دہلی میں راہول گاندھی نے ایک غیر معمولی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر کے ساتھ ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کے دست راز سمجھے جانے والے امیت شاہ پر جو سنگین الزامات عائد کئے ہیں ان الزامات سے ملک کے سیاسی میدان میں ایک نئی جنگ چھڑ گئی ہے۔ راہول گاندھی نے نہ صرف چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا بلکہ انہوں نے یہ بھی الزام عائد کیا کہ ہمارے عزت مآب وزیر اعظم نریندر مودی جی اور وزیر داخلہ امیت شاہ ملک کے انتخابی نظام کو کمزور کرنے کی سازش میں سرفہرست ہیں۔ 56 سالہ راہول گاندھی لوک سبھا میں قائد اپوزیشن ہیں چند برسوں میں اُنھوں نے اپنی یاتراؤں بھارت جوڑو یاترا، بھارت جوڑو نیائے یاترا، ووٹ ادھیکار یاترا اور چھاتروں کی گونج (طلبہ کی گونج) جیسی مہم کے ذریعہ مودی امیت شاہ جوڑی پر ہیبت طاری کردی ہے۔ انھوں نے نیٹ پیپر لیک کے خلاف طلبہ کا جس طرح ساتھ دیا اس کے نتیجہ میں ملک کے نوجوان اب ان کی کھل کر تائید اور مودی جی کی کھل کر مخالفت کررہے ہیں۔ ایک طرح سے راہول گاندھی اُن کی بہن پریںکا گاندھیلا کا روچس اور اب انڈین ایکسپریس کے صحافیوں نے اپنی تحقیقاتی رپورٹنگ کے ذریعہ عوام کو مودی حکومت کے خوف سے آزاد کروایا ہے۔ واضح رہے کہ راہول گاندھی نے ستمبر 2022ء تا جنوری 2023ء جملہ 145 دن تک بھارت جوڑو یاترا کے ذریعہ 12 ریاستوں اور دو مرکزی زیر انتظام علاقوں کا احاطہ کیا (جملہ 4080 کلومیٹر تک یہ یاترا جاری رہی) اسی طرح 14 جنوری 2024ء کو انھوں نے منی پور کے تھاوبل سے بھارت جوڑو نیائے یاترا کا آغاز کیا اور 16 مارچ 2024ء کو ممبئی میں اس کا اختتام عمل میں آیا۔ اس یاترا کے ذریعہ انھوں نے 66 دن میں 6713 کلومیٹر کا احاطہ کیا۔ اس طرح ووٹ چوری اور ای وی ایم میں ہیرا پھیری کے خلاف راہول گاندھی نے ووٹ ادھیکار یاترا کے تحت 15 دن میں 1300 کلومیٹر کا احاطہ کیا۔ اس دوران انھوں نے عوام کو اُن کے حق رائے دہی کی اہمیت اور جمہوری حق سے واقف کروایا۔ بہرحال راہول گاندھی نے اپنی تازہ ترین پریس کانفرنس میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی اور امیت شاہ کے خلاف جو سنگین الزامات عائد کئے ہیں اس پر عوام کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ راہول جی نے صرف الزامات ہی عائد نہیں کئے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ اُن کے پاس ان الزامات کو ثابت کرنے کیلئے بہت کچھ ہے۔ سب سے خطرناک بات یہ ہوئی کہ ہمارا انتخابی نظام بنیادی طور پر تباہ ہوگیا ہے اور ہمارا ووٹ ہم سے چھین لیا گیا ہے۔ راہول گاندھی نے مودی، امیت شاہ اور گیانیش کمار پر ہی الزامات عائد نہیں کئے بلکہ مشیر قومی سلامتی اجیت ڈوبھال کو بھی اس معاملہ میں گھسیٹ لیا۔ اُن کے خیال میں یہ حقیقت میں دستور ہند پر حملہ ہے۔ راہول گاندھی نے ملک میں جمہوریت کو تباہ کرنے والوں کے ناموں کا حوالہ بھی دیا جن میں وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امیت شاہ، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار، آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت، مشیر قومی سلامتی اجیت دوبھال، پی کے مشرا صنعت کار گوتم اڈانی، وزیر فینانس نرملا سیتا رامن، دھرمیندر پردھان، امیت شاہ کے بیٹے جئے شاہ، بابا رام دیو، پیوش گوئل، کنگنا رناوت، ارنب گوسوامی، رجت شرما وغیرہ شامل ہیں۔ انھوں نے گیانیش کمار سے فوری استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ دوسری طرف کانگریس جنتا پارٹی کے بانی اہمیت دیپکے نے بھی چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار سے اندرون 48 گھنٹے اپنے عہدہ سے مستعفی ہوجانے کا مطالبہ کیا ہے۔ انھوں نے مستعفی نہ ہونے پر ملک گیر احتجاجی مظاہرے شروع کرنے اور جنتر منتر 0,2 کی دھمکی بھی دے ڈالی۔ کانگریس پارلیمنٹ میں گیانیش کمار کے خلاف تحریک مواخذہ پیش کرنے کی تیاریاں کررہی ہے۔ بہرحال اب دیکھنا یہ ہوگا کہ مودی اور امیت شاہ راہول گاندھی کے سنگین الزامات اور مطالبات کا کس طرح جواب دیتے ہیں۔ وہ جواب دیں یا نہ دیں ایک بات ضرور ہے کہ مودی۔ شاہ جوڑی فی الوقت پریشان ضرور ہے اور آنے والے دنوں میں دونوں میں سے کسی ایک کو قربانی دینی ہوگی۔ ویسے بھی پچھلے 12 برسوں سے مودی جی اور امیت شاہ کے غرور و تکبر کی بہت ساری داستانیں منظر عام پر آئی ہیں۔ دونوں کے بارے میں اپوزیشن لیڈروں اور سماجی و انسانی حقوق کے جہدکاروں کا یہی کہنا ہے کہ ان لوگوں نے جیسے مرکزی اداروں کی آزادی سلب کرلی ہے۔ غرور تکبر میں مبتلا ہر حکمراں ہر سیاستداں اور ہر سیاسی جماعت کو یہ اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ کسی کا بھی اقتدار ہمیشہ رہنے والا نہیں ہے۔ آج کوئی تخت پر ہے کل تختے پر ہوگا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

نہ کر غرور اگر تو کمال رکھتا ہے
کہ ہر ہر عروج یہاں پر زوال رکھتا ہے

اُنھیں جان لینا چاہئے کہ ہر عروج کا زوال ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں پچھلے بارہ سال سے ہر روز ایک نیا مسئلہ چھیڑا جارہا ہے۔ کبھی ای وی ایم، کبھی SIR، کبھی داڑھی ٹوپی، کہیں مندر مسجد، شمشان۔ قبرستان، کبھی لباس، کبھی غذا۔ غرض ملک کے سلگتے عوامی مسائل بشمول آسماں کو چھوتی مہنگائی، بیروزگاری کی بڑھتی شرح، وباء کی طرح بڑھتی رشوت خوری، بدعنوانی اور ناانصافیوں کی برائیوں، خواتین کے جنسی استحصال کے مسلسل پیش آرہے عبرتناک واقعات، بڑھتی فرقہ پرستی، مسلمانوں، عیسائی اور دلتوں پر بڑھتے مظالم جیسی لعنتوں سے عوام کی توجہ ہٹانے کیلئے عجیب و غریب ٹانک رچے جارہے ہیں، ڈرامہ بازی ہورہی ہے۔ شائد ایوان اقتدار میں بیٹھے چند عناصر بھی اس غلط فہمی بلکہ خوش فہمی کا شکار ہیں کہ اُن کی تقدیر میں صرف عروج ہی عروج ہے۔ ایک بات ضرور ہے کہ گیانیش کمار نے جو راز صاحب کے کہنے پر چھپائے رکھے تھے اُن پر دبیز پردے ڈالدیئے تھے انڈین ایکسپریس کی رپورٹر رتیکا چوپڑہ نے ان رازوں کو فاش کرکے رکھدیا جس سے ملک کی سیاست میں ہلچل مچ گئی ہے۔ صاحب اور شاہ دونوں کافی پریشان ہیں کیونکہ حالیہ عرصہ کے دوران وہ خود محسوس کرنے لگے ہیں کہ ایک مصیبت جاتے ہی اُن پر دوسری مصیبت آٹپکتی ہے۔ انڈین ایکسپریس نے پہلی مرتبہ ایسا نہیں کیا ہے اس کی ایک طویل تاریخ ہے۔ پچھلے بارہ برسوں کے دوران دستور اور قانون کے نام پر جو کچھ غیر دستوری اور غیر قانونی ہورہا تھا اُس کو انڈین ایکسپریس نے منظر عام پر لاکر مودی۔ شاہ جوڑی پر ہیبت طاری کردی۔ ایسے میں کسی نہ کسی کو تو بلی کا بکرا بنایا جائے گا اور وہ بلی کا بکرا کون ہوگا آنے والا وقت اِس کے بارے میں بہتر بتائے گا۔ اگر ہم انڈین ایکسپریس کی بات کرتے ہیں تو اس کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ بیباک صحافت کی ایک مثال ہے اور اس میں تحقیقاتی صحافت کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ خاص طور پر سیاسی بدعنوانیوں کو بے نقاب کرنے میں اس کا جواب نہیں۔ رامناتھ گوئنکا نے 1932ء میں اسے شروع کیا اور وہ Journalism of Courage کے اپنے مقصد کو اپنا کر کرپشن کو بے نقاب کرتا رہا۔ 1975-77ء میں اُس وقت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے جب ملک میں ایمرجنسی نافذ کی اور پریس کو سنسر کرنا شروع کیا۔ انڈین ایکسپریس نے اپنے ایڈیٹوریل کالموں کی جگہ بالکل خالی رکھی تا کہ حکومت کو یہ احساس دلا سکے کہ میڈیا کی یہ مزاحمت ہے۔ بہار کے پولیس عہدیداروں نے جان بوجھ کر 30 سے زائد زیر دریافت قیدیوں کو تیزاب کے ذریعہ اندھا کردیا تھا، پولیس والوں کے اس ظلم کو منظر عام پر لانے میں تحقیقاتی صحافت کے ایک اہم صحافی ارون سنہا نے اہم کردار ادا کیا۔ آپ کو 1980ء کا بوفورس اسکینڈل بھی یاد ہوگا جس میں 1437 کروڑ روپئے کی رشوت لی گئی تھی۔ ہتھیاروں کی یہ معاملت حکومت ہند اور سویڈن کی AB Bofors کے درمیان ہوئی تھی جس کے تحت ہندوستانی فوج کیلئے howitzer guns کی سپلائی کی گئی۔ 1987ء میں سویڈش ریڈیو نے انکشاف کیا کہ بوفورس نے رشوت دی ہے۔ نتیجہ میں راجیو گاندھی حکومت زوال کا شکار ہوگئی۔ 1981ء میں صحافی اشونی سرین نے کملا نامی ایک خاتون کو 2300 روپئے میں خرید کر سامنے لایا تا کہ مختلف ریاستوں میں جسم فروشی کو بے نقاب کیا جاسکے۔ نتیجہ میں کئی اصلاحات کئے گئے۔ انڈین ایکسپریس نے حالیہ دنوں میں ICIJ انٹرنیشنل کنسورشیم آف انوسٹی گیشن جرنلسٹس کے ساتھ ملکر پنامہ پیپرس، پیراڈائیز پیپرس اور پنڈورا پیپرس کا افشاء کیا جس سے عالمی سطح پر اور ہندوستان میں بھی ہلچل مچ گئی۔ اسی طرح روزنامہ سیاست نے بھی اپنی تحقیقاتی رپورٹس کے ذریعہ مکہ مسجد بم دھماکہ، سہراب الدین انکاونٹر، راجمندرن کیس، عشرت جہاں انکاونٹر، 100 بے قصور اقلیتی نوجوانوں کی گرفتاریوں، اقلیتوں سے متعلق اہم مسائل، اوقافی جائیدادوں، ایرپورٹ یا جامعہ نظامیہ اور اُردو اکیڈیمی کی قیمتی جائیدادوں کے بارے میں تحقیقاتی رپورٹس کے ذریعہ کئی عناصر کو بے نقاب کیا۔

غزل

آکاش سے گواہی تو لانے سے میں رہی
شجرہ اٹھا کے سر پہ سجانے سے میں رہی

جیسا کسی کا ظرف تھا ویسا ہی کہہ دیا
قسموں سے آبرو تو بچانے سے میں رہی

آنکھوں سے جسکو درد یہ پڑھنا نہ آ سکا
دل چیر کے تو اسکو دکھانے سے میں رہی

سوری بھی کہہ چکی ہوں ۔ہے دل میں ملال بھی
قدموں میں آ کے سر تو جھکانے سے میں رہی

شب بھر دعائیں ورد وظیفے بھی کر چکی
تقدیر کا لکھا تو مٹانے سے میں رہی

جتنا پڑا تھا آنکھ میں صحرا کو نم دیا
دریا اٹھا کے دشت میں لانے سے میں رہی ،،

فوزیہ شیخ

بڑے کالجوں میں طلبہ کی تنہائی

ڈاکٹر اسد اللہ خان

رات خاصی ڈھل چکی ہے۔ کسی نامور انجینئرنگ کالج کے ہاسٹل میں ایک کمرے کی بتی بجھی ہوئی ہے، مگر فون کی اسکرین جل رہی ہے۔ بستر پر بیٹھا لڑکا گھر کو پیغام لکھتا ہے، مٹاتا ہے، پھر لکھتا ہے۔ آخر میں بس اتنا جاتا ہے: ’سب ٹھیک ہے، امّی۔‘ سیکڑوں کلومیٹر دور ماں یہ چند لفظ پڑھتی ہے، اطمینان کا سانس لیتی ہے اور جائے نماز تہہ کر دیتی ہے۔ بیٹا جانتا ہے کہ یہ سچ نہیں۔ ماں کا دل بھی شاید کہیں نہ کہیں جانتا ہے۔ پھر بھی دونوں اس جملے پر راضی ہو جاتے ہیں، کیونکہ دونوں ایک دوسرے کو بچانا چاہتے ہیں۔ ہماری اعلیٰ تعلیم کا ایک بڑا المیہ اسی چھوٹے سے جملے کے دونوں سروں کے بیچ کہیں رہتا ہے۔ یہ منظر مجھے ۲۵ ستمبر ۲۰۲۶ء کے ’ٹائمز آف انڈیا‘ میں پروفیسر وی رام گوپال راؤ کا مضمون پڑھتے ہوئے یاد آیا۔ آئی آئی ٹی دہلی کے سابق ڈائریکٹر اور پنس پلائی گروپ آف انسٹی ٹیوشنز کے موجودہ وائس چانسلر نے یہ مضمون آئی آئی ٹی دہلی اور آئی آئی ٹی بمبئی میں طلبہ کی حالیہ خودکشیوں کے پس منظر میں لکھا ہے۔ وہ احتیاط سے بات شروع کرتے ہیں: خودکشی ایک پیچیدہ اور گہرا ذاتی معاملہ ہے، اسے کسی ایک وجہ سے جوڑ دینا غلط ہوگا۔ لیکن جب بے چینی بار بار سر اٹھائے تو ہر واقعے کو الگ حادثہ کہہ کر آگے بڑھ جانا بھی ممکن نہیں؛ ہمیں اس ماحول کو دیکھنا ہوگا جو ہم سب نے مل کر بنایا ہے۔ ان کی تشخیص سیدھی ہے۔ آئی آئی ٹی سمیت ملک کے صفِ اوّل کے ادارے بہت تیزی سے پھیلے ہیں۔ یہ پھیلاؤ ضروری تھا اور اس نے بہت سے نوجوانوں کے لیے دروازے کھولے۔ مگر طلبہ کی تعداد جتنی جلدی بڑھ جاتی ہے، ہاسٹل، کلاس روم، لیبارٹریاں، کونسلنگ کا نظام اور اساتذہ اتنی جلدی نہیں بڑھتے۔ نتیجہ یہ کہ استاد اور شاگرد کے بیچ فاصلہ بڑھتا ہے، سہارے کے نظام کھنچ جاتے ہیں اور طالب علم رفتہ رفتہ ایک بے نام چہرہ بن جاتا ہے۔ پھر ایک سماجی تبدیلی ہے جسے ہم نے شاید ٹھیک سے سمجھا ہی نہیں۔ کبھی ہاسٹل خود ایک سہارا تھا۔ لڑکے کمرے بانٹتے، شامیں ساتھ گزارتے، اور سب کو پتا چل جاتا کہ کون ٹھیک نہیں ہے۔ آج بہت سے طلبہ اپنی نجی دنیا کو ترجیح دیتے ہیں اور ان کی سماجی زندگی فون میں سمٹ آئی ہے۔ یوں ایک طالب علم ہزاروں کے بیچ رہ کر بھی بالکل اکیلا ہو سکتا ہے، اور یہ تنہائی اندھیری نہیں، اسکرین کی چمک میں چھپی ہوئی روشن تنہائی ہے۔ اس پر نسبتی گریڈنگ، پلیسمنٹ کی دوڑ، اور یہ توقع کہ ڈگری کو ایک خاص نوکری اور خاص تنخواہ تک پہنچنا ہی ہے۔ کلاس روم بھی بدل گیا ہے۔ آج ایک ہی کلاس میں ایسے طلبہ بیٹھے ہو سکتے ہیں جن کے جے ای ای ایڈوانسڈ رینک ایک ہندسے سے پانچ ہندسوں تک پھیلے ہوں، اور زبان اور اسکول کا فرق الگ۔ استاد آہستہ چلے تو کچھ اکتا ج

گیانیش کمار کے خلاف محاذ آرائی کے درمیان

راہل گاندھی کی پوسٹ، 'تیز لہروں کے درمیان تیرنا پسند ہے'

نئی دہلی: سی ای سی گیانیش کمار کے خلاف اپوزیشن کی مہم کے درمیان راہل گاندھی نے 'تیز لہروں' میں تیرنے کو افراتفری میں بھی سکون کا ذریعہ قرار دیا۔ ان کے پوسٹ نے سیاسی بحث تیز کردی۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک ایسی پوسٹ کی ہے جس نے سیاسی حلقوں میں نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ یہ پوسٹ ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب اپوزیشن کی جانب سے چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کے خلاف کارروائی اور ان کے استعفے کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ راہل گاندھی نے اپنے پوسٹ میں لکھا، ''مجھے سمندر میں تب تیرنا پسند ہے، جب لہریں تیز ہوں۔ اس سے یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ افراتفری بھی سکون کی ایک شکل ہے۔'' ان کے اس بیان کو موجودہ سیاسی حالات کے تناظر میں دیکھا جارہا ہے، تاہم راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں کسی مخصوص واقعے یا شخصیت کا براہ راست ذکر نہیں کیا۔ سی ای سی گیانیش کمار کے خلاف اپوزیشن کی مہم اس وقت تیز ہوئی جب الیکشن کمیشن کے ارکان کے درمیان اختلافات سے متعلق میڈیا رپورٹس سامنے آئیں۔ کانگریس سمیت 'انڈیا' اتحاد میں شامل کئی جماعتوں نے گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کرتے ہوئے دہلی سمیت مختلف مقامات پر احتجاج

بھی کیا ہے۔ اسی دوران کیرالہ کانگریس نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کیرالہ کے سابق چیف سکریٹری جی جی تھامسن کے حوالے سے دعویٰ کیا کہ گیانیش کمار نے ان سے رابطہ کیا تھا اور انہیں بی جے پی کے ٹکٹ پر انتخاب لڑنے کی پیشکش کی تھی۔ پارٹی نے سوال اٹھایا کہ اگر یہ دعویٰ درست ہے تو ایک سرکاری افسر کو ایسی سیاسی پیشکش کرنے کا اختیار کس نے دیا تھا۔ راہل گاندھی نے اس معاملے پر بھی ایک پوسٹ میں گیانیش کمار پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ جب وہ آئی اے ایس افسر تھے، اس وقت انہیں بی جے پی کے لیے لوگوں کو سیاسی طور پر جوڑنے کے لیے استعمال کیا گیا اور بعد میں وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ نے انہیں 'امپائر' بنا دیا۔ اپوزیشن کا الزام ہے کہ الیکشن کمیشن حکومت کے دباؤ میں کام کررہا ہے اور اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) کے ذریعے ووٹر فہرستوں سے نام حذف کیے جا رہے ہیں۔ الیکشن کمیشن ان الزامات کے درمیان اپنی وضاحت پیش کرچکا ہے۔ کمیشن کے مطابق 24 جون 2025 کو تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے لیے ایس آئی آر کا حکم جاری کیا گیا تھا۔ کمیشن نے کہا کہ یہ فیصلہ اس کی متفقہ منظوری سے لیا گیا تھا۔ بعد میں مختلف ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں ایس آئی آر کے پروگرام بھی کمیشن کی متفقہ منظوری سے جاری کیے گئے۔ بی جے پی نے بھی اپوزیشن کے الزامات پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ اگر ایس آئی آر سے متعلق فیصلے کمیشن کی متفقہ منظوری سے لیے گئے تھے تو پھر کمشنروں کے درمیان اختلاف کی بات کیسے سامنے آئی۔ الیکشن کمیشن کے پریس نوٹ کا پانچواں نقص سامنے رکھتے ہوئے جے رام رمیش نے کہا کہ ''پریس ریلیز میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ای سی آئی اب ای سی آئی نیٹ پورٹل کا تجزیہ کرنے کے لیے آئی آئی ٹی/آئی آئی آئی ٹی کے ماہرین کو شامل کرے گا اور ان سے یہ یقینی کرنے کیلئے رپورٹ طلب کرے گا کہ پورٹل اصولوں کے مطابق کام کررہا ہے۔'' وہ کہتے ہیں کہ ''یہ اپنے آپ میں ایک بے کار سیف گارڈ ہے، کیونکہ فلکرس کی تکنیکی مضبوطی کو لے کر نہیں بلکہ اس سنٹرلائزیشن کو لے کر ہے جو زمینی سطح پر ووٹرز کے نام جوڑنے میں رخنہ ڈالتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ان فلکروں کی بھی تصدیق کرتا ہے جو رپورٹس کے مطابق دیگر دونوں الیکشن کمشنرز نے اٹھائی تھیں۔''

زمین پر قبضہ ہی فتح کا واحد ٹھوس پیمانہ ہے: آرمی چیف

سیٹھ نے وضاحت کی کہ آج اس کا حوالہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ اس تصویر نے ہمیں ایک انتہائی اہم اور فیصلہ کن لمحہ فراہم کیا

نئی دہلی: ٹیکنالوجی پر مبنی جنگ کے اس دور میں، جنرل دھیرج سیٹھ نے اس بات کی اہمیت کو اجاگر کیا کہ زمینی فوج کیوں ضروری ہے اور طویل جنگوں میں زمین پر قبضہ ہی فتح کا واحد ٹھوس پیمانہ کیوں رہتا ہے۔ اتوار کو این ڈی ٹی وی ڈیفنس سمٹ سے خطاب کرتے ہوئے، سیٹھ نے اس بات پر زور دیا کہ ٹیکنالوجی پر مبنی جنگ کے دور میں بھی زمینی فوج کے ذریعے حاصل ہونے والی ٹھوس فتح کی اہمیت برقرار رہے گی؛ کیونکہ اگرچہ ٹیکنالوجی لڑائیوں کو مختصر کرنے میں مدد دے سکتی ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ پوری جنگ کے دورانیے کو بھی کم کرے۔ انہوں نے کہا کہ آج کل سوشل میڈیا پر دنیا بھر میں جاری جنگوں کے حوالے سے معلومات اور بیانیوں کی بھرمار نظر آتی ہے، جن کا مقصد جنگ کی اصل صورتحال کو دھندلانا اور غیر یقینی صورتحال و الجھن پیدا کرنا ہوتا ہے۔ تاہم، میرا پختہ یقین ہے کہ اس تمام ہنگامے کے باوجود ایک حقیقت کبھی نہیں بدلتی: زمین (علاقہ) ہی کامیابی کا واحد ٹھوس اور کارآمد عنصر رہے گی۔ فتح کا تعین ہمیشہ علاقے کے تناظر میں کیا جاتا رہا ہے اور کیا جاتا رہے گا، اور اس علاقے پر قبضہ، اسے محفوظ بنانا اور اس کا دفاع صرف فوج ہی کرسکتی ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ یودھا ہی صلاحیتوں کی تعمیر کے عمل کا مرکزی نقطہ ہے، اور ہر صلاحیت کو اس سوال کا جواب دینا چاہیے کہ وہ اس سپاہی کی کس طرح مدد کرے گی جو میدانِ جنگ میں عملی طور پر موجود ہوتا ہے۔ آرمی چیف نے 16 دسمبر 1971 کو بنگلہ دیش میں جنگ کے اختتام پر لی گئی اس تصویر کا ذکر کیا جس میں پاکستانی فوجیوں کو ہتھیار ڈالتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ سیٹھ نے وضاحت کی کہ آج اس کا حوالہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ اس تصویر نے ہمیں ایک انتہائی اہم اور فیصلہ کن لمحہ فراہم کیا، کیونکہ یہی وہ لمحہ تھا جب جنگ کا خاتمہ ہوا۔ لیکن (عام طور پر) کوئی ایسا واضح لمحہ یا اختتامی نقطہ نہیں ہوتا جو دشمنی کے مکمل خاتمے کی نشاندہی کرسکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جنگی دورانیے (ٹائم لائنز) غیر متعین ہوتے جارہے ہیں، جن کے دوران وقفے وقفے سے شدید لڑائی کے واقعات پیش آتے ہیں۔ ٹیکنالوجی بلاشبہ لڑائیوں کو مختصر کررہی ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ پوری جنگ کے دورانیے کو بھی کم کرے۔ اس نئے دور کی جنگوں کو بہترین الفاظ میں وقفوں کے ساتھ لڑی جانے والی جنگیں قرار دیا جاسکتا ہے۔ بھارتی فوج کے سربراہ نے اس بات پر زور دیا کہ درحقیقت 'وقفہ' عسکری حکمت عملی کا حصہ بنتا جارہا ہے، اور یہ وقفہ تصادم پر غلبے کی نہیں بلکہ محض اس کی شدت اور ظاہری شکل میں تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔

بھارت نے G7 وزراء کے اجلاس میں

ترقی کے جامع راستے کیلئے سرودیہ کے اصولوں کو اجاگر کیا

نیویارک: وزارتِ خارجہ کے سیکریٹری (مغربی) (سبی جارج نے نیویارک میں منعقدہ 7 G ترقیاتی وزراء کے دوسرے اجلاس سے خطاب کے دوران بھارت کے اس جامع اور انسان دوست ترقیاتی فلسفے کی وکالت کی جو سرودیہ (سب کی فلاح) کے اصولوں پر مبنی ہے۔ اس اجلاس کے بارے میں تفصیلات فراہم کرتے ہوئے وزارتِ خارجہ نے ایکس پر بیان جاری کیا کہ سیکریٹری (مغربی) سبی جارج نے نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر G7 کی صدارت کرنے والے ملک فرانس کے زیر اہتمام منعقدہ G7 ترقیاتی وزراء کے دوسرے اجلاس میں شرکت کی۔ اپنے خطاب میں انہوں نے بھارت کے انسان دوست اور جامع ترقیاتی راستے پر زور دیا جو سرودیہ کے اصولوں سے عبارت ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بھارت کا موقف ہے کہ ترقی محض مالی وسائل کی فراہمی کا نام نہیں بلکہ یہ مقامی صلاحیتوں کی تعمیر اور لچک کو مضبوط بنانے کا عمل ہے، اور اس سلسلے میں انہوں نے بھارت کے ترقیاتی شراکت داری کے اقدامات کا حوالہ دیا۔ وزارتی اجلاس سے قبل، سیکریٹری جارج نے مشترکہ عالمی فریم ورک، جامع پیش رفت اور کثیر الجہتی اداروں میں ساختی اصلاحات کے لیے ملک کے عزم کو اجاگر کیا اور ساتھ ہی حقِ ترقی کے معاہدے کے جلد نفاذ کی حمایت کی۔ اس سفارت کار نے یہ موقف اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اس اعلیٰ سطحی اجلاس کے دوران بھارت کا قومی بیان پیش کرتے ہوئے اختیار کیا جو حقِ ترقی کے اعلامیے کے قیام کے چالیس سال مکمل ہونے کے موقع پر منعقد کیا گیا تھا۔ اس خطاب کو اجاگر کرتے ہوئے وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ

سیکریٹری (مغربی) (سبی جارج نے حقِ ترقی کے اعلامیے کی 40ویں سالگرہ کے موقع پر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں بھارت کا قومی بیان پیش کیا۔ انہوں نے جامع ترقی، بین الاقوامی تعاون اور کثیر الجہتی اصلاحات کے لیے بھارت کے عزم کا اعادہ کیا اور حقِ ترقی کے معاہدے کو جلد اپنائے جانے کی حمایت کی۔ بھارت نے نیویارک میں منعقدہ G7 وزراء کے دوسرے اجلاس میں ترقی کے ایک جامع اور انسان دوست راستے کے لیے سرودیہ (سب کی فلاح و بہبود) کے اصولوں کو نمایاں طور پر اجاگر کیا ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی (81 UNGA) کے ضمنی اجلاس کے طور پر منعقد ہونے والی اس اہم بیٹھک میں بھارتی وفد کی قیادت وزارتِ خارجہ کے سیکرٹری (مغربی امور) سبی جارج نے کی۔

حکومت نے توانائی کی سپلائی چین کو متنوع بنایا ہے: ایڈمرل کرشنا سوامی ناتھن

بھارتی بحریہ کے سربراہ ایڈمیرل کرشنا سوامی ناتھن نے کہا ہے کہ حکومت نے سپلائی کے ذرائع کو متنوع بنایا ہے

نئی دہلی: بھارتی بحریہ کے سربراہ ایڈمیرل کرشنا سوامی ناتھن نے کہا ہے کہ حکومت نے سپلائی کے ذرائع کو متنوع بنایا ہے اور بحریہ نے آبنائے ہرمز اور باب المندب دونوں مقامات پر جہاز رانی کی نقل و حمل متاثر ہونے کے واقعات سے کئی اہم اسباق سیکھے ہیں۔ اتوار کو 'این ڈی ٹی وی ڈیفنس سمٹ 2026' سے خطاب کرتے ہوئے ایڈمرل سوامی ناتھن نے کہا کہ بحریہ خود انحصاری کی سمت میں بھی کام کررہی ہے۔ سوال و جواب کے سیشن کے دوران، این ڈی ٹی وی کے سی ای او اور ایڈیٹر ان چیف راہول کنول نے ایڈمرل سوامی ناتھن سے ان دو اہم ترین سمندری گزرگاہوں کی بندش سے پیدا ہونے والے چیلنجوں اور اس سے حاصل ہونے والے اسباق کے بارے میں پوچھا۔ بحریہ کے سربراہ نے وضاحت کی، ہمارے کاموں میں سے ایک اہم کام خطرات کے ماحول کو مسلسل سمجھنا اور پہچاننا ہے۔ جیسے جیسے ٹیکنالوجیز، مخالفین اور جغرافیائی حالات تبدیل ہوتے ہیں، خطرات کا ماحول بھی بدلتا رہتا ہے... ہم جو بھی صلاحیتیں تعمیر کرتے ہیں، وہ تنہائی میں یا الگ تھلگ رہ کر نہیں بنائی جاتیں۔ یہ صلاحیتیں ان خطرات اور چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے تیار کی جاتی ہیں جن کا ہمیں مستقبل میں سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ انہوں نے کہا، توانائی کے تحفظ کے حوالے سے، حکومت نے سپلائی کے ذرائع کو متنوع بنانے میں بہت تیزی سے کام کیا ہے۔ ہندوستانی بحریہ کی بنیادی ذمہ داری یہ یقینی بنانا ہے کہ ہمارے سمندری راستے ہمیشہ محفوظ رہیں۔ جنگوں کے دوران ہمیں کئی تزویراتی، آپریشنل اور اسٹریٹجک اسباق ملے ہیں، لیکن بحریہ کے طور پر ہم نے جو سب سے بڑا سبق سیکھا ہے اور یہ بات ہمارے ہر اقدام میں نمایاں رہے گی وہ یہ ہے کہ ہمیں خود انحصار بننا ہوگا۔ ایڈمرل سوامی ناتھن نے کہا کہ یہ عمل صرف دفاعی ٹیکنالوجیز تک محدود نہیں رہے گا بلکہ ہندوستان کی افواج کی تشکیل اور انہیں برقرار رکھنے کے معاملات پر بھی لاگو ہوگا۔ انہوں نے زور دے کر کہا، لفظ آتم نربھرتا ان تمام کاموں کا احاطہ کرتا ہے جو ہم کررہے ہیں۔ یہی قوم کا مزاج ہے، یہی بحریہ کا مزاج ہے، اور میرا خیال ہے کہ آنے والے دنوں میں ہم اس سمت میں مزید بہت زیادہ پیش رفت دیکھیں گے۔ بھارتی بحریہ کے سربراہ، ایڈمرل کرشنا سوامی ناتھن نے بیان دیا ہے کہ بھارتی حکومت نے عالمی جیو پولیٹیکل چیلنجز کے پیش نظر توانائی کے سپلائی چین (رسد کے نظام) کو متنوع بنانے کے لیے تیزی سے اقدامات کیے ہیں۔ بڑھتا ہوا مقابلہ اور تنازعات: ایڈمرل سوامی ناتھن نے واضح کیا کہ بحر ہند کا خطہ اب ایک انتہائی مصروف اور مسابقتی سمندری علاقہ بن چکا ہے۔ عالمی تجارت پر اثرات: سمندری حدود میں جاری اس جیو پولیٹیکل کھینچ تان نے عالمی تجارت کو خاصا متاثر کیا ہے، بالخصوص توانائی (Energy)، کھاد، خوراک اور اہم معدنیات کی نقل و حمل اس سے براہ راست متاثر ہوئی ہیں۔

بھارت نے انسانی ہمدردی کے ناطے افغانستان کیلئے طبی سامان کی کھیپ پہنچائی

نئی دہلی/کابل: ہندوستان نے افغانستان کو جاری انسانی امداد کے ایک حصے کے طور پر اتوار کو کابل میں زندگی بچانے والی ادویات اور طبی استعمال کی اشیاء کی ایک اور کھیپ پہنچائی۔ وزارت خارجہ نے ایکس پر کہا کہ افغانستان کے لوگوں کیلئے ہندوستان کی انسانی امداد جاری ہے۔ ہندوستان سے ایک اور کھیپ کابل پہنچ گئی ہے، جس میں شہر کے سرکاری اسپتال کے لیے جان بچانے والی ادویات اور طبی استعمال کی اشیاء شامل ہیں۔ افغان عوام کے لیے ہندوستان کی انسانی امداد کے مرکز میں صحت برقرار ہے۔ یہ افغانستان کو انسانی امداد فراہم کرنے کے لیے ہندوستان کی مسلسل کوششوں کے درمیان سامنے آیا ہے، بشمول ضروری ادویات، امدادی سامان اور دیگر امداد کی فراہمی۔ 20 اگست کو، بھارت نے کابل کے ایک سرکاری ہسپتال میں ادویات اور طبی استعمال کی اشیاء کی فراہمی کی اور افغانستان کے لوگوں کے ساتھ اپنی صحت کی شراکت داری کی توثیق کی۔ وزارت خارجہ نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ ''افغانستان کی صحت کی دیکھ بھال کو بڑھانا! افغانستان کے دوست لوگوں کے ساتھ اپنی پائیدار صحت کی شراکت کی توثیق کرتے ہوئے، ہندوستان کابل کے ایک سرکاری اسپتال میں ادویات اور طبی استعمال کی اشیاء فراہم کرتا ہے۔ اس سے پہلے وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا تھا کہ ہندوستان اور افغانستان کے درمیان بہت دیرینہ تعلقات ہیں اور دونوں ممالک کے درمیان تعلقات میں گزشتہ سال کے دوران تیزی آئی ہے۔

زرعی، فارما، خدمات کے شعبوں کو فروغ دینے کے لیے

خلیجی ممالک کے ساتھ ہندوستان کا مجوزہ ایف ٹی اے

نئی دہلی: ہندوستان اور خلیج تعاون کونسل ہندوستان۔ جی سی سی آزاد تجارتی معاہدے کے ذریعہ دوطرفہ تجارت کی مکمل صلاحیت کو کھولنے کے لئے کام کر رہے ہیں، جس پر ہفتے کے آخر میں نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے موقع پر دونوں فریقوں کے درمیان تبادلہ خیال کیا گیا تھا۔ تجارتی مذاکرات ہندوستان کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور خلیجی حکام کے درمیان ہوئے جن میں سعودی وزیر مملکت برائے امور خارجہ عادل الجبیر اور جی سی سی کے سکریٹری جنرل جاسم محمد البدوی شامل تھے۔ عرب نیوز کے ایک مضمون کے مطابق، GCC-انڈیا دوطرفہ تجارت 2025-26 کے مالی سال میں 178 بلین ڈالر سے زیادہ تھی، خلیجی خطے میں بھی تقریباً 10 ملین ہندوستانی آباد ہیں۔ جی سی سی سیکرٹریٹ نے ایک بیان میں کہا، جی سی سی اور ہندوستان کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے کی بات چیت کا آغاز اقتصادی اور سرمایہ کاری کے افق کو وسیع کرنے کی جانب ایک اہم سنگ میل کی نشاندہی کرتا ہے۔ میٹنگ کے دوران، الہدوائی نے توانائی، ٹیکنالوجی، اختراعات اور ڈیجیٹل تبدیلی سمیت مختلف شعبوں میں ''تعاون کو گہرا کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ ہندوستان کے پاس پہلے سے ہی عمان اور متحدہ عرب امارات کے ساتھ ایک جامع اقتصادی شراکت داری کا معاہدہ موجود ہے۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ GCC کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدے سے دہلی کو فائدہ پہنچنے کا امکان ہے، جس سے ہندوستانی برآمدات کے لیے بہتر مارکیٹ رسائی، سپلائی چین کے ساتھ گہرا انضمام، اور ہندوستانی خدمات اور ہنرمند پیشہ ور افراد کے لیے زیادہ مواقع ہوں گے۔ جب کہ ہندوستان کی مشینری، ٹیکسٹائل، جواہرات اور زیورات کی صنعتیں روایتی طور پر ایف ٹی اے سے فائدہ اٹھاتی ہیں، دوسرے شعبوں جیسے کہ زراعت اور پراسیسڈ فوڈز، دواسازی اور طبی آلات کے ساتھ ساتھ خدمات سے توقع کی جاتی ہے کہ جب خلیجی خطے کی بات کی جائے تو زیادہ فوائد حاصل ہوں گے۔ جی سی سی ہندوستان کے سب سے بڑے تجارتی پارٹنر بلاک میں سے ایک ہے۔ انفرادی ملک کی سطح پر بھی متحدہ عرب امارات تیسرے نمبر پر ہے اور سعودی عرب ہندوستان کے عالمی تجارتی شراکت داروں میں پانچویں نمبر پر ہے۔ مضمون میں مزید کہا گیا کہ ایف ٹی اے سے اس اقتصادی تعلقات کو مزید استوار کرنے کی راہ ہموار کرنے کی امید ہے۔

سویڈش دفاعی فرم ساب عالمی سپلائی

چین کے حصے کے طور پر ہندوستانی سپلائرز کی خواہاں

نئی دہلی: سویڈش دفاعی اور ایرواسپیس کی بڑی کمپنی ساب (SAAB) ہندوستان میں کارل گستاف M4 بنانے سے آگے کی تلاش میں ہے۔ کمپنی چاہتی ہے کہ ہندوستانی سپلائرز اس کی عالمی سپلائی چین کا حصہ بنیں۔ ساب ایف ایو وی انڈیا کے چیف آپریٹنگ آفیسر تپن نے آج یہ بات کہی۔ این ڈی ٹی وی ڈیفنس سمٹ 2026 میں خطاب کرتے ہوئے بھنڈ گرنے کہا کہ ہندوستان اب اس مرحلے پر پہنچ گیا ہے جہاں وہ پیچیدہ دفاعی نظام تیار کرسکتا ہے۔ انہوں نے کہا، بھارت کے لیے اور دنیا کے لیے میک اِن انڈیا اگلا قدم ہے۔ بھنڈ گرنے کہا، ہم بھارتی وینڈرز (سپلائرز) کی بات کررہے ہیں؛ اب جبکہ ہم ان کا جائزہ لے رہے ہیں اور انہیں منظوری دے رہے ہیں، تو وہ ہماری عالمی سپلائی چینز کا حصہ بن رہے ہیں۔ ساب چاہتی ہے کہ مزید بھارتی کمپنیاں اس کے عالمی نیٹ ورک کا حصہ بنیں۔ انہوں نے کہا، ہم سپلائی چین کو اپنے عالمی سپلائی نیٹ ورکس میں شامل کرنے اور ضم کرنے پر غور کررہے ہیں۔ ساب ہریانہ کے ججھر میں کارل گستاف ایم 4 کی تیاری کا ایک نیا مرکز قائم کررہی ہے۔ یہ سویڈن سے باہر اس ہتھیار کی تیاری کا پہلا مرکز ہوگا۔ کارل گستاف سویڈن کا تیار کردہ کند دھے سے چلایا جانے والا ہتھیار ہے جسے بھارتی فوج 50 سال سے زائد عرصے سے استعمال کررہی ہے۔ بھنڈ گرنے کہا، ججھر میں جو مرکز قائم کیا جارہا ہے، اس کی توجہ کارل گستاف ایم 4 پر مرکوز ہوگی۔ یہ اس ہتھیار کا جدید ترین ماڈل ہے جو 52 سالوں سے بھارتی فوج (اور خاص طور پر بھارتی بری فوج) کے لیے ایک اہم اور بنیادی ہتھیار کی حیثیت رکھتا ہے۔ بھنڈ گرکا کہنا تھا کہ پیش رفت کا اندازہ صرف بھارت میں تیار ہونے والے پرزوں کے تناسب سے نہیں لگایا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی کمپنیوں کو صرف ساب کے فراہم کردہ ڈیزائن کے مطابق پرزے نہیں بنانے چاہئیں، بلکہ ''انہیں اپنے خیالات کا بھی اظہار کرنا چاہیے کہ پرزوں یا سسٹمز کو کس طرح مزید بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ ساب کے اعلیٰ عہدیدار نے بتایا کہ سویڈن میں سپلائرز کے ساتھ کام کرنے والے انجینئرز اور کارکن اکثر کام کرنے کے نئے طریقے تجویز کرتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ بھارتی سپلائرز بھی اسی سطح تک پہنچیں۔ بھنڈ گرنے مزید کہا، ہمیں امید ہے کہ اب جبکہ ہم بھارت میں موجود ہیں، ہمیں صارفین سے ملنے والی آراء (فیڈ بیک) پر بہت تیزی سے عمل کرنے کا موقع ملے گا، تاکہ وہ اس ہتھیار کی مکمل صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاسکیں۔

500 سے زائد مریضوں کا مفت معائنہ، ادویات بھی فراہم

آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کا 160 واں مفت یونانی طبی کیمپ، ڈاکٹر سیّد احمد خان کا خدمتِ خلق کے عزم کا اظہار

نئی دہلی (خصوصی نمائندہ): آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کی جانب سے عوام کو مفت اور معیاری طبی سہولیات فراہم کرنے کے سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے 160 واں مفت یونانی طبی کیمپ منعقد کیا گیا۔ کیمپ میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور طبی سہولیات سے استفادہ کیا۔ اس دوران 500 سے زائد مریضوں کا مفت طبی معائنہ کیا گیا اور ضرورت کے مطابق انہیں مفت یونانی ادویات بھی فراہم کی گئیں۔ اس موقع پر آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر سیّد احمد خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ معاشرے کے ہر فرد تک طبی سہولیات پہنچانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ یونانی طریقۂ علاج صدیوں سے انسانی صحت کے تحفظ اور مختلف امراض کے علاج میں اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔ ادارے کی جانب سے منعقد کیے جانے والے مفت طبی کیمپوں کا مقصد اسی مؤثر طریقۂ علاج کو ضرورت مند افراد تک پہنچانا ہے۔ ڈاکٹر سیّد احمد خان نے کہا کہ آل انڈیا یونانی طبی کانگریس صرف علاج کی سہولت فراہم کرنے تک محدود نہیں، بلکہ لوگوں میں صحت کے حوالے سے بیداری پیدا کرنا اور ضرورت مندوں کی خدمت کرنا بھی اپنی ذمہ داری سمجھتی ہے۔ مفت طبی کیمپوں کے ذریعے ایسے افراد تک طبی سہولیات پہنچانے کی کوشش کی جارہی ہے جو مہنگے علاج کے اخراجات برداشت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا کہ 160 مفت یونانی طبی کیمپوں کا انعقاد اس بات کا مظہر ہے کہ یونانی طب سے وابستہ معالجین اور ادارے کے کارکنان خدمت کے جذبے کے ساتھ مسلسل کام کررہے ہیں۔ انہوں نے کیمپ میں اپنی خدمات پیش کرنے والے ڈاکٹروں، طبی عملے اور تمام معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ کیمپ کے دوران ماہر یونانی معالجین نے مریضوں کا تفصیلی طبی معائنہ کیا۔ ان کے صحت سے متعلق مسائل کو توجہ سے سنا گیا اور ضروری طبی مشورے فراہم کیے گئے۔ مریضوں کو علاج کے لیے مفت یونانی ادویات بھی دی گئیں۔ بڑی تعداد میں لوگوں کی شرکت سے یونانی طریقۂ علاج کے تئیں عوام کی دلچسپی اور اعتماد بھی ظاہر ہوا۔ کیمپ کی کامیابی میں ڈاکٹر شکیل احمد، ڈاکٹر غیاث الدین صدیقی، ڈاکٹر مفتی جاوید انور، ڈاکٹر محمود عالم، ڈاکٹر سیّد احمد خان، حکیم محمد مرتضیٰ دہلوی، اسرار احمد، محمد عمر قنوجی، شہادت علی نظامی، امام خان، احمد خان، شارق صدیقی، شیخ علیم الدین اسعدی سمیت دیگر افراد کی خدمات نمایاں رہیں۔ سبھی نے کیمپ میں اپنی ذمہ داریاں پوری اخلاص اور خدمت کے جذبے کے ساتھ انجام دیں، جس کے نتیجے میں یہ مفت یونانی طبی کیمپ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ منتظمین نے تمام ڈاکٹروں، کارکنان اور معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ آپ کا فراہم کردہ جملہ 500 سے زائد مریضوں کا مفت معائنہ، ادویات بھی فراہم عام طور پر پاکستان اور دیگر علاقوں میں لگائے جانے والے فلاحی طبی کیمپس کی خبروں کی ایک روایتی سرخی ہے۔ حالیہ دنوں میں اس عنوان سے ملتی جلتی کئی خبریں سامنے آئی ہیں، جن میں سے چند اہم درج ذیل ہیں۔ کے کے ایف میڈیکل کمپلیکس، حیدرآباد: حیدرآباد میں ایک روزہ مفت میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جہاں 500 سے زائد مریضوں کا ماہر ڈاکٹروں نے مفت معائنہ کیا اور انہیں ادویات، لیبارٹری ٹیسٹ اور الٹرا ساؤنڈ کی سہولیات بالکل مفت فراہم کی گئیں۔

خارجہ سکریٹری مصری اور امریکی کانگریس کے وفد نے دوطرفہ تعلقات، توانائی کی سلامتی، انسداد دہشت گردی پر تبادلہ خیال کیا

نیویارک: خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے اتوار کے روز ایوان کی خارجہ امور کی کمیٹی کے چیئرمین، نمائندے برائن مست کی قیادت میں دوطرفہ امریکی کانگریس کے وفد کے ساتھ ملاقات کی، جس میں دوطرفہ تعلقات پر بات چیت کی گئی، بشمول حال ہی میں نافذ کردہ روس اور ایران ایکٹ (SRIA) اور تعلقات کے مستقبل کے راستے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ دونوں فریقوں نے باہمی تشویش کے بین الاقوامی امور، توانائی کی سلامتی، انسداد دہشت گردی اور جہاز رانی کی آزادی پر بھی بات چیت کی۔ امریکی کانگریس کے وفد میں شری تھانیدار اور دیگر امریکی قانون ساز شامل تھے۔ میٹنگ کے بارے میں تفصیلات کا اشتراک کرتے ہوئے، وزارت خارجہ نے کہا: بات چیت میں ہندوستان امریکہ تعلقات کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا، بشمول حال ہی میں نافذ کردہ SRIA قانون سازی اور تعلقات کے مستقبل کی رفتار۔ انہوں نے باہمی تشویش، توانائی کی سلامتی، انسداد دہشت گردی اور نیویگیشن کی آزادی کے بین الاقوامی مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ مصری نے جمعرات (مقامی وقت کے مطابق) نیویارک میں امریکی انڈر سکریٹری برائے سیاسی امور ایلیسن ہوکر کے ساتھ ایک میٹنگ بھی کی، جس میں دوطرفہ تعاون کے مختلف شعبوں بشمول توانائی کی حفاظت، حال ہی میں نافذ کردہ ایس آر آئی اے، سول نیوکلیئر تعاون، تزویراتی ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے تعلقات کو تبدیل کرنا (ٹرسٹ) اور انڈین وینچر انیشیٹو پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

چیف الیکشن کمشنر کے استعفیٰ سے کم کچھ بھی منظور نہیں

الیکشن کمیشن کے پریس نوٹ پر کانگریس کا واضح ردعمل

الیکشن کمیشن نے 26 ستمبر کو ایک اہم میٹنگ کی، جس کے بعد پریس نوٹ جاری کر کچھ فیصلوں اور حقائق سے روشناس کرایا گیا۔ پریس نوٹ جاری ہونے کے بعد کانگریس کا ردعمل بھی سامنے آ گیا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جۓ رام رمیش نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ’’انڈین ایکسپریس کے انکشاف اور اس کے بعد دیگر اخبارات میں آئی رپورٹس کے ساتھ ساتھ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو بچانے کا مطالبہ کرتے ہوئے ملک بھر میں ہوئے احتجاجی مظاہروں کے بعد الیکشن کمیشن آف انڈیا نے 26 ستمبر کو ایک پریس نوٹ جاری کیا۔ اس پریس نوٹ میں نہ تو براہ راست اس رپورٹ کی تردید کی گئی ہے اور نہ ہی اس کے نتائج کی۔‘‘ جۓ رام رمیش کا کہنا ہے کہ پریس نوٹ کے پیراگراف 3(الف) اور 3(ب) میں دفاع کی حالت میں نیوز رپورٹ کی باتوں کو کم کر کے ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے، لیکن کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ عائد کردہ الزام بے بنیاد ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری نے اپنے بیان میں دوسری بات یہ لکھی ہے کہ گواہ کے معاملے میں پکڑے جانے کے بعد الیکشن کمیشن نے دبی ہوئی آواز میں کہا ہے کہ ہٹائے گئے 97 ووٹرز میں سے 81 نے اپنا نام دوبارہ شامل کرانے کے لیے فارم-6 پہلے ہی بھر دیا ہے۔ اسے دوسرے طریقے سے کہا جائے تو پہلے آپ ایک خراب اور بدعنوان نظام کے ذریعہ ووٹرز سے ان کا ووٹ دینے کا حق چھینتے ہیں، اور جب پکڑے جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اب ان کے نام واپس جوڑے جا رہے ہیں۔ جۓ رام رمیش نے تیسری بات یہ سامنے رکھی ہے کہ پریس نوٹ میں 27 مئی 2026 کے

سپریم کورٹ کے حکم کا حوالہ دے کر الیکشن کمیشن کی کارروائیوں کو درست ٹھہرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ’’حال کے انکشافات سے کافی پہلے آئے اس حکم کی آڑ میں چیف الیکشن کمشنر نے چنندہ ووٹرز کے نام غلط طریقے سے ہٹانے کی ذمہ داری سے بچ نہیں سکتے ہیں، نہ اس نااہلی کی ذمہ داری سے جس کے سبب شہریوں کے نام ووٹر لسٹ سے غائب ہو گئے، اور نہ ہی پورے پورے کنبوں کو ہوئی پریشانی و استحصال کے سبب خرچ اور کام کے کئی گھنٹوں کی شکل میں ہوئے کروڑوں کے نقصانات کی ذمہ داری سے۔‘‘ اپنی طرف سے چوتھی بات پیش کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ’’اس (پریس نوٹ) میں دہلی اور مہاراشٹر میں ووٹر جسٹریشن کی مدت کار بڑھائی گئی ہے، لیکن کرناٹک اور تلنگانہ کے ووٹرز کا کیا؟ بہار اور مغربی بنگال میں جن ووٹرز سے ووٹ دینے کا حق چھین لیا گیا، ان کا کیا؟ کیا اس ایک شخص کی بدعنوانی کے سبب جن ووٹرز کے نام مذکورہ اور دیگر ریاستوں میں ووٹر لسٹ سے ہٹا دیے گئے، وہ جواب پانے کے حقدار نہیں ہیں؟‘‘ الیکشن کمیشن کے پریس نوٹ کا پانچواں نقص سامنے رکھتے ہوئے جۓ رام رمیش نے کہا کہ ’’پریس ریلیز میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ای سی آئی اب ای سی آئی نیٹ پورٹل کا تجزیہ کرنے کے لیے آئی آئی ٹی/آئی آئی آئی ٹی کے ماہرین کو شامل کرے گا اور ان سے یہ یقینی کرنے کے لیے رپورٹ طلب کرے گا کہ پورٹل اصولوں کے مطابق کام کر رہا ہے۔‘‘ وہ کہتے ہیں کہ ’’یہ اپنے آپ میں ایک بے کار سیف گارڈ ہے، کیونکہ فکر اس کی تکنیکی مضبوطی کو لے کر نہیں بلکہ اس سنسر لائزیشن کو لے کر ہے جو زمینی سطح پر ووٹرز کے نام جوڑنے میں رخنہ ڈالتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ان فکروں کی بھی تصدیق کرتا ہے جو رپورٹس کے مطابق دیگر دونوں الیکشن کمشنرز نے اٹھائی تھیں۔‘‘ کانگریس جنرل سکریٹری جۓ رام رمیش نے اپنے پریس بیان میں چھٹی بات یہ لکھی ہے کہ ’’پریس نوٹ میں جین-زی ووٹرز کو تصداً نشانہ بنائے جانے سے جڑے سوالوں کا جواب دینے سے بچا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن کے پاس چنندہ طریقے سے ان کا ووٹ دینے کا حق چھیننے کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اس کی ابتدا جولائی 2026 کے وسط میں فارم-6 میں کی گئی پوری طرح غیر قانونی تبدیلیوں سے ہوئی تھی، جنھیں نہ تو پارلیمنٹ نے دیکھا اور نہ ہی منظوری دی۔‘‘ انھوں نے مزید کہا کہ ’’ان تبدیلیوں کے ذریعہ نوجوان ووٹرز پر اپنے والدین اور دادا-دادی کی تفصیل تلاش کرنے اور اسے جمع کرنے کا نامناسب بوجھ ڈال دیا گیا۔

دہشت گردوں کے خلاف کسی بھی کارروائی کیلئے تیار ہیں

نئی دہلی: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے آج کہا کہ بھارت اپنی قومی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا اور جب تک پڑوسی ملک دہشت گردی کو فروغ دیتا رہے گا، بھارت دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے تیار رہے گا۔ این ڈی ٹی وی ڈیفنس سمٹ 2026 سے خطاب کرتے ہوئے راجناتھ سنگھ نے کہا کہ بھارت امن کا خواہاں ہے اور جنگ یا کسی دوسرے ملک کی سرزمین پر قبضہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا، لیکن انہوں نے خبردار کیا کہ امن کی خواہش کو کمزوری نہ سمجھا جائے۔ انہوں نے کہا،’’ بھارت امن پر یقین رکھتا ہے، جنگ نہیں چاہتا۔ بھارت کسی اور کی زمین پر قبضہ نہیں کرنا چاہتا اور نہ ہی کسی کو دھمکانا چاہتا ہے۔ لیکن خاموشی اور کمزوری کے درمیان فرق ہوتا ہے۔‘‘ انہوں نے مزید کہا،’’ بھارت امن چاہتا ہے لیکن اپنی سلامتی پر سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ جب تک ہمارا پڑوسی ملک دہشت گردی کو فروغ دیتا رہے گا، ہم دہشت گردوں کے خلاف کسی بھی کارروائی کے لیے تیار رہیں گے۔ ہم انہیں اور دنیا کو یہ بتانا چاہتے ہیں۔‘‘ پڑوسی ملک سے وزیر دفاع کی مراد پاکستان تھا، جس نے گزشتہ برسوں کے دوران ایسے کئی دہشت گرد نیٹ ورکس کو پناہ دی ہے جنہوں نے بھارت میں حملے کیے ہیں۔ بھارت کا مسلسل یہ موقف رہا ہے کہ پاکستانی یا پاکستان میں موجود دہشت گردوں نے گزشتہ برسوں کے دوران بھارت میں متعدد دہشت گردانہ حملے کیے ہیں۔ 22 اپریل 2025 کو، پاکستان میں موجود دہشت گردوں نے جموں و کشمیر کے مشہور سیاحتی قصبے پہلگام پر حملہ کیا۔ اس حملے میں ایک نیپالی شہری سمیت 26 افراد ہلاک اور کئی دیگر زخمی ہوئے۔ اس کے جواب میں، بھارت نے پاکستان اور پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں دہشت گردوں کے ٹھکانوں پر میزائل حملے کیے۔ ان اہداف میں مظفر آباد، کوٹلی، بہاولپور، راولاکوٹ، چک سواری، بھمبر، نیلم وادی، جہلم اور چکوال کے مقامات شامل تھے۔ راجناتھ سنگھ نے کہا،’’ بھارت بات چیت پر یقین رکھتا ہے، لیکن اگر کوئی ملک دہشت گردی کو فروغ دیتا ہے تو بات چیت وہیں ختم ہو جائے گی۔ بھارت تعاون چاہتا ہے لیکن قومی مفاد کی قیمت پر نہیں۔ یہ تیسرے این ڈی ٹی وی ڈیفنس سمٹ 2026 کے دوران کیے گئے۔ ایک روزہ اس سمٹ میں بھارت کی دفاعی صلاحیتوں پر بات چیت کے لیے اعلیٰ دفاعی حکام، فوجی افسران اور صنعت کے رہنما اکٹھے ہوتے ہیں۔ پاکستان سیکیورٹی فورسز ملک دشمن عناصر اور دہشت گردوں کے خلاف کسی بھی حد تک جانے اور ہر قسم کی کارروائی کے لیے مکمل تیار ہیں۔ حالیہ دنوں میں حکومت اور مسلح افواج نے دہشت گردی کے خلاف اپنی کارروائیوں کو مزید تیز کر دیا ہے۔ افغانستان سے ملحقہ علاقوں میں کارروائی: پاکستان نے حال ہی میں افغانستان کے سرحدی علاقوں میں دہشت گردوں کے ٹھکانوں پر بھرپور کارروائی کی ہے۔ اس کا مقصد افغان طالبان کی عبوری حکومت کو یہ واضح پیغام دینا ہے کہ ملکی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ سیکیورٹی فورسز نے بلوچستان کے علاقوں (خاران اور واشک) میں مؤثر آپریشن کر کے متعدد دہشت گردوں کو ہلاک کیا اور تقریباً 3 ٹن (9.2 ٹن) دھماکہ خیز مواد برآمد کر کے ان کے نیٹ ورکس کو تباہ کیا ہے۔

نینو میڈیسن درست اور مخصوص طبی علاج کیا گلی نسل کی بنیاد بنے گی: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کی مقامی تحقیق میں عالمی سطح پر اثر دکھانے کی صلاحیت موجود ہے۔

نئی دہلی: سائنس و ٹیکنالوجی اور ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) نیز وزیر مملکت برائے پی ایم او، عملہ، عوامی شکایات، پنشن، جوہری توانائی اور خلائی امور، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج کہا کہ نینو میڈیسن ’پریسجن میڈیسن‘ اور ’پرسنلائزڈ ہیلتھ کیئر‘ کی اگلی نسل کی قیادت کرے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کی مقامی تحقیق میں عالمی سطح پر اثر دکھانے کی صلاحیت موجود ہے۔ نئی دہلی کے وگیان بھون میں ’ورلڈ کانگریس آن نینو میڈیسن 2026‘ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے نینو میڈیسن کو طبی شعبے میں انتہائی انقلابی پیش رفت میں سے ایک قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس میں نینو میٹر کے پیمانے پر کام کرتے ہوئے صحت کی دیکھ بھال کے نظام کو مزید درست اور انفرادی ضروریات کے مطابق بنانے کی صلاحیت موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ طب کا مستقبل مریض کے جینیاتی پروفائل، طرز زندگی، غذائی عادات اور ماحولیاتی عوامل پر مبنی انفرادی علاج پر مشتمل ہوگا، جبکہ نینو ٹیکنالوجی خلیاتی سطح پر درستگی کے لیے نئے امکانات فراہم کرے گی۔ دہلی یونیورسٹی کی فیکلٹی آف میڈیکل سائنسز کے تحت ’انسٹی ٹیوٹ آف نینو میڈیکل سائنسز‘ کی میزبانی میں منعقدہ ’ورلڈ کانگریس آن نینو میڈیسن 2026‘ میں 2,000 سے زائد شرکاء (جن میں ممتاز سائنسدان اور نوجوان محققین شامل ہیں) اکٹھے ہو رہے ہیں تاکہ نینو میڈیسن کے شعبے میں ابھرتی ہوئی پیش رفت اور اس کے اطلاق پر تبادلہ خیال کر سکیں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے وضاحت کی کہ نینو میڈیسن کا تعلق طب میں نینو ٹیکنالوجی کے استعمال سے ہے، جس میں ایک میٹر کے اربویں حصے کے پیمانے پر موجود ساختوں کے ساتھ کام کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیسے جیسے طب ’پریسجن ہیلتھ کیئر‘ کی جانب بڑھ رہی ہے، ایک ہی بیماری میں مبتلا مریضوں کو ان کے جینیاتی پروفائل، طرز زندگی، غذائی عادات اور ماحولیاتی عوامل کی بنیاد پر مختلف طبی طریقوں کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ نینو ٹیکنالوجی، خلیاتی سطح پر مداخلت کو ممکن بنا کر، اس طرح کے علاج کو مزید درست اور مؤثر بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ نینو میڈیسن کی اہمیت صحت کی دیکھ بھال کے شعبے سے بھی آگے ہوگی؛ توقع ہے کہ اس کے اطلاق سے صحت سے متعلقہ عمل کی لاگت کی افادیت پر اثر پڑے گا اور یہ وسیع تر معیشت میں بھی اپنا حصہ ڈالے گی۔ انہوں نے نینو میڈیسن میں بڑھتی ہوئی عالمی دلچسپی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ اس شعبے میں پیدا ہونے والے وسیع مواقع کی نشاندہی کرتا ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے طبی عمل میں ٹیکنالوجی پر ضرورت سے زیادہ انحصار کرنے کے خلاف بھی خبردار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ مصنوعی ذہانت اور نینو ٹیکنالوجی جیسی ٹیکنالوجیز نئے امکانات کے دروازے کھول رہی ہیں، لیکن انہیں ڈاکٹروں کی طبی بصیرت کو متاثر کرنے کے بجائے اس کی معاونت کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اصل چیلنج جدید ٹیکنالوجی اور طب کے انسانی و طبی پہلوؤں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا ہے۔

وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ میں اے آئی کیلئے حفاظتی ضوابط پر زور دیا

اقوام متحدہ میں وزیر خارجہ نے اے آئی سے پیدا ہونے والے ممکنہ خطرات کی جانب بھی دنیا کی توجہ مبذول کی

نیویارک: اقوام متحدہ میں خطاب کے دوران وزیر خارجہ نے اے آئی سے پیدا ہونے والے ممکنہ خطرات کی جانب بھی دنیا کی توجہ مبذول کی۔ ہندوستان کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے خبردار کیا ہے کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) بحری سلامتی کے شعبے میں انقلابی تبدیلیاں لا سکتی ہے، لیکن اس کے ساتھ نئے خطرات بھی پیدا ہو سکتے ہیں، جن میں جدید نگرانی، کمزوریوں کی نشاندہی اور جہازوں، مواصلاتی نیٹ ورکس اور زیر سمندر بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے والی سائبر کارروائیاں شامل ہیں۔ انہوں نے اقوام متحدہ میں اے آئی کے استعمال کیلئے مضبوط بین الاقوامی حفاظتی ضوابط پر زور دیا۔ جے شنکر نے یونان کے وزیر خارجہ جارج گیرا پیٹریٹس کے ساتھ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر ※ بین الاقوامی امن و سلامتی کے تناظر میں مصنوعی ذہانت، بحری سلامتی پر خصوصی توجہ کے ساتھ ※ کے موضوع پر ایک تقریب کی مشترکہ صدارت کی۔ انہوں نے کہا کہ ممالک کو تکنیکی جدت اور سلامتی کے تقاضوں کے درمیان توازن قائم کرنا ہوگا۔ جے شنکر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا،’’ اے آئی کی پیش کردہ صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے، اس کے ممکنہ نتائج کا اندازہ لگانے اور اس کے خطرات کو کم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس کے لیے ایسا طریقہ کار درکار ہے جو اختراعات کو فروغ دے، لیکن اس کے سلامتی سے متعلق اثرات کو بھی پیش نظر رکھے۔ انہوں نے کہا کہ نئی دہلی اعلامیہ اے آئی کے وسائل تک جمہوری رسائی، محفوظ اور قابل اعتماد نظام کی تشکیل، انسانی صلاحیتوں میں سرمایہ کاری اور اقتصادی ترقی و سماجی بہبود کے لیے اے آئی کے استعمال پر زور دیتا ہے۔ جے شنکر نے بحری شعبے میں اے آئی کے متعدد ممکنہ استعمالات کا ذکر کیا، جن میں سمندری حدود کی نگرانی، تلاش اور بچاؤ، آفات سے نمٹنے، مشتبہ سرگرمیوں کی نشاندہی اور بندرگاہوں سمیت اہم بنیادی ڈھانچے کی لچک بڑھانا شامل ہے۔ انہوں نے کہا، اے آئی بحری حدود سے متعلق آگاہی، تلاش و بچاؤ، آفات سے نمٹنے، مشتبہ سرگرمیوں کی شناخت اور بندرگاہوں و اہم بنیادی ڈھانچے کی لچک بڑھانے میں مدد دے سکتی ہے۔ تاہم، انہوں نے خبردار کیا کہ یہی ٹیکنالوجی بحری جہازوں اور بنیادی ڈھانچے کے خلاف بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ ان کے بقول، اسی وقت یہ جدید نگرانی، کمزوریوں کی نشاندہی اور جہازوں، مواصلاتی نیٹ ورکس اور زیر سمندر بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے والی سائبر کارروائیوں کی صلاحیت بھی پیدا کر سکتی ہے۔ جے شنکر نے کہا کہ بحری نظام میں خود کار صلاحیتوں کے بڑھتے ہوئے استعمال سے ذمہ داری اور کشیدگی میں اضافے کے حوالے سے نئے سوالات پیدا ہو سکتے ہیں، کیونکہ انسانی فیصلے کے لیے دستیاب وقت مزید کم ہو رہا ہے۔

بھارت کا 100 ارب امریکی ڈالر مالیت کے جواہرات اور زیورات کی برآمد کا ہدف

مرکزی حکومت نے 2040 تک 100 ارب امریکی ڈالر مالیت کے جواہرات اور زیورات برآمد کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے 2040 تک 100 ارب امریکی ڈالر مالیت کے جواہرات اور زیورات برآمد کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ اس عزم کا مقصد لاکھوں کاریگروں کی صلاحیتوں کو تسلیم کرنا اور ان کی مہارتوں کو نکھارنا ہے تاکہ وہ کاریگری کے میدان میں عالمی سطح پر مقابلہ کرنے کے قابل بن سکیں۔ دہلی جیولری اینڈ جیم فیئر کے 2026 میں منعقدہ 14 ویں ایڈیشن کے دوران، لوک سبھا کے رکن پارلیمنٹ پروین کھنڈیلوال نے کہا، اپنی برآمدی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے، اس صنعت کو سرمایہ کاری، مہارتوں کی ترقی اور ویلیو ایڈیشن (قدر میں اضافے) کے ذریعے ووکل فار لوکل سے لوکل ٹو گلوبل کے سفر کو مضبوط بنانا ہوگا۔ فی الحال، بھارت کا جواہرات اور زیورات کا شعبہ تقریباً 5.2 لاکھ کروڑ روپے مالیت کی اشیاء برآمد کرتا ہے، جبکہ درآمدات کا حجم تقریباً 1.65 لاکھ کروڑ روپے ہے۔ یہ اعداد و شمار برآمدات پر مضبوط توجہ اور ملک کی تجارت میں نمایاں شراکت کی عکاسی کرتے ہیں۔ کھنڈیلوال نے مقامی کاریگروں کی شناخت اور ان کی مہارتوں کو بہتر بنانے کی اہمیت پر بھی زور دیا، کیونکہ ان کی کاریگری مصنوعات کے معیار اور عالمی مسابقت پر براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا،’’ان کی صلاحیتوں کو بڑھانے سے بھارتی زیورات کو مزید مسابقتی بننے اور بین الاقوامی منڈیوں میں اپنی موجودگی کو مستحکم کرنے میں مدد ملے گی۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ اگلے 5 سے 7 سالوں میں، بھارت میں سونے کی کھپت کا تقریباً 20 سے 25 فیصد حصہ ملکی کانوں سے حاصل ہو سکتا ہے، جبکہ زیورات کی برآمدات کا ہدف 100 ارب امریکی ڈالر تک پہنچنے کا امکان ہے۔ نیشنل جیولری اینڈ جیم اسٹون کونسل آف انڈیا کے چیئرمین پرمود ڈیراوالا نے بھارت کے زیورات کے شعبے میں ترقی کے مواقع اور ویلیو چین کو مضبوط بنانے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ اس شعبے میں مینوفیکچرنگ اور برآمدات دونوں لحاظ سے ترقی کی زبردست صلاحیت موجود ہے، جسے حکومتی اقدامات اور آزاد تجارتی معاہدوں کے ذریعے مارکیٹ تک بڑھتی ہوئی رسائی کی حمایت حاصل ہے۔ ڈیراوالا نے وضاحت کی کہ بھارت نے آزاد تجارتی معاہدے کیے ہیں، وہ تقریباً 55 ارب امریکی ڈالر مالیت کے زیورات درآمد کرتے ہیں، جبکہ اس میں بھارت کا حصہ تقریباً 8 ارب امریکی ڈالر ہے، جو اس شعبے میں توسیع کی وسیع گنجائش کی نشاندہی کرتا ہے۔ ورلڈ گولڈ کونسل میں بھارت کے لیے ریجنل سی ای او، سچن جین نے وکست بھارت 2047 کے ہدف پر بات کی، جس کے تحت بھارت کی معیشت کے 4.5 ٹریلین امریکی ڈالر سے بڑھ کر 30 ٹریلین امریکی ڈالر تک پہنچنے کا تصور پیش کیا گیا ہے۔

بھارت اور جاپان کے بیچ صحت اور طبی آلات کے شعبوں میں اسٹریٹجک تعاون پر بات چیت

نئی دہلی: روایتی شعبوں سے ہٹ کر دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے، بھارت اور جاپان کے صحت کے حکام نے حال ہی میں طبی شعبے میں نمایاں تبدیلی لانے کے مقصد سے اسٹریٹجک شراکت داری کے امکانات کا جائزہ لینے کے لیے اجلاس کیا۔ اس اعلیٰ سطحی بات چیت میں صحت اور طبی آلات کے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر خصوصی توجہ دی گئی، جس کا مقصد دونوں ممالک میں مریضوں کی دیکھ بھال کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے باہمی تکنیکی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا تھا۔ تاریخی طور پر، ان دو ایشیائی طاقتوں کے درمیان سفارتی اور اقتصادی تعلقات میں بنیادی ڈھانچے، ٹیکنالوجی اور مینوفیکچرنگ کے شعبوں میں مسلسل وسعت آئی ہے۔ حالیہ برسوں میں، مشترکہ آبادیاتی تبدیلیوں، صحت کی دیکھ بھال کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور یونیورسل ہیلتھ کوریج کے مشترکہ ہدف کے پیشِ نظر، صحت کا شعبہ باہمی مفاد کے ایک اہم ستون کے طور پر ابھرا ہے۔ دونوں حکومتوں نے ریگولیٹری (ضابطہ کار) ڈھانچوں کو ہم آہنگ کرنے اور دواسازی کی جدت اور صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے میں سرحد پار سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لیے اکثر دوطرفہ فورمز میں بات چیت کی ہے۔ حالیہ مذاکرات کے دوران، دونوں اطراف کے حکام نے دواسازی اور جدید طبی آلات کی فراہمی کے مضبوط اور مستحکم نظام (سپلائی چین) کی اہمیت پر زور دیا۔ بات چیت میں طبی ٹیکنالوجی کی تیاری، تحقیق و ترقی، اور ڈیجیٹل ہیلتھ کے اقدامات میں ممکنہ مشترکہ منصوبوں کو اجاگر کیا گیا۔ جاپان کی پریسجن میڈیکل انجینئرنگ (انتہائی درست طبی انجینئرنگ) میں مہارت اور بھارت کی کم لاگت دواسازی کی پیداوار اور کلینیکل ریسرچ میں وسیع صلاحیتوں کو یکجا کر کے، دونوں ممالک کا مقصد صحت کی دیکھ بھال کی فراہمی میں موجود اہم خلیج کو پُر کرنا اور درآمدات پر انحصار کم کرنا ہے۔

بھارت اور ملائیشیا کے تعلقات مسلسل بہتر ہو رہے ہیں: سفارت کار

نئی دہلی: نئی دہلی میں ملائیشیا کے ہائی کمیشن میں ڈپٹی ہائی کمشنر اور قائم مقام سربراہ مشن، شریفہ ازنیدا وفا نے کہا ہے کہ ہندوستان اور ملائیشیا کے تعلقات مسلسل بہتر ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں ملائیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم کے 12 اور 13 ستمبر کو برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے ہندوستان کے حالیہ دورے کا حوالہ دیا۔ ہفتے کے روز دہلی میں منعقدہ ملائیشین فوڈ فیسٹیول کے موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے وفا نے کہا کہ دونوں رہنماؤں کے درمیان حالیہ ملاقات انتہائی خوشگوار رہی اور انہوں نے دوطرفہ تعلقات میں مزید بہتری کی توقع ظاہر کی۔ انہوں نے کہا، تعلقات مسلسل بہتر ہو رہے ہیں، خاص طور پر ملائیشیا کے وزیر اعظم کے برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے ہندوستان کے حالیہ دورے کے بعد۔ ضمنی ملاقات بہت خوشگوار رہی، اور ہمیں توقع ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات مزید بہتر ہوں گے۔ ملائیشین فوڈ فیسٹیول کے بارے میں بات کرتے ہوئے وفا نے کہا کہ اس تقریب کا اہتمام لے میریڈین نئی دہلی کے اشتراک سے کیا جا رہا ہے اور یہ ہندوستانی عوام تک ملائیشیا کے پکوان پہنچانے کا ایک موقع فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا، کل ہم نے ملائیشیا کے قومی دن کی مناسبت سے استقبالیہ تقریب منعقد کی تھی، اور اب ہم لے میریڈین نئی دہلی کے ساتھ اشتراک کر رہے ہیں۔ چونکہ ان کی ایک شاخ ملائیشیا میں بھی موجود ہے، اس لیے وہاں کے جنرل منیجر نے کوالالمپور سے شیف کو بلانے کی تجویز دی... یہ ہندوستان کے ساتھ ملائیشیا کے ذائقے کو متعارف کرانے کا ایک بہترین موقع ہے۔

روس کا اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں بھارت کی مستقل رکنیت کیلئے حمایت کا اعادہ

نیویارک: روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کے دوران سلامتی کونسل میں مستقل نشست کے لیے بھارت کی کوشش کی حمایت کی۔ لاوروف نے سلامتی کونسل میں اصلاحات کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اس کی تشکیل میں موجودہ عالمی توازن کی بہتر عکاسی ہونی چاہیے، جس میں ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ترقی پذیر ممالک کی زیادہ نمائندگی شامل ہو۔ روس اس سے قبل کہہ چکا ہے کہ وہ موجودہ ویٹو (حق استرداد) کے نظام کو برقرار رکھتے ہوئے مستقل اراکین کی تعداد میں اضافے کی حمایت کرتا ہے۔ بھارت طویل عرصے سے 15 رکنی سلامتی کونسل کی مستقل رکنیت کے لیے مہم چلا رہا ہے؛ اس کونسل میں فی الحال پانچ مستقل اراکین چین، فرانس، روس، برطانیہ اور امریکہ ور دو سالہ مدت کے لیے منتخب ہونے والے 10 غیر مستقل اراکین شامل ہیں۔ بھارت آٹھ بار سلامتی کونسل کا غیر مستقل رکن رہ چکا ہے اور اس نے 1994 میں اقوام متحدہ کی 49 ویں جنرل اسمبلی کے دوران مستقل نشست کے لیے باضابطہ طور پر اپنی امیدواری پیش کی تھی۔ نئی دہلی کا موقف رہا ہے کہ کونسل کو عصری عالمی حقائق کی بہتر نمائندگی کرنے کی ضرورت ہے۔ حالیہ برسوں میں بھارت کی اس مہم کو کئی ممالک اور گروہوں کی حمایت حاصل ہوئی ہے۔ ویسیگراڈ گروپ کے چار ممالک ہنگری، پولینڈ، سلوواکیہ اور جمہوریہ چیک نے بھی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے موقع پر ہونے والی ملاقاتوں کے دوران بھارت کی مستقل رکنیت کی کوشش کی حمایت کی۔ یہ پیش رفت سلامتی کونسل میں اصلاحات کے حوالے سے جاری وسیع تر بات چیت کے تناظر میں سامنے آئی ہے، جس میں مستقل اور غیر مستقل دونوں طرح کی رکنیت میں اضافے کی تجاویز بھی شامل ہیں۔

بھارت کی پہلی ایل این جی ٹرین کا آغاز

احمد آباد: ہندوستان کی پہلی ایل این جی سے چلنے والی ٹرین کا اتوار کو گجرات کے سابرمتی سے افتتاح کیا گیا، جس سے ہندوستانی ریلویز ٹرین کے آپریشنز میں متبادل ایندھن کی ٹیکنالوجی کے زیادہ استعمال کی طرف بڑھ رہی ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ اور تعاون امیت شاہ نے سابرمتی، احمد آباد میں ایک پروگرام کے حصے کے طور پر ٹرین کو ہری جھنڈی دکھائی جس میں 542.1 کروڑ روپے سے زیادہ کے ریلوے پروجیکٹ شامل تھے۔ ویسٹرن ریلوے کے احمد آباد ڈویژن نے اپنے آفیشل ایکس ہینڈل پر ایک پوسٹ میں کہا ہے کہ ٹرین ڈیزل+ایل این جی دوہری ایندھن ٹیکنالوجی پر مبنی ہے اور اس اقدام کو روایتی ایندھن پر انحصار کم کرنے کی جانب ایک اہم تکنیکی قدم قرار دیا ہے۔ اس سے توانائی کی کارکردگی کو فروغ ملے گا اور ریلوے آپریشنز کو مزید ماحول دوست بنائے گا۔ اس پہل کو ہندوستانی ریلوے کے لیے سبز توانائی کے ایک نئے باب کا آغاز قرار دیتے ہوئے، ڈی آر ایم احمد آباد نے ذکر کیا کہ یہ نئی ٹکنالوجی، نئی توانائی اور صاف ستھرے مستقبل کی طرف پیش قدمی کی نمائندگی کرتا ہے۔ سب سے اہم خصوصیت اس کی دوہری ایندھن کی ٹیکنالوجی ہے۔ مکمل طور پر ایل این جی سے چلنے والی ٹرین کے برعکس، نئی ٹرین ڈیزل اور ایل این جی کا مرکب استعمال کرتی ہے۔ ڈی آر ایم احمد آباد کی جانب سے شیئر کی گئی سرکاری معلومات کے مطابق، ٹیکنالوجی کا مقصد روایتی ایندھن پر انحصار کو کم کرنا ہے جبکہ کارکردگی کو بہتر بنانا اور مزید ماحول دوست ریلوے آپریشنز کی حمایت کرنا ہے۔

آزاد تجارتی معاہدوں کے ذریعے عالمی منڈیوں تک رسائی میں توسیع سے یوپی کے کاروباری افراد کو فائدہ ہوگا: پیوش گوئل

گریٹر نوئیڈا: مرکزی وزیر تجارت و صنعت شری پیوش گوئل نے اس بات پر زور دیا کہ آزاد تجارتی معاہدوں (ایف ٹی اے) کے ذریعے بھارت کے لیے عالمی منڈیاں کھلنے سے اتر پردیش کے کاروباری افراد کو بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی کے مزید مواقع ملیں گے۔ گریٹر نوئیڈا، اتر پردیش میں منعقدہ یو پی انٹرنیشنل ٹریڈ شو سے خطاب کرتے ہوئے شری گوئل نے کہا کہ برآمدات، سرمایہ کاری اور عالمی منڈیوں تک رسائی میں توسیع ریاست کے 1 ٹریلین ڈالر کی معیشت بننے کے ہدف کے حصول میں معاون ثابت ہوگی۔ شری گوئل نے کہا کہ دنیا بھر سے بھارت میں نئی سرمایہ کاری کی آمد متوقع ہے اور انہوں نے نشاندہی کی کہ سازگار صنعتی پالیسیوں اور فعال صنعتی اسکیموں کی بدولت اتر پردیش سرمایہ کاری کے لیے ایک ترجیحی مقام کے طور پر ابھرا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مختلف شعبوں میں بڑی کارپوریشنز اور عالمی سرمایہ کار آ رہے ہیں، جس سے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ وزیر موصوف نے ریاست کی ترقی کو آگے بڑھانے میں جدید ٹیکنالوجی، بین الاقوامی اداروں اور اتر پردیش کے نوجوانوں کی ارتقا پذیر کاریگری اور تکنیکی مہارتوں کے کردار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ اس پیمانے کے بین الاقوامی ایونٹس عالمی منڈیوں تک براہ راست رسائی کے مواقع فراہم کرتے ہیں، جس سے اتر پردیش کی متنوع مصنوعات، پکوان اور خدمات بین الاقوامی منڈیوں تک پہنچ سکتی ہیں۔ شری گوئل نے یو پی انٹرنیشنل ٹریڈ شو میں بین الاقوامی شرکت کا ذکر کیا، جس میں چھ شراکت دار ممالک، سینکڑوں مندوبین اور نمائش کنندگان، نیز خریدار اور فروخت کنندہ کے درمیان ملاقاتیں شامل تھیں۔ انہوں نے بین الاقوامی اسٹیک ہولڈرز کی شرکت اور اس ایونٹ کے ذریعے کاروباروں کے لیے پیدا ہونے والے مواق

زیورات فروخت کرنے والی ہریتا بھدرا نے جاپان میں لہرایا ترنگا

۲۰۰ ؍میٹر میں جیتا کانسے کا تمغہ

بھارت کی اسٹار اسپرنٹر ہریتا بھدرا نے جاپان میں خواتین کی 200 میٹر فائنل ریس میں 23.20 سیکنڈ کے وقت کے ساتھ کانسے کا تمغہ جیت لیا۔ سنگاپور کی شانتی پریرا نے طلائی اور چین کی چن یوجی نے چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ بھارت کی ٹاپ خاتون ایتھلیٹ ہریتا بھدرا نے جاپان میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خواتین کی 200 میٹر

فائنل ریس میں کانسے کا تمغہ اپنے نام کیا۔ ہریتا نے یہ ریس 23.20 سیکنڈ میں مکمل کی۔ اس مقابلے میں سنگاپور کی شانتی پریرا نے 22.78 سیکنڈ کے وقت کے ساتھ طلائی تمغہ جیتا، جبکہ چین کی چن یوجی نے 22.93 سیکنڈ میں ریس مکمل کرکے چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ ہریتا بھدرا کی پیدائش 6 جون 2003 کو مہاراشٹر میں ہوئی تھی اور ان کا تعلق نوی ممبئی سے ہے۔ اس وقت ان کی عمر 23 سال ہے۔ انہیں بچپن سے ہی کھیلوں میں خاص دلچسپی تھی اور اسی شوق کو انہوں نے اپنے کیریئر میں تبدیل کیا۔ ہریتا کی کامیابی کے پیچھے ان کا نظم وضبط، محنت اور کبھی ہار نہ ماننے کا جذبہ اہم بتایا جاتا ہے۔ اسی عزم کے ساتھ وہ مسلسل آگے بڑھ رہی ہیں اور بین الاقوامی سطح پر بھارت کا نام روشن کر رہی ہیں۔ ہریتا نے 100 میٹر کی دوڑ میں بھی اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ دہلی میں منعقدہ انڈین ایتھلیٹکس سیریز میں انہوں نے 100 میٹر کی ریس صرف 11.22 سیکنڈ میں مکمل کی تھی۔ اس وقت کے ساتھ وہ بھارت کی دوسری تیز ترین خاتون اسپرنٹر بن گئی تھیں۔ ہریتا بھدرا صرف ایک پروفیشنل ایتھلیٹ ہی نہیں بلکہ کاروبار سے بھی وابستہ ہیں۔ وہ اپنا ہاتھ سے تیار کردہ زیورات کا برانڈ چلاتی ہیں، جس کا نام 'وگینا' ہے۔ ان کا یہ برانڈ لوگوں میں مقبول ہو رہا ہے۔ ایک جانب ٹریک پر پیشہ ورانہ مشق اور مقابلوں کی تیاری، جبکہ دوسری جانب اپنے کاروبار کو سنبھالنا، ہریتا کی مصروف اور متحرک زندگی کو ظاہر کرتا ہے۔ ہریتا بھدرا ٹینس کے عالمی اسٹار رافیل نڈال کو اپنا رول ماڈل مانتی ہیں۔ انہیں نڈال کا مقابلہ کرنے کا جذبہ، کبھی ہار نہ ماننے کی عادت، نظم وضبط اور مسلسل اعلیٰ سطح پر کارکردگی دکھانے کی صلاحیت متاثر کرتی ہے۔ ہریتا کئی انٹرویوز میں نڈال کی تعریف بھی کر چکی ہیں۔

ایشین گیمز 2026 میں طلائی تمغہ جیتنا ہمارا ہدف: شریئس ایئر

شریئس ایئر نے کہا کہ ''ملٹی نیشنل ٹورنامنٹ میں کھیلنا اور ملک کی کپتانی کرنا اعزاز کی بات ہے''

شریئس ایئر نے کہا کہ ''ملٹی نیشنل ٹورنامنٹ میں کھیلنا اور ملک کی کپتانی کرنا اعزاز کی بات ہے۔ ہمارے ساتھ باصلاحیت کھلاڑیوں کا گروپ ہے۔ ہماری کوشش طلائی تمغہ جیتنے کی ہے۔'' ایشین گیمز 2026 میں ہندوستان کرکٹ ٹیم کو پیر (28 ستمبر) کو افغانستان کے خلاف کوارٹر فائنل کھیلنا ہے۔ میچ تشین کے کوروگی اسپورٹس پارک میں ہندوستانی وقت کے مطابق صبح 10:30 بجے سے کھیلا جائے گا۔ اتوار کو ہوئی پریس کانفرنس میں ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان شریئس ایئر نے کہا کہ ہم کسی بھی ٹیم کو کمزور نہیں سمجھ رہے ہیں۔ ہمارا ہدف طلائی تمغہ جیتنا ہے۔ ہندوستانی کپتان کا کہنا ہے کہ ''جاپان میں آکر ہمیں بہت اچھا لگا۔ یہاں کے لوگوں میں ڈسپلن ہے۔ یہاں لوگ ہدایات پر صحیح طریقے سے عمل کرتے ہیں۔ ہم جاپان کی ٹیم کے ساتھ کھیلنے کے لیے ٹوکیو میں تھے اس لیے ہمیں پریکٹس کا زیادہ موقع نہیں ملا۔ ہمیں ایکسپلور کرنے کا زیادہ موقع نہیں ملا ہے۔ ناگویا بھی اچھا شہر ہے۔ ایشین گیمز کے پیش نظر جس طرح کی تیاری یہاں کی گئی وہ بہترین ہے۔'' ہندوستانی کپتان شریئس ایئر نے مزید کہا کہ ''ہمیں پریکٹس کا موقع کم ملا ہے، لیکن ہم کبھی پیشہ ور کرکٹر ہیں۔ ہم نے ناگویا آنے کے بعد تھوڑا وارم اپ کیا ہے۔ ہمارا بنیادی ہدف اب اچھی کرکٹ کھیلنا ہے، خواہ حالات کسی بھی طرح کے ہوں۔ ہم کسی بھی ٹیم کو ہلکے میں نہیں لے سکتے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جاپان نے ہمیں سخت چیلنج دیا تھا۔ یہاں کی وکٹوں کے ساتھ تھوڑا تال میل بٹھانا مشکل ہے۔ لیکن یہ صورتحال ہر ٹیم کے ساتھ ہے اور ہم سامنے والی کسی بھی ٹیم کے خلاف مضبوطی سے اتریں گے۔'' شریئس ایئر نے کہا کہ ''ہندوستان کی نمائندگی کرتے ہوئے آپ پر سرفہرست رہنے کا ہمیشہ دباؤ ہوتا ہے، لیکن یہ اچھا دباؤ ہے۔ ہم زیادہ نہیں سوچ رہے ہیں۔ ہم نے ایک ٹیم کے طور پر ایک معیار مقرر کیا ہے اور ہمیشہ اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔'' ایشین گیمز کی اہمیت پر انہوں نے کہا کہ ''تمام میچ ہمارے لیے اہم ہوتے ہیں۔ ہر میچ سے ہمیں پریکٹس ملتی ہے اور نئی ٹیموں کے ساتھ کھیلنے کا موقع ملتا ہے۔ کرکٹ کا فروغ ہو رہا ہے، جو ہمارے لیے اچھا ہے۔ ہمیں کھیلنے کے مواقع مل رہے ہیں۔ ابھی ایشین گیمز ہیں، آگے بھی مزید مواقع ملیں گے۔ ہمیں اچھی فٹنس اور ذہنی کیفیت برقرار رکھنی ہوگی۔'' پریس کانفرنس کے دوران شریئس ایئر نے مزید کہا کہ ''ایشین گیمز میں ہر کھیل میں ملک کی نمائندگی کرنے آئے ہر ایتھلیٹ کو ہندوستانی کرکٹ ٹیم کی حمایت حاصل ہے۔ ملٹی نیشنل ٹورنامنٹ میں کھیلنا ایک الگ ہی تجربہ ہوتا ہے۔ ہم سب کو اس کا فائدہ اٹھانا چاہیے۔ جاپان بہت خوبصورت ملک ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ سب کچھ اچھا ہوگا۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''ملٹی نیشنل ٹورنامنٹ میں کھیلنا اور ملک کی کپتانی کرنا اعزاز کی بات ہے۔ ہمارے ساتھ باصلاحیت کھلاڑیوں کا گروپ ہے۔ ہماری کوشش طلائی تمغہ جیتنے کی ہے۔'' ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان شریئس ایئر نے جاپان کے شہر آچی-ناگویا میں جاری ایشین گیمز 2026 میں اپنی مہم کا آغاز کرنے سے قبل واضح کیا ہے کہ ان کا واحد ہدف طلائی تمغہ (گولڈ میڈل) جیتنا ہے۔ افغانستان کے خلاف اپنے کوارٹر فائنل میچ سے ایک روز قبل پریس کانفرنس کرتے ہوئے شریئس ایئر نے ٹیم کی امنگوں اور توقعات کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی۔ شریئس ایئر کا کہنا تھا کہ جب آپ بھارت کی نمائندگی کرتے ہیں تو ہمیشہ ٹاپ پر رہنے اور جیتنے کی توقعات ہوتی ہیں۔ انہوں نے اسے ایک ''اچھا دباؤ'' قرار دیا جو ٹیم کو بہترین کارکردگی دکھانے کی ترغیب دیتا ہے۔

ممبئی انڈینس نے ڈبلیو پی ایل ۲۰۲۷ء سے قبل لیوک ولیمز کو ہیڈ کوچ مقرر کیا

ممبئی انڈینس نے ویمنز پریمیئر لیگ (ڈبلیو پی ایل) ۲۰۲۷ء سے قبل اپنی خواتین ٹیم کا ہیڈ کوچ لیوک ولیمز کو مقرر کیا ہے۔ جنوبی آسٹریلیا کے سابق کرکٹر ولیمز، لیزا کیٹکلی کی جگہ لیں گے۔ ممبئی انڈینس نے ویمنز پریمیئر لیگ (ڈبلیو پی ایل) ۲۰۲۷ء سے قبل اپنی خواتین ٹیم کا ہیڈ کوچ لیوک ولیمز کو مقرر کیا ہے۔ جنوبی آسٹریلیا کے سابق کرکٹر ولیمز، لیزا کیٹکلی کی جگہ لیں گے۔ کیٹکلی نے شارلٹ ایڈورڈز سے ذمہ داری سنبھالنے کے بعد صرف ایک سیزن تک ٹیم کی کوچنگ کی اور پھر عہدہ چھوڑ دیا۔ ۴۶ ؍سالہ ولیمز کے پاس کوچنگ کا کافی تجربہ ہے، جس میں ڈبلیو پی ایل بھی شامل ہے۔ انہوں نے ۲۰۲۴ء میں رائل چیلنجرز بنگلور کو خطاب جتایا تھا۔ انہوں نے ایڈیلیڈ اسٹرائیکرز کو ۲ ؍بار رنر اپ بنایا اور ۲۳۔۲۰۲۲ء میں پہلی بار ڈبلیو بی بی ایل کا خطاب بھی جتایا۔ اس کے علاوہ ۲۰۲۳ء میں ویمنز ہنڈریڈ کی کامیاب مہم کے دوران وہ سدرن برییو ٹیم کے معاون کوچ بھی رہے۔ حال ہی میں ولیمز ۲۰۲۵ء سے انگلینڈ کی خواتین ٹیم کے معاون کوچ کے طور پر کام کر رہے تھے۔ اب ان پر ۲ ؍بار کی ڈبلیو پی ایل چیمپئن ٹیم کو دوبارہ بلندی پر لے جانے کی ذمہ داری ہوگی۔ ۲۰۲۶ء کا سیزن ٹیم کے لیے بہت خراب رہا تھا، جس میں ہرمن پریت کور کی قیادت والی ٹیم صرف ۳ ؍میچ جیت سکی اور پوائنٹس ٹیبل میں چوتھے مقام پر رہی۔ ولیمز نے کہا ''میں ممبئی انڈینس جیسے معزز اور کامیاب ادارے سے جڑنے اور کھلاڑیوں اور معاون عملے کے باصلاحیت گروپ کے ساتھ کام کرنے کو لے کر بہت پرجوش ہوں۔

انکش پنگھال نے مردوں کے ۸۰ ؍کلوگرام سیمی فائنل میں بنائی جگہ

انکش پہلے 2 راؤنڈ میں کافی حاوی رہے۔ انہوں نے اپنی رفتار، پنچ اور دفاع کا مظاہرہ کیا

انکش نے اتوار کو نیشیو جمنازیم میں مردوں کے 80 کلوگرام کوارٹر فائنل میں تاجکستان کے نیکروز سلیموف کو 5-0 کے متفقہ فیصلے سے شکست دے کر سیمی فائنل میں جگہ بنالی اور ملک کے لیے ایک تمغہ یقینی کر دیا۔ کامن ویلتھ گیمز کے چیمپئن انکش پنگھال نے اتوار کو یہاں نیشیو جمنازیم میں مردوں کے 80 کلوگرام کوارٹر فائنل میں تاجکستان کے نیکروز سلیموف کو 5-0 کے متفقہ فیصلے سے شکست دے کر سیمی فائنل میں جگہ بنالی اور ملک کے لیے ایک تمغہ یقینی کر دیا۔ موجودہ ایشین گیمز میں باکسنگ میں یہ پہلا تمغہ ہوگا۔ 3 راؤنڈ پر مشتمل مقابلے میں انکش نے زیادہ تر وقت سلیموف پر غلبہ برقرار رکھا۔ انہوں نے پہلے 2 راؤنڈ متفقہ فیصلے سے جیتے، جس کے بعد تاجک باکسر نے تیسرے راؤنڈ میں واپسی کرتے ہوئے اسے جیت لیا، لیکن وہ مقابلے کا نتیجہ تبدیل نہیں کر سکے۔ کامن ویلتھ گولڈ میڈلسٹ انکش نے یہ مقابلہ جیت لیا۔ انکش پہلے 2 راؤنڈ میں کافی حاوی رہے۔ انہوں نے اپنی رفتار، پنچ اور دفاع کا مظاہرہ کیا، جبکہ سلیموف کو ہندوستانی باکسر کا مقابلہ کرنے میں دشواری پیش آئی۔ انکش نے پہلا راؤنڈ 5-0 کے اسکور سے جیتا۔ پنگھال نے کچھ رائٹ ہُک اور 1-2 پنچ لگائے۔ دوسرے راؤنڈ میں انہوں نے زبردست لیفٹ ہُک کا مظاہرہ کیا اور اپنے کاؤنٹر پنچ سے بہترین انداز میں حرکت کرتے ہوئے ایک اور 5-0 کی جیت حاصل کی۔ ناک ڈاؤن کی کوشش میں سلیموف نے آخری راؤنڈ میں واپسی کی کوشش کی۔ انہوں نے انکش پر کچھ پنچ لگائے، لیکن ہندوستانی باکسر نے اپنا دفاع برقرار رکھا۔ تاجک باکسر نے تیسرا راؤنڈ 4-1 سے جیت لیا، لیکن یہ کافی نہیں تھا۔ انکش نے آسانی سے مقابلہ اپنے نام کر لیا۔ اس سے قبل گراش مقابلوں میں ہندوستانی ایتھلیٹس ابتدائی راؤنڈ میں ہی باہر ہو گئے تھے۔ وشال مردوں کے 90+ کلوگرام کوارٹر فائنل میں تھائی لینڈ کے گُونا تھپ پے آن سے 5-0 سے ہار گئے۔ ایک اور ہندوستانی ایتھلیٹ سنگیتا بالہارا خواتین کے 57-کلوگرام راؤنڈ آف 32 میں فلپائن کی چارمیا کوئیلینو سے 10-0 سے ہار گئیں۔ ہندوستانی خواتین کے 57-کلوگرام راؤنڈ آف 16 میں ایران کی طاہرہ ازرپیوند سے ہار گئیں، جبکہ یش کمار چوہان مردوں کے 90+ کلوگرام راؤنڈ آف 16 میں تاجکستان کے شکر محمد میرمحمدوف سے 10-0 سے ہار گئے۔ دوسری جانب ایتھلیٹکس کے میدان میں ہندوستان کے ڈیکاتھلون اسٹار تیجسون شنکر موجودہ گیمز میں 7 ایونٹس مکمل ہونے کے بعد تیسرے مقام پر آ گئے ہیں۔ تیجسون کے 5869 پوائنٹس ہیں اور 3 ایونٹس باقی ہیں۔ وہ سرفہرست چن جنگ ہوا سے 50 پوائنٹس اور دوسرے مقام پر موجود جاپان کے یو ماروایا سے 45 پوائنٹس پیچھے ہیں۔

آج ہندوستان اور ویسٹ انڈیز یکروزہ میچ میں آمنے سامنے

روہت شرما اور وراٹ کوہلی ایک بار پھر توجہ کا مرکز ہوں گے، نوجوان کھلاڑیوں کو بھی موقع دیا جاسکتا ہے

اسٹار بلے باز وراٹ کوہلی اور روہت شرما ویسٹ انڈیز کے خلاف اتوار سے شروع ہونے والی ۳ ؍یک روزہ بین الاقوامی کرکٹ میچوں کی سیریز میں ایک بار پھر توجہ کا مرکز ہوں گے جبکہ ہندوستانی ٹیم ۲۰۲۷ء میں ہونے والے ورلڈ کپ کو دھیان میں رکھتے ہوئے نوجوان کھلاڑیوں کو بھی موقع دینا چاہے گی۔ ورلڈ کپ سے پہلے ہندوستان کو ۱۴ ؍سے ۲۰ ؍یکروزہ میچ کھیلنے ہیں (اگر ورلڈ کپ سے پہلے جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز طے شدہ پروگرام کے مطابق ہوتی ہے)۔ ٹیم انڈیا کیلئے یہ میچ کافی اہم ہیں کیونکہ اس سے اسے افریقی براعظم میں ہونے والے ورلڈ کپ کیلئے اپنی مضبوط ۱۵ ؍رکنی ٹیم تیار کرنے میں مدد ملے گی۔ ہندوستان کو یہ طے کرنا ہوگا کہ یشسوی جیسوال جیسے کھلاڑی کو ۵۰ ؍اوورز کے فارمیٹ میں برقرار رکھا جائے یا نہیں۔ کوہلی کے زخمی ہوجانے کی وجہ سے جیسوال نے افغانستان کے خلاف ۳ ؍میچ کھیلے۔ اس وجہ سے کپتان شبھمن گل کو تیسرے نمبر پر بلے بازی کرنی پڑی۔ لیکن ونڈیز کے خلاف ون ڈے سیریز میں کوہلی کی واپسی کے بعد گل پھر سے اننگز کا آغاز کریں گے۔ اب بائیں ہاتھ کے اس بلے باز نے شریاس ایئر اور ایشان کشن کے ایشیائی کھیلوں کے لئے جاپان میں ہونے کی وجہ سے ٹیم میں واپسی کی ہے لیکن ٹیم انتظامیہ اس پر سنجیدگی سے غور کرے گا کہ کیا جیسوال کو پہلے میچ سے ہی روہت کے ساتھ پھر سے اننگز کا آغاز کرنے کا موقع دیا جائے یا روہت۔ گل کی جوڑی کو ہی برقرار رکھا جائے۔ جارح بلے باز روہت شرما نے انگلینڈ کے خلاف لارڈز میں طوفانی سنچری لگا کر اپنے مستقبل کے تعلق سے چل رہی قیاس آرائیوں پر کچھ وقت کے لئے وقفہ لگا دیا۔ روہت اس بات سے اچھی طرح واقف ہوں گے کہ وہ اپنا فارم برقرار رکھیں اور کچھ اور بڑی اننگز کھیلیں کیونکہ انہیں معلوم ہوگا کہ ناکام ہونے پر ان پر ناقدین حاوی ہوجائیں گے۔ اس کے برعکس وراٹ کوہلی کی پوزیشن زیادہ مضبوط ہے۔ وہ سچن تینڈولکر کے بعد ون ڈے میں ۱۵ ؍ہزار رن بنانے والے دوسرے بلے باز بننے کے لئے ۵۱ ؍رن دور ہیں۔ کوہلی اور روہت دونوں نے جمعہ کی شام یہاں نیٹ پر جس طرح سے تقریباً ۲۰ ؍منٹ تک بلے بازی کی، اس سے ان کے جذبے کا پتہ چلتا ہے۔ نوجوان کھلاڑیوں میں گورنور براراور عاقب نبی جیسے تیز گیند باز بھی شامل ہیں جنہوں نے حال ہی میں مختلف میچوں میں متاثر کن کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ لیکن ان دونوں کے پاس تجربہ کی کمی ہے۔ ہارڈک پانڈیا زخمی ہونے کی وجہ سے اس سیریز سے باہر ہوگئے ہیں اور ایسے میں نتیش کمار ریڈی کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے بلے بازی میں اچھا مظاہرہ کیا ہے لیکن ان کی گیند بازی میں بہتری کی گنجائش ہے۔

نُپور سینن نے بتایا شادی کے دوران

ان کی بہن کریتی سینن کیوں ناراض ہوئی تھیں

اداکارہ نُپور سینن حال ہی میں نیہا دھوپیا اور انگد بیدی کے پروگرام ''ڈبل ڈیٹ'' میں اپنے شوہر اسٹیبن بین کے ساتھ نظر آئیں۔ اس دوران نُپور نے اپنی بڑی بہن اور اداکارہ کریتی سینن کے ساتھ اپنے رشتے کے بارے میں کھل کر بات کی اور اپنی شادی کی تیاریوں سے جڑا ایک دلچسپ اور جذباتی واقعہ بھی سنایا۔ اداکارہ نُپور سینن حال ہی میں نیہا دھوپیا اور انگد بیدی کے پروگرام ''ڈبل ڈیٹ'' میں اپنے شوہر اسٹیبن بین کے ساتھ نظر آئیں۔ اس دوران نُپور نے اپنی بڑی بہن اور اداکارہ کریتی سینن کے ساتھ اپنے رشتے کے بارے میں کھل کر بات کی اور اپنی شادی کی تیاریوں سے جڑا ایک دلچسپ اور جذباتی واقعہ بھی سنایا۔ نُپور نے بتایا کہ ان کی شادی کی تیاریوں کے دوران کریتی سینن سجاوٹ اور کھانے کے مینو کی منصوبہ بندی میں ان کی مدد کر رہی تھیں کیونکہ کریتی ایسے معاملات کو اچھی طرح سنبھالنے کی صلاحیت رکھتی ہیں تاہم اس وقت کریتی اپنی فلم کی شوٹنگ میں مصروف تھیں جبکہ اسٹیبن بین بھی سفر میں تھے۔ اس صورتِ حال میں شادی کی متعدد ذمہ داریاں نُپور کو خود سنبھالنی پڑ رہی تھیں۔ نُپور نے بتایا کہ ذمہ داریوں کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے باعث ایک موقع پر وہ اپنی بہن کریتی سے قدرے ناراض ہوگئی تھیں۔ انہوں نے مزاحیہ انداز میں کہا کہ ان کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ ''تمہاری صرف ایک ہی بہن ہے اور میرے اوپر اتنا سارا کام تھا۔'' نُپور کے مطابق وہ شادی کی سجاوٹ، کھانے اور دیگر انتظامات دیکھ رہی تھیں، جبکہ اسٹیبن بین سفر کر رہے تھے۔ ایسے میں انہیں محسوس ہوا کہ شادی کی تیاریوں کا بڑا حصہ ان ہی کے ذمے آ گیا ہے۔ نُپور نے بتایا کہ کریتی نے انہیں تسلی دیتے ہوئے یقین دلایا تھا کہ انہیں کسی چیز کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں اور وہ تمام معاملات سنبھال لیں گی۔ کریتی نے اپنی بہن کو یقین دلایا کہ شادی کی تیاریوں میں جہاں بھی ان کی ضرورت ہوگی، وہ وہاں موجود رہیں گی۔ نُپور کے مطابق شادی کے بعد سجاوٹ کے لیے کام کرنے والی ٹیم کے اراکین نے بھی کریتی کے رویے کے بارے میں ایسی بات کہی جسے وہ آج تک یاد رکھتی ہیں۔ ان لوگوں نے کریتی کو انتہائی سادہ مزاج اور زمین سے جڑی ہوئی شخصیت قرار دیا۔ نُپور نے بتایا کہ شادی کی تقریب ختم ہونے کے بعد سجاوٹ کی ٹیم کے لوگوں نے ان سے کہا کہ انہوں نے کریتی جیسی زمین سے جڑی ہوئی شخصیت کبھی نہیں دیکھی۔

تھانے: اولڈ ایج ہوم سے سابق ہندوستانی کرکٹر ونود کامبلی کا پیغام، مداح جذباتی

تاہم، کامبلی نے مرکز میں ملنے والی بہترین دیکھ بھال اور محبت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں یہاں گھر جیسا محسوس ہوتا ہے۔

ہندوستان کے سابق کرکٹر ونود کامبلی کی تھانے کے ایک اولڈ ایج ہوم سینٹر سے سامنے آنے والے نئے ویڈیو نے کرکٹ شائقین کو ان کی صحت کے حوالے سے تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ تاہم، کامبلی نے مرکز میں ملنے والی بہترین دیکھ بھال اور محبت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں یہاں گھر جیسا محسوس ہوتا ہے۔ ہندوستان کے سابق کرکٹر ونود کامبلی کی تھانے کے ایک اولڈ ایج ہوم سینٹر سے ایک نیا ویڈیو سامنے آیا ہے جس کے بعد کئی کرکٹ شائقین ان کی صحت کے حوالے سے تشویش میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ۵۴ ؍سالہ ونود کامبلی اس وقت عدان سینٹر فار ایلڈرلی کیئر میں مقیم ہیں، جہاں انہوں نے کیمرے کے سامنے براہِ راست بات کرتے ہوئے وہاں ملنے والے علاج اور محبت کے بارے میں بتایا۔ کامبلی نے مرکز میں موجود سہولیات، بالخصوص صفائی ستھرائی اور حفظانِ صحت کے انتظامات کی تعریف کرتے ہوئے انہیں اعلیٰ معیار کا قرار دیا۔ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ سابق ہندوستانی بلے باز نے کہا کہ وہاں انہیں ملنے والی دیکھ بھال نے انہیں گھر جیسا احساس دیا ہے۔ کامبلی نے کہا، ''مجھے بہت محبت ملی ہے،'' اور مزید بتایا کہ انہیں ایسا محسوس نہیں ہوتا کہ وہ اپنے گھر سے دور ہیں۔ یہ ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے پھیل گیا جس کے بعد مداحوں نے ان کی صحت پر تشویش کا اظہار کیا اور سابق ہندوستانی اسٹار کی اچھی صحت کیلئے دعائیں اور نیک خواہشات پیش کیں۔ کامبلی گزشتہ کئی برسوں سے صحت کے مختلف مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ دسمبر ۲۰۲۴ء میں انہیں تھانے کے ایک اسپتال میں کم بلڈ پریشر اور پیشاب کی نالی میں انفیکشن کے باعث داخل کیا گیا تھا۔ ڈاکٹروں نے جسم میں الیکٹرولائٹس کے عدم توازن کی بھی نشاندہی کی تھی، جس کی وجہ سے انہیں پٹھوں میں کھنچاؤ اور چلنے پھرنے میں دشواری کا سامنا تھا۔ طبی معائنوں میں دماغ میں پرانے خون کے لوتھڑے بھی پائے گئے، جنہیں ماضی میں ہونے والے فالج سے جوڑا گیا تھا۔ تقریباً دو ہفتے کے علاج کے بعد انہیں جنوری ۲۰۲۵ء میں اسپتال سے فارغ کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد کامبلی دوبارہ عوامی زندگی میں نظر آئے اور کئی مواقع پر منظرِ عام پر آئے، تاہم ان کی صحت اور نقل وحرکت اب بھی تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔ جن کرکٹ شائقین نے کامبلی کو اپنے عروج کے دور میں کھیلتے دیکھا ہے، ان کیلئے ان کی حالیہ مشکلات دیکھنا یقیناً تکلیف دہ رہا ہے۔ ایک وقت تھا جب انہیں ہندوستانی کرکٹ کے سب سے قدرتی صلاحیتوں کے حامل بلے بازوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ کامبلی نے ہندوستان کی جانب سے صرف ۱۷ ؍ٹیسٹ میچ کھیلے، لیکن ۵۴ ؍۲۰ ؍کی شاندار اوسط سے ۱۰۸۴ ؍رنز بنائے، جن میں چار سنچریاں بھی شامل تھیں۔ انہوں نے ہندوستان کی نمائندگی ۱۰۴ ؍ون ڈے انٹرنیشنل میچوں میں بھی کی، جن میں ۲ ؍ہزار ۴۷۷ ؍رنز اسکور کئے۔ کامبلی کی کہانی ہمیشہ ان کے بچپن کے دوست سچن تینڈولکر سے بھی جڑی رہی ہے۔

کرکٹرز کی منفرد محبت کی کہانیاں: شادی سے پہلے بنے والد، کسی نے بچے کو قبول کیا تو کسی نے بیوی کو دے دی طلاق

کرکٹ کی دنیا میں کھلاڑیوں کی زندگی میدان کے اندر جتنی دلچسپ ہوتی ہے، میدان سے باہر بھی ان کی ذاتی زندگی اکثر خبروں میں رہتی ہے۔ دنیا کے کئی معروف کرکٹرز نے روایتی سوچ سے ہٹ کر اپنی نجی زندگی کے فیصلے کیے

کرکٹ کی دنیا میں کھلاڑیوں کی زندگی میدان کے اندر جتنی دلچسپ ہوتی ہے، میدان سے باہر بھی ان کی ذاتی زندگی اکثر خبروں میں رہتی ہے۔ دنیا کے کئی معروف کرکٹرز نے روایتی سوچ سے ہٹ کر اپنی نجی زندگی کے فیصلے کیے۔ ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو شادی کی رسمی تقریب سے پہلے ہی والد بن گئے۔ تاہم ہر کھلاڑی کی کہانی اور حالات ایک دوسرے سے مختلف رہے ہیں۔ آیئے جانتے ہیں ایسے 5 معروف کرکٹرز کے بارے میں جن کی ذاتی زندگی نے کافی سرخیاں بٹوری ہیں۔ ویسٹ انڈیز کے عظیم بلے باز ویوین رچرڈز کی ذاتی زندگی کی کہانی نہ صرف کرکٹ کی دنیا بلکہ ہندوستان میں بھی کافی زیر بحث رہی۔ 1980 کی دہائی میں رچرڈز اور بھارتی اداکارہ نینا گپتا کے تعلقات کی خبریں سرخیوں میں رہتی تھیں۔ اس وقت رچرڈز پہلے سے شادی شدہ تھے۔ 1989 میں نینا گپتا نے ایک بیٹی کو جنم دیا، جس کا نام مسابا گپتا رکھا گیا۔ مسابا آج ایک معروف فیشن ڈیزائنر ہیں۔ ویوین رچرڈز اور نینا گپتا نے شادی نہیں کی، لیکن رچرڈز نے ہمیشہ اپنی بیٹی کو قبول کیا اور ان کی زندگی میں والد کا کردار ادا کیا۔ تاہم مسابا کو شناخت نینا گپتا سے ہی ملی۔ بھارتی کرکٹر ہارڈک پانڈیا اور نتاشا اسٹینکووچ کے تعلقات نے 2020 میں کافی سرخیاں بٹوری تھیں۔ دونوں نے جنوری 2020 میں سوشل میڈیا کے ذریعے اپنی منگنی کی اطلاع دی تھی۔ اس کے بعد اسی سال دونوں نے والدین بننے کا اعلان کیا۔ 2023 میں دونوں نے ادے پور میں دوبارہ شاندار انداز میں شادی کی رسومات ادا کیں۔ تاہم جولائی 2024 میں دونوں نے سوشل میڈیا پر الگ ہونے اور طلاق کا اعلان کیا۔ انگلینڈ کے سابق کپتان اور اسٹار بلے باز جو روٹ بھی اس فہرست میں شامل ہیں۔ روٹ طویل عرصے تک اپنی ساتھی کیری کوٹریل کے ساتھ رشتے میں رہے۔ 2017 میں دونوں بیٹے الفریڈ کے والدین بنے۔ اس وقت تک روٹ اور کیری کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ بیٹے کی پیدائش کے تقریباً ایک سال بعد 2018 میں دونوں نے شادی کر لی۔ جو روٹ نے عام طور پر اپنی نجی زندگی کو میڈیا کی توجہ سے دور رکھا ہے اور کرکٹ کے میدان پر اپنی کامیابیوں کے لیے زیادہ سرخیوں میں رہے ہیں۔ انگلینڈ کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان اور دنیا کے چار بہترین کھلاڑیوں میں شامل جو روٹ کو بظاہر ان کی بیوی کیری کی محبت نے جکڑ رکھا ہے۔ جو روٹ کی اہلیہ کیری کوٹریل نے روٹ کو ایلسٹر ککِ کے بعد ٹیسٹ میں انگلینڈ کے دوسرے سب سے زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑی بنتے دیکھا ہے۔ کیری کوٹریل اور جو روٹ 2014 سے ایک ساتھ ہیں۔ کیری اپنے شوہر کے ساتھ کھڑی رہیں جب انہوں نے اپنے قومی ٹیم کی کپتانی سے دستبردار ہونے کا بہت بڑا فیصلہ کیا۔ برطانوی اخبار دی سن کے نامہ نگار نائل سمتھ کی ایک رپورٹ کے مطابق کیری نے اپنی بہت سی ذاتی معلومات کو لائم لائٹ سے دور رکھنے کا انتخاب کیا ہے لیکن مبینہ طور پر انہوں نے دی آرک، ہیڈ نگلے، لیڈز کے ایک 'بار میں کام' کیا ہے۔ یہ یارکشائر کرکٹ کلب کا گھر ہے اور وہ جگہ ہے جہاں کیری نے اپنے شوہر جو روٹ سے پہلی ملاقات کی تھی۔ تاہم، محبت کے پرندوں کے ایک ساتھ ہونے کا ایک بڑا اشارہ اکتوبر 2014 میں سامنے آیا جب کیری نے انسٹاگرام پر اپنی اور روٹ کی ایک تصویر پوسٹ کی، جس کے بعد اگلے سال کچھ اور تصویریں سامنے آئیں۔ آسٹریلیا کے جارح مزاج بلے باز ڈیوڈ وارنر اور کینڈس وارنر کی محبت کی کہانی بھی کافی مشہور رہی ہے۔ دونوں کی پہلی بیٹی ایوی کی پیدائش 2014 میں ہوئی تھی۔ اس وقت ڈیوڈ اور کینڈس کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ بیٹی کی پیدائش کے تقریباً ایک سال بعد 2015 میں دونوں نے شادی کر لی۔ اس کے بعد ان کا خاندان مزید بڑھا اور آج دونوں تین بیٹیوں کے والدین ہیں۔ میدان پر جارحانہ انداز کے لیے مشہور وارنر اپنی نجی زندگی کو زیادہ تر ذاتی رکھنا پسند کرتے ہیں۔ 'یونیورس باس' کرس گیل اپنی بے باک اور پُرجوش طرز زندگی کے لیے مشہور رہے ہیں۔ 2016 میں آئی پی ایل کے دوران وہ اچانک اپنی ٹیم سے دور ہو کر جمیکا چلے گئے تھے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ان کی ساتھی نتاشا بیریز نے ایک بیٹی کو جنم دیا ہے۔ اس وقت گیل اور نتاشا شادی شدہ نہیں تھے۔ ان کی بیٹی کا نام بلیس رکھا گیا۔ گیل نے بیٹی کی پیدائش کو خوشی کے ساتھ قبول کیا اور سوشل میڈیا پر بھی والد بننے کی خوشی کا اظہار کیا۔ کرکٹ کی دنیا میں کھلاڑیوں کی زندگی میدان کے اندر جتنی دلچسپ ہوتی ہے، میدان سے باہر بھی ان کی ذاتی زندگی اکثر خبروں میں رہتی ہے۔ دنیا کے کئی معروف کرکٹرز نے روایتی سوچ سے ہٹ کر اپنی نجی زندگی کے فیصلے کیے، جن میں سے کچھ شادی کی رسمی تقریب سے پہلے ہی والد بن گئے، کچھ نے اپنی محبت کے لیے پہلی بیوی کو طلاق دی تو کچھ نے پارٹنر کے بچے کو کھ